

یوسف مصربی بافضل الـ
 باتین کین موسیٰ سی حق نے بر ملا
 صاف دکھلایا ہما حق نے پنا نور
 حق سیحائے بیام آسمان
 حق نے نورِ احمد می پیدا کیا
 تاجِ ولادِ اُسکے سپر رہرو بـا
 اُسکو حقِ مہماں بناؤ را پئے گہر
 پر وہی مائل جتنے تھوڑا ٹھوڑا نے
 دین اور دنیا کا رکھا انتظام
 تھی عیانِ ذاتِ نبیٰ ہمی حق کی ذات
 منہ چہپائے میم کے پر وہی میں تھی
 چارا صحابہ نبیٰ صلی اللہ علیہ
 تھے وہ چاروں جا بنشینیلَّا سوں
 سچے مخلص حضرت صدیق تھے
 پھر عمر عادل شہزاد انصاف دیست
 شاہ عثمان جامعِ شہرم و حیا
 پر تضییی شیر خدا استاد جہاں
 آل واصحابِ نبیٰ پر ضمیح و شام

شاہ سے بندہ بنا بندہ می شاہ
 اور یہ بیضا عطا اُسکو کیا
 جدوجہ گر ہو کر بنا م کوفہ طور
 لیگیا اور قرب میں بخشش امکان
 جس سے فیضِ مردمی نہیا کیا
 با و شہ پیغمبر و ن کا کر دیا
 لیگیا فرشِ زمین سے عرش پـر
 سب نکانُ لامکانِ کھلادے
 منحصر بر حضرتِ خیڑا لام
 تھی صفاتِ احمدی حق کی نعمات
 اصلی صورتِ احمد بے نیم کی
 جامعِ عدل و کرم صدقُ صفا
 بلکہ تھے جسم نبیٰ جانِ رسول
 رہنمائے منزلِ تحقق تھے
 بعدِ تھا جس اور کام غزوہ پوت
 با شیخِ ثالثِ خبرِ الورا
 وقت مشکلِ دستیکیر نہ کان
 صدقِ ولی سریع ایسوسو سلام

خدا کی حمد اور رزقِ نعم مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمتیکے بعد اختر المعرف غلام سرور خلف

مقام الشرع الاجماد مولانا منقى علام محمد بن اسحاق افضلها فاطح جم اسد قریشی للہ بھوی عرض فرنما
 ہی کے علاوہ اور تصانیف و توالیف مثل گلہ ستر کرمت خاتمة الانصافاً گنجینہ سرو میں المعرفت
 اکنچھ یارخ و مخزن حکمت و اخلاق و روحی لکھن جو ورنی بہارستان نایخ للعرف و کلارغاہ اہلیاتی
 وحدیقہ الاولیاء اونیکہ کوہی ہے ہوئی مختصر مذکوم دیوان بان اردو اقام کلمہ جمکانہ ہر زار اور دیوان حمد و رحمتی
 حضرت مجتبی بجہانی قطب بانی غوث صدائی شیخ سید سلطان الحمدی عباد القاؤ جیلانی قدس اللہ تعالیٰ
 السلام عوچا بار لا ہوئیں جمیکر شایقین کی خیدتین میں بلا قیمت پیشکش ہو۔ دوم دیوان نعمت میری
 نعمتیہ سرو عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہی تین بار لا ہوئیں جمیکر مفت تقسیم ہوا و جو ہوئی فعہ
 چبا چبا میں بھاگ لکھنچھا اب یہ تیسرا دیوان و مذہقیقی کی حمد و خاصائیں مل کل صوف ترک علاقہ
 و پیشہ ہاڈا و پنڈ نصلیح و پنگیب بعیداً و مبسوغیہ سعما میں شیدیں جس سب نہ اشناز محصہ بنت
 اکنین شیخ نام الدین حکیم رح خداون سول کریم کلمگاہیں اور دیوان حمد و رحمتی مام کہا گیا ہے خداوند
 میر کوئی مم کو قبول کریں اور شایقین یا تکینیکے مضمایں سکھا ہر ٹاہری بالجنی فائہ پا بخیط اہمایں مل
 یہ دیوان ہی جہاپ کی امداد ہو جمیکر مفت تقسیم ہوا اک جوہ سب کہہ تو نکوس خبڑیں مل ہوئیں کلیف
 نہیں ہی گوچہ حضرت جلال نبی گزارش کے ذیعہ ساری فہرست کتاب اور صنیف اطلاع ہوئی وہ
 خوشی کے شیویں انبیاء کے صریفین و معاون ہوئے ہیں جہا جان ہیما محضہ صاحب
 رہا اور محشری ہی امر تسلی امدادی چنہ فرمحت کیا بعد ازاں سید حیدر علی شاہ حبیب پیر رہا بہا
 و پیش کریم خبیث حسنا ہیکہ لا ہو و جنا سید علی عبد القاؤ شمس القادری شد علی گیلان قادری ہیدی
 ایک بھی پہلی و نہیں جو اپنے صفات چنہ کرتے مالک مطبع و کٹوریا پریس لا ہو و باون ملام محمد الدین جہا
 ملام مسٹرین یونیورسٹیز سید حبیب نایاشاہ حسنا پرمندہ ہو و مطبع و کٹوریا پریس اکھر خیرین مل ہے
 اور ایک ایسا ہے ہمہ نہیں دیوان جمیکر شیخ ہو۔ المسجل شیخ احمد فخر کو وہیاد میں نیکی کے جنگ میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِحُمَّادِيْرِ وَمِيْ تِرْكِنِ زِبَانِ كُوْهْرِشَانِ
مَقِيدِ شَبَدَامِ حَالَقَهْ زَنْجِيرِ گِيْسوْلِيشْ
بِدوْدَلِ ماْكِهْجَوبِ جَهَانِهِ لَرْبَا باشَيْ
بِلَعْ بَندَگِ نَهْ مَنْجَعْ سَرْ بَرْمَهْ تِبَانِ
لَشِينِ بَغْرَشْ اَهْ پَا يَعْشِ بَرِينِ باشَيْ

مَطْلَعْ

زَخْتَمْ خَانِشَانِ دَأْبَرِ كَنِ اَبْرَلِيَانِ رَا
بِيكِ چَشمِ اِرَاهَتِ كَنِ اَظْهَرِ شِيكِ بَهْرِم
بِشَهَراَهِ حَقِيقَتِ زَقْدَمِ اَهْمَلَابِ بَولَى
نَهْ بَنْدِ بَرْغَبَتِ بَرْزَخِ گَلِ عَاشَقِ بَوْشِ
ذَوَارِ دَعْوَيِيْ هِيمِ پَيْكِيْ دَادِ بَدَرِ باشَيْ
نَجْمِيْهِ خَاكِسَارِ اَنْفَاعِ حَجَّ اَوَانِ

نذری چون ہے طینت جو ہر انسان نہ میر
بانسان ان چلابنام کرو سی نام انسان رہا

فقط با ولہی سو عذر اسی میر بخان کہنا	زبان پر کر حدا زدی ہر وہم روایت کہنا
زبان بلبل سان کہنا بیان غذہ بیان کہنا	حدا کا ذکر جاری ہم ساری بربادی کہنا
خبر و رازی گزہ پڑھنے سبھ بارگزان کہنا	تعلیٰ تو روئیا جھوٹ دنیا اسکی باندھی
ہکنا بانجھ کانا اور سکان بلا مکان کہنا	کسی گھرینٹ کہ کہ بیٹھنا اس دن فانی میں
ایسیدا دردی انسے زیہان کہنا دن کہنا	بلیگی کیا دو تجھکو دو گا ران دنیا سو
فقط سیتے کے آئینے میں لغڑی اشان کہنا	اہماینا اصوات غیر کی صورت کا آنہ دن ہے

مطلع

ذتن کہنا ہم ہی اپنا نچھہ باقی نشان کہنا	برائی کا ہم ہی اپنا نچھہ باقی نشان کہنا
اٹھالیا یہاں کی اپنی بیوی اور وہن کہنا	بہت ضبط ہم ہی عاقبت کا دار دنیا سے
یہ صوت غیر کی لکھوں سو ہر صوت ہمان کہنا	ند کہلا کسی بہیں نقشہ اپنی حالت کا
سرع ہزو نیاز و بند کی بستہ مان کہنا	جھکا کر کہنا بد رگا و خدا و نبی ہمان گردن
نیحال رو ہو جان ان بیوی لمیں ہر ہر زان کہنا	ہملا نامت کسیدم ہی تصویح کی صورت کا

حقیقت میں ہہت پر خوف ہے ستم طلاقت کا	
قدم اپنا سمجھہ اور سوچ کر سرور بہان رکنا	

پردہ وار پردہ وحدت خدا موجو تھا	جب نہ تھا یہہ عالم ایجاد کیا موجود تھا
سبکی نقشہ لوح قدرت پر لکھا موجود تھا	صفہ ایجاد پر جاری تھا جسم قلم
دل نہما موجود لیکن دل ربا موجود تھا	سبکے آئینے لیہا پہلے تھا جان کا طبو

بجعتک ان فانی مکانوں میں انسان گھین	ہر کھڑی پیک اجل پر کھڑا موجود تھا آیا تھا جو سوت تیری پاس کیا موجود تھا کیون نہیں عاصف ناظر انسان نظر کیون پایا فیض فان انسنے اپنی ذات کے اوی کو ملیا اس عالم ابجا دین چہ کسے اور عاصی کیوں کسو طرف تو نے لگا انہاں میں یاد حسینے پائی لذتیں
-------------------------------------	--

روز خوب چھپ کر تجھے غارت یہی کرتا رہا	چور بوجھ میں تیرے سر و پہنچا موجود تھا
---------------------------------------	--

مودود بنکے ہی وحدت کا جسم معاپا یا	اسی بندوں پر اپنی ہی خدائی اور خدا ہاما
بھلائی کی انسنے چکنی لنت اور مرہما	بھلائی کو گونکی جستی اپنی محبت کا فراہما
فراتر بہ انسنے تھنچ پایا اور برٹا پا یا	فراتر بہ انسنے تھنچ پایا اور خساری کی
قدم سرستے نہا کر جو براہ جست جو دڑا	قدم سرستے نہا کر جو براہ جست جو دڑا
خدا پاہنہیں گزندہ نہا کے دنیا میں نہ	گلبا پاہنہشناہی کا پایا ہی ہن تو کیا پایا
بلند آنہا تو یہ بار کا ولایتی کا	ملتا پاہنہ جسکے عرش کو مصلح کا پا یا

مط لع

اپنے اوقافیت جسٹے کامل رہنمایا یا	اُسی نے منزل صدقہ نہنا کر رہا یا
حقیقت کی حقیقت کا سطح طاہر کر کوئی	بہان گزد وہ خود کم ہو گیا جسٹے پایا یا
فااجان جسنو کو زمی خود بخود اسکو ملا جتنا	خوشی شو ویدا دل جستے انسنے دل پایا

بہلہ ہو کئے اسی انتہا کا انتہا پایا مگر اس ایک کافانی کوئی دوسرا پایا	ہمیں آغاز اور انجام کی کسپر ہوا بہت نظر دوڑا تی اور دنیا میں کہا چاہئے
جہا کار سر بر گھاد اجھی کی دعا جس م وہیں سرورنے دروازہ اجابت کا کہلا پایا	لکر رذیشہ امروز و فردا ہمیشہ اپنے خالق سے مرد انگ
لکھے ہر وقت مولیٰ نہیں والا بہر حال وہر وقت و بہر جا خدا کی خلق میں خالق کا جلوہ لکھوں دنوجہاں میں بول بالا حقیقت میں یہ نہ کہ مال دنیا کہیں پورانہ ہیں اسکا ٹھکانا اپنے ناخ بھی کہ مال اپنا وہی اچھا نہیں ہے زندہ سے نہ کبھی جبک جبک ارعی عطا کا سجدہ پیشکل بندگان دستِ تمنا نہ پھوٹا مرگ کے پنج سے سیسم نہ پہر جا کر کوئی آیا دوبارا پکڑ غاوت تسبیح و تصدیق بہت افسوس کر کاہی مرد دنا بہا آنکھوں سے پانی مثل میا	ذرا کہوں آنکھیں تا تجھکو نظر آئے اطاعت میں سدار کہہ بعثت گزوں کھن بندہ کی ملکیت نہیں ہے سہر خانہ پہرا کرنے سے دلت سمجھہ لیتے ہیں لیکن بعض نادان خوچ کے حکم سے گزوں نہ پھیرے کبھی وہ ہو قیام بندگی میں بدر گھا و خدا پہیلا نے بر کہے نہ پھوٹا مرگ کے پنج سے سیسم کوئی پہنچا نہیں اس گھر سے اپیام رہو ہر وقت شغول عبادت تکہ آجائیں جب اپنے تجھے یاد بہت سارو بیشکل ابز گریان

روایت

کوئی نہ دہنیں سردار تیرادوت
و گریبے تو فقط مولیٰ ہی مولیٰ

ب

خاک روشنہ بزرگت از زین تا آفتاب در دو نہجتہ ما شود جنمت سرما آفتاب قطعہ شویا بحر جهستان زرہ شویا آفتاب نمگرد از رہ سغرب بودیا آفتاب پر تو افغان گردوازیک لعنه صدما آفتاب مینها یاد چھڑہ تابان زہر جا آفتاب وجلوہ گردد بچشم رشتهت تا آفتاب	ذرہ شو ما نسبتے حصل کنی با آفتاب باش اند سجدہ تسلیم خم مثل بلال و طلب ایش طالب کیزگاں یا طلاب شہ تو پکنی پیشان شکر این بستہ نیست بیشان انواطفی هربان خزوکل ہست فور قدر ترش روشن بہر پلند دو رکن از مطلع ناصاف خود گرد و غبارا
---	---

سردار شیر حمد ایزد می کار توبیت

خود تو میدانی چہ نسبت فربه را با آفتاب

حاضر نہ ملہ ہو وہ علاق اکبر در شب هر گھری ہر وقت ہر دم ہر سا ہر دز شب مثل جان خزو بدن ہر گھری مو جان چھو دکھلا تا ہی وہ ہر طالب دیدار کو جا بجا ہی پر تو افغان آفتاب صرفت جاری ہو آہون پر جسکی طوفانی ہر چکہہ اس یا ہر جانی کا تھا ہر فیام تازہ تازہ زنگین بدلاتا تھا ہے مام بنگان ذات مولی سا اکان را حق	کر تو میدانی چہ نسبت فربه را با آفتاب ہر گھری ہر وقت ہر دم ہر سا ہر دز شب مشکل جان خزو بدن ہر گھری مو جان چھو دکھلا تا ہی وہ ہر طالب دیدار کو جا بجا ہی پر تو افغان آفتاب صرفت جاری ہو آہون پر جسکی طوفانی ہر چکہہ اس یا ہر جانی کا تھا ہر فیام تازہ تازہ زنگین بدلاتا تھا ہے مام بنگان ذات مولی سا اکان را حق
---	--

		زندق دیتا ہر زہی روزی سانشام سحر پا شنا ان از ما نکان مملکت خصرت حاجت روکا ہر گدا محتاج سحر
	روز و شب پہلہ بدر گا و خدا وست نیاز بندگی کر سہ جکا کر حق کی سمر و روز و شب	
	چب اٹھ جا گھپن سو آشیان عنده لیب مکل کو یجا گا جب گلبن سو گلچین نور کے خاک اٹھ جای گا حب اس خاک ب دنیا و کی مکل کا مکل مو جا گا گلزار سر چمن حران رویکر کر سونکر نگل کی با دین وقت خزان	پہلہ بان جر لام مکان ہر گا مکان بب سما تہہ ہی لٹکی ہوئی جایا گی جا عنده لیب پہلہ کہاں بجا یا گا باقی نشان عنده لیب اس کھڑی ہو یا گا ہر منع نہا عنده لیب ابر کی آنہ خشم خوفشاں عنده لیب
	صطب مع	
	ہم ہی صفح مکل میری رہتہاں عنده لیب ساری چنپ جائیگا کر کو مرغانی چمن الا بولینگر جہاں اب بولتی ہیں بلبلین جسم کو بلکے جائیگا عہلیش کی بو کر اسکم مکل ہی گلشن کے سبھی مرجھا کے سو مکل کا فقط اس سستان وہیں	لرز بان اپنی ہیں بجا ہر بان عنده لیب کوئی دن ہی بالہ قمری فغا عنده لیب رنخ کا بیکن بنیگا آشیان عنده لیب خاک کہا جائیں چتک استخوان عنده لیب رد گبا باقی زبان پرستہا عنده لیب ہو یہ فخر و اقتدار و غرداشان عنده لیب
	ہنر بانی مکل سے ما کی سمر و رکن طاویل ما شقون سے سیکھے لے اول بان عنده لیب	

ہر بخیدہ دل کسلنے کے سبب ہوا کڑا ہو اپہ جب فضلِ رب غصبیے غصبیے غصبیہ غصبیہ ہر انسان کی دنیا میں جان بحث تیری بہتری کا رہا نہ ہے اب تو پھر خواب غندسے اٹھیا کاب اٹھا بہا ہر کیون بار سچ و تعب فدر کر کے جائیگا دنیا سمجھ مسبب ہی کرنا ہر سبب سکھا گئی ہیں پیغمبا مکھی ملب یہاں گیا جب پھر آیا کاب ہا کرام و اعزاز و خلق و ادب	ہر کیون بندہ باندھم روزِ شب سنور جاتے ہیں کام بند کسی سب خدا برداشت کر ہو یہ خاکسار کبھی ہو وہ خورسند غمیں کہی ہیں تیری لکھی کے دن آجکل نهوٹا اگر آج ہشیار تو تو مرتا ہے دنیا پا کیون اسقدر ہو م آخرین سخت پچھتائیگا تیری سود و بہو د کیوں اس طے نیایا مہے بندہ خدا نے تجھے ہر اب قلت کرے جو کرنا ہے کام زمانہ میں اسار خلقت سو پیش
---	--

روایت
ت

انہمین کھول اور ویکھہ و شن ب طرف اخوات جلوہ گر ہنوزات کا جلوہ بہتان جہاں محور دنات حق ہر عنده لیب زار ہے ہر عصفت ہر منظر ہر صفات ایزدی کون بلا یعقل بہلہ انکب صفاتی سو ہے	انکھیں بینا دیدہ باطن سو کرد بدار ذات ذات کے گلشنیں ہو ہوں ہوئی گلشنی ذات پھر وہر گل ہیں پر تو فلن انوار ذات ظاہر ہوتا ہی ہر اک ظہار سو اظہار ذات کو نہ سا بذات کرنا ہر جہلا انکار ذات
---	--

و لکو کرے ملکہ فیض صفاتِ ذاتِ حق

مطلع

بھولتے رہنگے خشناک گلزار ذات	بھر شفقت تا قیامت گلشن بخار ذات
بھر عین خود بیری انپی ذہن میں آثار ذات	بھر عین خود بیری انپی ذہن میں آثار ذات

ذاتِ حق کا غرب ایس رو آر مطہوہ ہے	چور دی سب دعویٰ قومیت کی او تکار ذات
-----------------------------------	--------------------------------------

ہر جار و فطری جلوہ گر اسکی صورت	اوہ رُسکی صورت اوہ رُسکی صورت
ہر نہاد ایسکی صورت سحو اسکی صورت	یہ دو نو ہیں تھیں تو تم اسکی صورت
وہ صورت کے پاندرستھیں ہیں	جو رکھتے ہیں یہ نظر اسکی صورت
لہار گہما ہر ہمکہ اسکا نقش	کنجی رکھی ہر سبک گہرا سکی صورت
اسی کی بہار اور ایسکی خزان ہے	ہو ہر نیک بدخش ترا اسکی صورت
کوئی سمت ہو اس سے خالی ہیں ہے	نایاں ہو دیکھو جہاں رُسکی صورت
چوار باب ہیں ہیں وہ دیکھتے ہیں	نقشیں جہزادو ور اسکی صورت
اگر دیدہ ول سے اٹھہ جا کر پڑو	بھر صورت آئے نظر اسکی صورت
یہہ چہب جائیگی صورتیں جو قد ہیں	رسیگیں نہ باقی گرا اسکی صورت
انشکل ہر ناری ملتی ہیں سکلیں	بہہ ہیں ہموریں سر بر اسکی صورت

ذر او کیہہ سب روکہ تجھکو نظر آئے	چب ورست ریروز بر اسکی صورت
----------------------------------	----------------------------

بدستے رہتے ہیں دنیا کے حالات	کبھی ون جلوہ دنیا ہے کبھی رہ
------------------------------	------------------------------

<p>نہ تو کا کچھ بھی اسے مدد نکو ذات کہ اسکی محض بے لذت ہیں لذت کہ کٹ جائیں خوشی سے تیری آوقات کر ہے اس فیض سے خالی بیانات قدم رکھیو بہ استحکام و شباث با بخیل وہ فساد فان و توریت کہ منظور خدا ہوں نبڑی خدمات دیگاب دمیا کے سہر پار کر لات بدل ڈال اپنے سب جیانیات یہ بھی گنج بوان و عالمیقان نہ شرعاً</p>	<p>بنیراز مرگ حاصل زندگی سے مزاحا حاصل ہے کیا دنیا سے تجھکو اٹھارت رنج و تکلیف اسکی خطر نکرا سین ملاش آب جیوان روح پر اگر جلنما ہے منظور لکھا ہے ایک ہی وحدت کا مضمون فقط اخلاص دل سے بندگی گر ہند اسکے واسطے فی الغور ہوجا قصور و درکروں سے اسکا ذلیح ہے اٹھا یجا ریگنا کیا اپنے سر پر</p>
<p>غزل ایک او رنہی لکھہ اینسی صرسو کہ دروازگزہ زین تیرے خیالات</p>	<p>جو کھکا ہل ہو سب کرنے پختہ نقی انبات کا ہر وقت کر دکر لکھنی کرنے میں ناند جامی لیکا کر بندگی اپنے خدا کی خلافِ حکم کوئی بات مت کر ہجرا جا کھیل تیری خرندگی کا نکراس زندگی فی پر ہر دوس</p>

<p>کرائی ندہ کہنے بابِ فتوحات تم لا جزو کر کوئی بزرگان باشنا متعجل کن کہ فی العاشرفات بہر حالت کہہو ان و کہہی رات بلکہ اسی نیکخست اپنی عادت کہ اس باری میں اُخراجیں تباشد کہ ہر زکوٰۃ اون پانچ باشنا</p>	<p>جو کھکا ہل ہو سب کرنے پختہ نقی انبات کا ہر وقت کر دکر لکھنی کرنے میں ناند جامی لیکا کر بندگی اپنے خدا کی خلافِ حکم کوئی بات مت کر ہجرا جا کھیل تیری خرندگی کا نکراس زندگی فی پر ہر دوس</p>
--	---

		مجھت کچھہ نر کہان دو توں کے تیری گہریں فقط مطلب کی خاطر تیری دلکشیا نے کر لئے ہیں خل جاتی کا جب مطلب ہے باہ
	رسہ بستانِ دل سر بسسر ور جھری باند ہے اک رانہو نکی برستا	
		تو پہلے آئینہ دلکی کر صفا صورت ابھی سی گڑی ہوئی اپنی تو بنا صورت را جل کے پردہ نیز جب لیکا دوچھا صورت ہمیشہ کہتا اصل طلب المہان معنی کی
		پلٹ گیا تیر پر گنکروہ خوشنا نقشہ تو بخشنا جا یک لکھاں طور سے خدا جائے تو بندہ ہو کے نہیں حق کی بندگی کرتا کرایسی چھے سر اصلاح اپنی صورت کی
		وہ ایک علوہ وحدت ہی جلوہ گر گہری وجود نہیں ہی حق کا عین قش سے
	غیر خاک نہ را لکا ن کچھہ سر ور تو اپنی غود سے دلکشیا گزرا صورت	
	صبع بجا زین جو شہر تیری اور شام دوست	دوستی میں مجھکو سکتی ہیں کیا آرام دوست

مان فران ای مسلمانوں درکر لفروں فی نیک بھسو دستی اپنی ٹبر ام عصیح کل	چہکے کو تسلیم کرو مرد خدا اسلام دست خاص بھی جس سو تیر مخواہیں عام دست صحبت پرسو بدی دلو لیگا کا بنام دست جتنی ہو سکتی ہو رمحت نہیں آرام دست ایسو وقت بیکسی میں ہو گا حق اتحاد دست کچ ہیں تینیں خدا ہنر صحیح نہیں ایام دست بس نجہہ نو ایک محبوب از لکنام دست دوستوں نہیں دو مطلب دست بھی کسکام دست پختہ مفران محبت کے لئے یہ خام دست ڈھنیں ہیں یہ حقیقت میں ہنیا ہو ڈنی
---	---

چاروں کی دستی رکھو بھلا کس ز دستی سب رویف	رویف دستوں کشوتیا نے سمر و رگناام دست
--	---------------------------------------

چھوڑ اپنی کوئی ترک کیکومت بناوٹ اوہ رحل گھا تو اسی بھر سب چھوڑ کر ترکہ کئی مہسوں میں جو تو فریکیا ہی جمع کجھنستہ خمل اتھر سب تیر کیا یہہ قخران بوٹ تو کیون کبیچھوڑتا ہو ماں نزد اولاد کی طا	بجز ذات آپی اپنا مت رکھیہ بھراوٹ اوہ رحل گھا کر نیکو اپنی دعوی جایجا واٹ وہ سب لیجایا گیس ایکم ہو ہیں اڑاواٹ نهن ایہ کچھ میں سو تھجھوں ہنچا یہ گا واٹ خدا کو داسکو دیکھو کوئی ہو کوئی تیر اور اٹ
---	--

سرطان لمع	تیر کو منکر سب ہیں تقطیع صحیح حسا دارٹ کوئی ہنر نیا یا کہ کا ماکٹے اروپیا ہیں
-----------	--

<p>سفر کرنا ہجت ملک جا شمر مدد اور اس ہو اکیا گریبہ نادان گنج فار و نکھا اٹ ہملا ہے نندہ ناچیر کرس خیر کا درست</p>	<p>نہستا ہم رہتا ہم کوئی اسکے خواہ پر بنائیا گریبہ درست بنائیا ملک سیمان کا بح جا کی اسکو کیا حصل ہو ہم دن فانی تین</p>
<p>سریکے ہی قبضہ میں ہمی دنیا می دون ہصر و ہزار دن اسکے ملک بن یکو بے انتہا درست</p>	<p>ہم کے درپر بڑی چار ہزار مسٹغیٹ ہندو حکوم کے کیون پاری مسٹغیٹ ہو دہی مشکل کشا مشکل کشا نہ نہد کان</p>
<p>روخت کی داد سکی کام پار مسٹغیٹ جب کہ ملاد بار باری ہم رہا مسٹغیٹ ہو دہی مشکل کشا مشکل کشا نہ نہد کان عجھو منظو ہوتی ہم دعا مسٹغیٹ مان لیتا ہم وہ حاکم التجا مسٹغیٹ</p>	<p>ہم کے درپر بڑی چار ہزار مسٹغیٹ ہندو حکوم کے کیون پاری مسٹغیٹ ہو دہی مشکل کشا مشکل کشا نہ نہد کان عجھو منظو ہوتی ہم دعا مسٹغیٹ باہم کرنا ہم وہ حاکم التجا مسٹغیٹ</p>
<h3>مطلع</h3>	<h3>مطلع</h3>
<p>جا ہجتی ہیں فلک کا نعمان ہم مسٹغیٹ ایون ہن حکام عدالت برنسا مسٹغیٹ کوئی قدر تزوہ نہستا ہم صدائی مسٹغیٹ کہا سغم ہیت دل جہت کے کہ مسٹغیٹ کیونکراس درگاہ سر محمد چار مسٹغیٹ اپنی حالت کی محکمہ جا کر سنا مسٹغیٹ</p>	<p>موم کر دیا ہمی ہم کو عدالتی مسٹغیٹ مقتصد کا عدل ہو جب، رعنی مسٹغیٹ منہ سی نوے یا نوے نہ نہ دہنیا ک مسٹغیٹ اپنای ہمی ہمی جب تک پہنے ذات باری سکی ہمی ہمی باری باشیں راڑیں اپنا سمدیہ کر کوئی سے بیالی</p>
<h3>ح</h3>	<h3>ردیف</h3>
<p>کر سکے کیونکر سیمان سے عالم ہصر و بیان</p>	<p>ہندو ہمی وہ نہیں ہم دن ہبستہ رپر مسٹغیٹ</p>

چاند سورج کی طرح رونگ کر کا نام سچ جو بہبہ کا اخراج جو بہبہ اور سچ کا بہبہ جام پتے رس تباہ زنگر کے پر بہبہ تو کام سچ سچے دلسران جوانل سچے جنم سچ رس تک گوئی کر بولی گا صبح غمام سچ	راتن شام و سحر ایکتا تیری کام سچ حق کا بندہ ہے اگر کہہ ہر کھڑی حق بیٹھے اپنے پیغام میں گزارہے سچا آدمی سر سیر سچ جان فرمان خداوند کریم پیغمبری ہو کی تیری ہر اک بات مانند بتا
--	---

سرطان

مرد کا نزد کو دکھنا۔ ہو۔ ۵۔ اسلام سچ جو بہبہ یہ دنیا ہے اور جو بہبہ میں جو دنیا کو دیتے رس تک پیچہ تو ہر دنیا خدا کا بہبہ پتے اصدی قسمی جان ہیں جس بکھڑا ہو علم سچ عمر ہر بار اعلیٰ سطے پہنچا کر کھلا آہام بنے مرد کو ہوئے ہیں فی تباہی بہبی بذہام پتے	مرد کا نزد کو دکھنا۔ ہو۔ 6۔ اسلام سچ جو بہبہ یہ دنیا ہے اور جو بہبہ میں جو دنیا کو دیتے سچا بندہ کر کر ہاں پہنچو دوہ سچا کام سچے سوچ کر کہہ ہاں کہتے ہیں میں اپنے سفرے سچ کہہ ہوئے ہیں فی تباہی بہبی بذہام پتے
---	--

اجمل کا وقت سرو ریسا نازک وقت ہر

وقت پر بے جنوبہ کے دینا ہیں ہر کام سچ

ہر لال اڑکے نیک کہیں جمع جتنا کنج دوہ ایکدم ہیں اٹھا دکھراہ موٹی کنج جو تو نے کنج آہا کنیا جو ہے ہائی آہنیاے ہاذہ کے سبا پھر ساہم پھان لہ کام آئے تیری وہ بدار عقی کنج لہارا جھیں لیز روزاق نجہے تیری گنج زین ہیں دا باہمی جا اُردہ سرماں گنج مبادا کام نہ آئے کسیکے نیزال	ہر لال اڑکے نیک کہیں جمع جتنا کنج پھر و کر کے نجا نادہ مفت خود کنے کسیکے دا سطح میت چھوڑا یکس خرم ہرہ بنائے سینے کو حسن عمل کا گنجیستہ سفر کے وقت بہر چاہے سو نظر کہنا مبادا کام نہ آئے کسیکے نیزال
---	--

<p>خدا سر صبر و مقاومت کا جسٹی پاگانج کہ بٹا تو گون میں تیرا ہو چشمیہ کنج ہم گھر میں جسے کا جمع معرفت کانج دبا کے رکھا ہم کو سطح بر اتنا کنج خدا کی راہ پر دی دال اپاسا را کنج کہ تیر گھر میں ہم موجود توبونکا کنج</p>	<p>وہ بندہ ہم سمجھتا ہم کنچ فارون کو وہ فیض دائی کیا پنی ذات کے جاری نچور کا کسے غم ہم خوف رشن کا دیا ہم عز نے تجھے مال صرف کرنیکو تیر اخراج نہ پو برا ہے آجکل قبضہ تر کیسے مانگتا پہنچا ہم گوریان گھر کو</p>
--	---

<p>رائے کے ہمین سہ جنک سرو</p>	<p>جو جمع کر کے اسکندر اور دارا بانج</p>
--------------------------------	--

<p>چڑھے گیا پسرو ناعرض بین الکافر مراج جسمیے اس بیان کا ہی اقدام گمراہ مراج عاجزوں اور خاکسار و نکاح ہملا ہمیں کیا ج آدمی ہے ادمی ہم جسکا آہستہ مراج پانی کا قطہ تھا بیا خاک یا گرد و خبار سیدھے تدوں کے ہملا رکھتا ہم کیون مراج کر روت اپنی طبیعت اوسنوارا بنا مراج بد مرادی سو براہو اگر نیڑا مراج اچھا انہی طبیعت اچھی جو اچھا مراج ماں کو خلا ہم تو پر عالمیں جب چاہیگا</p>	<p>بڑہ گیا اس مخاک کی پتے کا یون آنڈا مراج اینسی سپر اسوما المر جی اگر ان خاک میں اوپنچا کسپر نہے مراج اس بندہ مملوک کا اصل انسان ہم خوان اس نامہم اللہ یعنی ہم پانی کا قطہ تھا بیا خاک یا گرد و خبار خلق سر کیون اسی ایش اتار کچھ حقیقت ہے ظہاہر باطن اگر صحیح تجوہ مطلوب ہے وہ سوت شومن نہ کوہ سار تیری شکوروں اس شستے کیا بھر ہو گریہیا میں حاصل تجھے ماں کو خلا ہم تو پر عالمیں جب چاہیگا</p>
---	---

<p>اپنے پایہ سے تجاوز سمرورا ہرگز نہ</p>	<p>.</p>
--	----------

بکہ سدا پنا جھو عقد ال ایسا مراج	
<p>سوز مین کا جنگلو مٹا نہ خارج چھوڑ کر یونے کے لاج اور نخت عاج جنکتا تھا عشر سو فلی پر فراج بہہ مرض ہے نیلی حقیقت نہ علاج مل کو جو کرنے ہے کرے کام آن لبسی ہارا در کیسی شرم او کیسی لاج چکر سلطان سلطنت اور راجہ راج رکھے کیون اس بیوفا کی اختیالج مروحق ہونگر نہیں زر ہے امنتج کر علاج اسکا ابھی بے کر علاج دوستون کے پاس لیکر اختیالج مروروشندل بور انزو وی</p>	<p>پہنچے ہی تجہی سے بہت اہل لاج آخر الامر اس جہان سے جلد سو آج تک سوتے ہیں وہ نہیں مین بد مزاحی سے نہیں چارہ کوئی کمزرا جاتا ہے تیری محنت کا وقت سر جھکانے میں تجہی اور خاکزاد سماں بہہ یجا یگلا دنیا سے نہیں سماں ان سکی خاطر کریں میں حیری نہیں کلام جو کریں کا ہے ہے مرض مہماں ہوا و حرض کا و دم نہیں دم جنتک سے ہے مت بنیو مروروشندل بور انزو وی</p>

زدیف	صدق دل سے ماں لے اس بات کو
<p>سرور راہو شمع و من جسکار و لج</p>	<p>ح</p>

درم اخیر نثار کر عبا دسته مولی
سمجھہ لے زندگی میں اپنی زندگی سبیع
زین ہے پڑتا ہوی سرکیب آدمی تسبیع
کو ہجھ مہ سفید پر لکھی ہوئی تسبیع
کبھی پکار تو ہمیل او کبھی تسبیع
ایسکی بکتی میں ورز باک جیبی تسبیع
نہ باندہ لوگوں کے دھنکے کو بری تسبیع
بنا لئے انکیوں کی وقت بندگی تسبیع
پڑا روانہ کی تسبیح کیا ضرورتی

غلام ہے ساری بکتی تیزی خدا کا ذکر
پڑا دشنه سید سر صحابہ نبی الائچے
کبھی زبانہ لفظی بدل او کبھی امتیت
حمد کی یادیں میں نام و دو دو حوش
غزیب و مکر کا ہرگز چھپانا تسبیح اود
بیڑا روانہ کی تسبیح کیا ضرورتی

بسک اطمینان پر ملے تے گہر رور

بنائے متوجوں کی حمد ایزدی تسبیح

مادہ جنودہ بہر دیدہ ات و مار قمع
بودیدہ سکنیا پر فرشتم دل بین امہنار سری
آب پاشی کن چوا برادر دیدہ گیان خونیش
ماشہ خذاریں بستان نست گلزار ری
از سیحا کے شفا حاصل کن بھیار و ری
برنکن ازو وش امہار تعلق امکن غفرانی
تانگرو دیار جسمت باعثی ادار ری

صرط لمع

سینہ را گنجینہ ہر کن اسرا روح
تاماند گرم و کشمیر نست بارا روح
کن نظر درالله از گلشن بیخار روح
ماشو خاک وجودت مطلع انوار روح
از صدر اغمی کری دور حانیا بحق حیرت انہ

ناد نا ریکیل کن ویں ان افوار روی
اگر بسر کا محبت روزو شب سوداگری
بن قدم ہیون خارستان تن ای عنده
شش رشمن کن دونیل زنور عرفت
عشریا میں کری دور حانیا بحق حیرت انہ

سیم خالی جوں شود ملکہ و نبیش
شعا زین دعویٰ چود روز رست و ارزو

روز تاجر را مکن در بند عصیان مبتلا
رخمه دین چون خدا صرف بجان از روح

کریکا آتے وحدت کی کوئی کہا نہ ہے
تو راکٹ لفت احمد کی شہزادی شہزادی
وہ آنسا ہے سو مطلق ہر حسکی کی نسلی
بکھر شمع صدیوں پر بینے بانی سلسلی
تم کہتے رہتے ہو اکی ہے بذاری ہے
کہاں وہ بات کہا برا باقی ہے
اچھے سے بہتر منجھے سو رہنمایا فیضی اپنی
یعنی اپنی بدبختی کیست و کہنے پڑی خوشی
رہا ہے خدمتی اپنی بیان ہے وہ بس، ہے
بیان نظر پر روانہ بنا نہیں، ہے

برو ایشہ شیرازی نے نامہ اسی صدر
شیر پر زبانی کی، بکار نہیں نہ شروع

تو تجسم راحت اور راح
لهم سبھی مغلن ہیزی میں تر
لہجہ کریمہ بھکر کی ختم چھپتی
رو ہمیشہ بزاری و انداخ

اصل کو بانٹتے ہیں ایں صدای
لاد کر سب کو شیر و خوبی سے
رو شسب بدگی غیر ہم مشتبہ
بخوشی سے اپنی اقصی سیرین

<p>پہلے کر اپنے حال کی اصلاح اگر و مر و خدا ہے بانہ سلاح شمع میں ہی ہر جنکا خون بایح کہ خدا بخش تیری اربعوں کو سلاح سوز لا کہوں ہلاق اور نکاح ا تو پرے داسٹے یہی افلح جو اگر سہ رو طریق مصلح دک ملکوت د عالم ا روح</p>	<p>بعد ان ان دیکھہ غیر ک حالت نفس سرکش کی جنگ کی خاطر مارتا ہے اگر اسیکو مار جسم کو بندگی میں کہہ شفول زاں دنیا کے ہوتے ہمیں میں و دیکھہ اسی پ سکے جتنا بیہقی نور آ بنزل مقصود دیکھہ گرتیری انکھیں دفن میں</p>
<p>خ</p>	<p>رویف بے ... اپنے فضل و کرم سے سمر و پر کھلار کہہ با پ فتح با منت الح</p>
<p>بہلانی کرنے کسی نے کہ آجکلی نامیخ پڑھے و قتوں میں برباد ہو چکی نامیخ سیدار کی آئیکی دیکھیں وہ کوئی نامیخ اہماں نہ کہائی وہ دیگر نہیں آجکلی نامیخ نہ پائی جاتی ہی کوئی سکندری نامیخ</p>	<p>بہلانی نہیں جیلے نہیں اور بہلی نامیخ پڑھے و قتوں میں برباد ہو چکی نامیخ بخار و خوبی زمانہ سے حسب تو چلدے کیا بہری نہیں ذکر ہو جیسے نہزادوں نہیں نشان نہوار کے ذفتر کا آج ملنا ہے</p>
<p>صطفیع</p>	<p>بہمان میں آیا نہماں پہلی بھی کسی نامیخ ہمیشہ کریکا ہو کامحق کی بندگی کا خدا ہی جا کہ کس روز مگ آپنے بہمان میں آیا نہماں پہلی بھی کسی نامیخ</p>

<p>کم سبق جانی ہو ہر زدنہ کی تاریخ لئے بیٹھے کے جسکی گزگئی تاریخ</p>		<p>ازتے جاتے ہیں جن جنہیں نہ کافی کے بوقت شام ہلاکتے مانگ کا اجڑت</p>
<p>لہوی میں نوٹ بہت سی کتابیں ای مصادر کوئی بھے حمد کوئی نعت اور کوئی تاریخ</p>		
<p>بازیاں تازو دکھاتی ہو جمعیت ہے ہر اچھے سرگھڑی ہر قوت ہر ہم دو شوب صحیح دعا تارا جمکتا ہو دلت کا کسیکے سطح اور دکھنا تاہم کسیکو نسلت اور با رچھ ہٹھی کہا تاہم ہی میتھے جنچ بچھو قدار جنچ خاسکو میدا کر کو سوکھش بجا رچھ ہر گیا نور خدا سو سلطان الانوار رچھ کیا تاہم مثل س دخور ہر کلی با رچھ دست کیکا ہو رانہ اور ہر کسکا یار جنچ گروش کو دنسو کیونا ہر دو دل تکھو تو لائیکا اک روز چکر میں پھیکے کو دو دوست</p>		<p>بازیاں تازو دکھاتی ہو جمعیت ہے ہر اچھے سرگھڑی ہر قوت ہر ہم دو شوب صحیح دعا تارا جمکتا ہو دلت کا کسیکے سطح اللہ اک جلتا ہو جا میں فریبا کر دو دو اب فیض حق اگر بر سے نین پر ایک بار بندکی میں گردن گرد دن جسی ہمک کی ہے کر قنایکم دو روشنیوں کیوا سطھ یعنی ناشنا دنیا ہو سکی آٹھ گروش کو دنسو کیونا ہر دو دل تکھو تو لائیکا اک روز چکر میں پھیکے کو دو دوست</p>
<p>باد و نیا سرہ ای مصادر اپا ٹھا بیٹھا ہے تو آنچا سے اس سے پرسنہن بیرون اکیما رچھ</p>		
<p>لکھنور کہتا ہو اپا ٹھا اصل انداز ہے صابر ہو میوں قتوں سو ہر لیٹکم جھنکے دنیا بین محمل ایچھوں دلیں رچھ</p>		<p>لکھنور کہتا ہو اپا ٹھا اصل انداز ہے صابر ہو میوں قتوں سو ہر لیٹکم جھنکے دنیا بین محمل ایچھوں دلیں رچھ</p>

معرفت کا ہر کہلا و دلارہ اور دیدا خو صدای سکا ہر زین بندوں پتہ خونتے کیا پیدا کیا ہر میر احسان نے آن بیوادن کے لئے ہر دگہ جاتا فراخ روزی کر سکتے نہیں قیدہ کیاں فراخ سب سے اعلیٰ چاہئو کہیں ولیری اہل ہو بھل دامن بر گہرا فشاہ فراخ	کھوڑا دیڑا جسوجی خاہنا ہر اتنے کلشن نیا میں کسکس مکھ کو وکھی عندریب خشی سوت ہر محنت کو خدا نے کقدر بارگاہ ذات رہانی میں تنگی کچھیں رو نادہ نہ انگوں ستری میں عبٹ ہر دوڑ سب سے اعلیٰ چاہئو کہیں ولیری اہل چاہئو دمُر زین پر پنج دست سخنی
---	---

سرورِ رامت ہو بوقت تکارت تکامل
ما تہہ کر دینکے تبراشاہنہشہ جیلان فراخ

لوگ اپہر کر شنیکے نجھ کھو فراخ وال رکھے ہر جن حصے سو راخ باخ دنیا سے کیسا باخ فراخ غفہ نہ بدلیں ہیں شناخ شناخ آہمان کہ یہ بندہ گستاخ خاک بن جائیگا بلٹ کر کلخ کو نساندہ وہ نہ دیگا سو راخ شبو معرفت کی پر ہر شناخ	بعدہ ہو کر اگر سو تو گستاخ بندکر جختے تیر ہو سینے میں کلشن دہر کتنا چڑا ہے تختے تختے پ جلوہ گر ہیں پھول میکون بیلیکیا ہر کافع اپتا تھوڑا سا انقلاب جب پونگا سوت آئی تو بہاگنو کے لئے سایگستہ بھل طوبی میں
--	--

د

تگ تھلی میں مت ہوا می سرو
ہاگت اپنے خدا سے رزق فراخ

رویف

بوا و حرص کا جنتگار قوڑیں بسم پیوند
کہبھی اکھر تین سکتا قیام عالم تک
چھڑانا جاتا ہے زندگی سالک
نہ ٹوٹا جز نوٹا تھا اور نہ ٹوٹا گنا
خدا نے باندھ دیا تھا وجود عصر می کا
بھر ج رکھتے ہیں کیون عالم چاکاری
نہ آنا ویکھنا زہار دام دنیا میں
بلاؤ اور باندھ کیوں بڑستے جاتے ہو
بنائیکوں دنیں میں اپنا بھرستہ
بین تبریز ڈر وکن آپسیں خلقت کم پیوند

عقل

بھروسہ ایسا نے پومن پر کہہ شرو	کہ جو تے بات فیصلے یہ بدم بیوند
--------------------------------	---------------------------------

ہر چخواہ دیکھنے والے لکھنیکی می بد
سلہ دکنی زندگی کرنے سماں بندگی
بار و آن ابر کرم بُرقت برست و بدن
حصہ می یاد رخوان لئیشن ہر ما رو مو
جا بجا لزان ترسان تھا اور عیش جان
نیکت بد ابید و اپنے مل احسنا خدست
غوب کن دریافت خود دکلام می جمال

		و زمانه روز و شب طاہری میانت او سید ن توں دوستی کن ترک بالحق جہان فی الحقيقة مجمع حقیقہ جہادات خدست
		بندہ را یارب عطا کن دینہ مردم شناس ناشناہ سہزاد ان سسر و نیک بہ
		جو خود ہی بندہ مخلج سپہ کیا امید ہر طالبان حقیقت کی پیشوا امید نہ دوستی کی ہے دیباستے بندل امید بزرگ دن بشیرین بندہ خدا رکھتا ہے و دم اڑا بئے مائے نہ آئے کیا بائی لکھنا ہنگار بزرگ دن غناہ کرتے ہیں جو آیا جائے کی خاطر ہر دار گانی میں
		بنی حشد و افسوس نا امید ہی کے و فنا کی اہل زاغہ سے اس نا زمین امید بند و نکل طلب برآوری کندا ہم
		بہر سار کہیکا پورا اگر تو خلق نہ تبری برآپنگی فی الغلو سسر و رائید
		ذہی بندہ ہر بند غم سے آزاد ا نہ کہے جو کہ جب مال داولاد ب عیناں صفت سر ہ کثرت کلا جاؤ ا نسی احمدیو ہ لاکھون کی تحد

<p>دہ بے شانپشہ قلبم هستی خدا کے فیض سے ہاتی ہر رفتہ ہمیشہ دم بخود میں اہل تسليم</p>	<p>دہ بے فراز روائی مکاں بیجاو بھر خلق تجتہ جقدار رواح جباد ن زاری ہر نالش ہر ن فریاد</p>	
مطلع		
<p>وہر کی بانی پہنچن کہن کی بنیاد کمل جای تجھے دولت خدا داد کرو قتل اسکے فوراً جسے جلااد ملکت بخواہ سب سے اور پوشاد قوہ ہر کس کام کا یہ آدمی راد ہمیشہ رکھوں کی خلق کی شاد اگر چہ فاست و فاجر ہو جواد</p>	<p>ہمیگا کبت تک پہ جانہ آباد خدا کے ہاتک جزو ہاگتا ہے غزیروں نفس امارہ کو مارو کرنار غشم دنیا نہونا نہوگر آدمی میں آدمیت خوشی خلق کی کرم چاہتے ہو خدا کا دوست ہے حکم خدا ہے</p>	
غزل اک اور بھی لکھہ سطح پر کمزوری خوش ہوں تجھے مردان خدا یا		
<p>تیرزی یہ جانشیرین مثلِ فزاد بسابق غرت آباد اجداد کراس غرت پ غرفت او را پڑاد رہو فرد بھی ان مذدا فزاد خدا سے وقت مشکل ہمگ امداد پذیرا کر جو ہو خلق کا ارشاد</p>	<p>غم دنیا میں ہو جائیگی بر باد نہو مفرود راتنا اور نکب فخر وگر لایت ہے بیٹا اسی ہنر مند مجو بدن بیٹکل اہل تحیر وقت غم خدا پر کہہ بہر و سا خدا کا احمد مسلمان ان فرب</p>	

مطلع

کہ فردہ دا لوگ فریاد کی راد رہو آزاد مثلی سر و آزاد زیادہ حدسو اور قدمتے ایزاد نکرو گوں پرندت مثل فرداو سہادا آبر و بہ جائے برناو یہ لوگ مر کوہے اتنے حداو ہنا سخت اپنا سینہ مثل نولاد بسا لے دوست مردان ندا یاد بہت ہی جلد کر یونگر برداو دیا کہا جائیں گے سب بلکو داماو	خدا کے دو بڑے کراپنے فریاد کھڑا غچہ بھن جستکے ہے نہیں ملتے کا تجھکو زیر قسم نہ ہول پنی خدا کو مثل فرعون اڑنا حق نہ خاک پنی کا خاکہ پہنچا مت دل سو نوشق کی آگ سبھی سو کریے تھہر پنی ران کو فقط سارے جہاں کو ہیر دوت تیری دولت تیری دشتر تیری بعد اٹھا یا اسکو لیجا پنگے حکام
--	--

ز	تیری حدا یزوی سکنکسر و	زمانہ بولتا ہے آفرین باو	رویف
باپ ماوا بھی تھا جس ہندی میں اسکا حرف کے پنجھ میں ہو ادھی کوئا ماخوذ کیونکہ اس دام غم و رنج میں ہتا ماخوذ اسکو کریتے ہیں فی اللہ و بارا ماخوذ جس صیبت میں زمانہ ہو سرا ہما ماخوذ کس لغتاری کی ہر چہا ہو خلیشہ ماخوذ	ہر اسی دام تعلقی میں یہ بندہ ماخوذ کیسا پابند ملع ہرگیا اس ان طمع گریا وانہ پہنگر ہوئے اس کے منع نا دن بجهوٹ بھی جاگر اس بندہ نہیں اکتا ایسی آفت سو بھالج سکے کیونکہ اس ای کس حصیت سے یہاں آدمی دون کا تھا		

فی الحیثیت جسوا کیمہا بزر سو بکھا، خوز مجس غم میں ہوتا کہی ایسا مخوز ایسا زندگی تفکر میں بہتر، خوز وام دنیا میں خبردار ہونا مخوز	ہم نے پایا جسے دنیا میں مقید پایا اویسی ہوتا اگر صاحبِ ہوش ف او را ک ایسا زنجیر تعلق میں ہوتا پابند چھوٹنا پاؤ گے جتنا کہ نہ دم جائی کا
---	--

دیکھیں کب تکلیف سرو کے تن ہزار مان دیکھیں کب جو ٹھیکار زمان ہو رہا، خوز	
--	--

سنیا ہیں خشک اکنہ، زین دنیا، خوز کوئی ایسا مغل اک، پیٹ پر نرہ سنیا ہیں پیٹیں مسٹنہ، ہر ہفتہ، خوز قلعہ ستر توڑ قناؤ، پاک ججیں تقدیم، خوز نہ آنکھیں اسے لظہ را، دُمکی دلہ کہ ہر دشمن میکل کا تذرا درسر پر بیان	نکر کا بہہ کلبہ کے کارہ قدر اسی تجھہ کا نتم ہنکار سبکو سب اہل نظر تعریف بان کہیں تیر جو سبھا نیکو اس کا تجھے شکھا نکل دیں تعلق کا بڑا دفترہ اسے دیوانِ لکم میں لپیٹا جاہلکا جس وقت دفتر تیر خوبی بکام رق کر، سکین خوبی صفا می خاک، اسی کے
---	--

مطبع

اک لوگا ہو، اس کا شہادت کر دیں اور کہا زکر ہے فتر کے دفتر نہ کہا تو انہیں بہرہ غذا کیا کرتا ہو، دن اور رات کیوں پیڑ بکار نہیں کیا ہی جسکو خانہ تعلیمی بزرگ کا سیاہی پہنکدی ہو قفلتی نیز نامہ پر	کہہ ایسا دوق و شوق خ میں اہل نظر کا خدالا کا نام اپنی صفحہ دپھر فقط لکھہ نے دوسرے کو سوہنھا شام و سحر ماداں پیشتا موحد بنکر کریے یاد کنہ ایک وحدت کا سیاہی پہنکدی ہو قفلتی نیز نامہ پر
---	--

مطالعہ کر کناب عشق کا شام و سحر سرور

ر	رویف فقط کہہ نامہ اعمال کا نیشنل کانٹرکٹ کا غذ	
	<p>بندہ عاجز سانے کرتا ہو امنا زور شو بکھر مخواہ پنی رکھتا ہو بندہ نتو ان ہوڑی سیستی چکر کو ہٹھ جو شوہر شو سینکڑوں تجہیں پڑوں پہلوں لا ہوں لٹوٹ جائیں کیہ قوت باروں کی کہاں ا تہہ سوگرہ سکے کچھ کام کرای مرد کا منو میداں عبادت ہو وہی مرد خدا اں دیماں کا حقیقت ہیں کوئی مالک نہیں ہو اور ہر نہ دوکن دلمین جو نہیں نہیں آج تیر جسم میں جتنی ہری ہیں تین صلن ہیں ای پہلوں کم ذریحی ستر</p>	<p>اسقدر یکون حاک کا اڑا ہمیں پڑا زور شو کیسی طاقت کیسی قوت اور کیسا زور شو اس فراسی تھا پر سختا، کیسا زور شو چل جو کہلا کے آخر اپنا اپنا زور شو خاکیں بلجا یہ گا انساں کا سارا زور شو فائدہ کیا ہزار بان سو اتنا کرنا زور شو اکے اس میداں جو دکھلا کر پورا زور کرتے میں حق بھیشتمل و عومنی و در شو حق کی جنت کا اور ہر کرنا ہو دریا زور چاروں نکے بعد یہہ ہجا یہ گا کیا زور شو پہر ہملا کس تھا پر ہوتا ہجرا ایسا زور شو</p>
	<p>لکھی یہ سمر و رہو زور شو کی تو فرغل جسکو سندکڑ دلمین ہر جانا ہمیں پڑا زور شو</p>	<p>خوشی سے ان سمر و حکم تقدیر ندی اہون سو عنجد فنا کساری بلوح سینہ لکھہ احق کا لقشہ زبان پر لانہ غیر از راستی ہات زمانہ مرگ کا ہے آنیوالا</p>
		<p>کر جاتی ہیں ہمیں پیش ایمین تیریں اگر اسکے عوض بلجا کر کیہے یہہ تصویر اپنے دلپر کرنے تحریر کہاں ل ہیں سن ہمیں تیری تقدیر ہو گی ایمین کچھہ تقدیم و ناخصر</p>

<p>بہہ عالیشان محل اور اونچی تبریز پڑیکا برہوف اک روز یہہ تبر خدا سے بخشواہرا ایک تفصیر بہہ سب جعل فربت کرہ تو تبر دیر لیکن اختر میں اُسکی تعزیر وگر جہن جامی مت کر دلکو دلگیر</p>	<p>ہمان بچائینگے قائم تھے بڑے بعد نشانہ موت کا ہو گا تو آخر گناہونکی معافی ہاگن حق سے جعث کرنا سے تو دنیا کی حاطر بہت پھٹایا گا جس قت تھکو خوشی مت ہو آگر بجا ہو دولت</p>
<p>ابھی کہا سرو زاغم عاقبت کا سنوار اس کام کو کر اجھی تبریز</p>	
<p>بہر جگہ ایک ایکو دو تین تین چانچا کر سکیکا کیا بہلا اسوقتا ان غنیماں کا عند لیڑا رویکی خونکر زار زار بن نہیں سکتو میں شمن دست او لغیا یار حصہ جلتے میں باہم دست دست دباریا پربنا پنچو گھے کا انکومت زہار نار رشتے سہ جائینگے دنیا کے آخر تاریار اُسپہ خود کرنا پکڑ کے اٹھیں ملوار و آ نفس امارہ کیا رنائے ہے ہر دم مار مار و دلکو ایسے العلاجون سوز کہنا خارغا</p>	<p>ملکے بیٹھو دوستو بہر عبادت پاریا اعمر گزری کی جکا دنیا م کا اُب قت سے مکن نہ آیا کاظم کاشن میں جوقت خرا و خوبیں سکھی میں کچھ تھبہ دو دنیا کو دو و قصص بہر کسی سوہل کے حق تھمکو نہیں سیسر کرا درد سکھل دیکھیں گلزار کے ٹوٹ جائینگے پہہ سب پیوند بعد از جدید نفس کا فرسو ہا دین کے لینا انتقام ایکدن بہہ سانپ بنکر ماڈیا کا جھنی</p>
<p>سمت بیماری ہے در دمل تو پنچا پکڑ</p>	

		بندگی ناپرہنیر مت اور سمر و رہنمایار
کرنہ سے حق کے کلمہ کی نکڑ رہا بار لگجاتے تا کہ اُسکو نہ رنگا رہا بار سر کو چھکا کے سجدہ میں اسی پا رہا بار ہر فصل میں یہ گلشن بیخارا رہا بار آہون سے شکل ابر گہرا رہا بار بار	وہ بت کا کر زبان سے اور رہا بار کرنہ رہنہ یہ صفا دل کا آئینہ کر رہا بار بندگی رب کریم کی اس ک سطح زکما تا ہر ما زد بہادر کیمہ بر ساخدا کے خون سے نون جگر مدام	
	مطلع	
مجاہد ہار جگہ دب در باز رہا بار ذیکہا اُسی نے چھرو دلب دل رہا بار کب ہو لیگی یہ سن کی گلڑ رہا بار توہ قبول کرتا ہے غفار رہا بار وہ نہ مدد اگر کوئی اُسے بیخارا بار	خستہ دبھو دولت یاد رہا بار انکبوں ہٹھنے پر دل نلمت آہ دیا کب رہا بولی ہائی گلشن میں نہیں خن بار پر کرنا ہر سبکے گنہ معاف آخر پہنچی لیگا مسیحا کو ایک دن	
پہلا نہیں خو کے نغمہون کے رو بُر دست سوال سمر و رہنمایار بار بار		
مغفرت کا ہر اگر ایم وار کام میں مت سست ہوا منا بکار بندگی کرخ کی اس کامل وجہ بندہ بن او رہنگی کراختیا پر نہیں ہے اسکی بیباستھو بلکہ ہر وہ مرگ کا کہہ تھا ظار	ورو کر نام خدا لیں وہیار بندگی کرخ کی اس کامل وجہ بندہ کہدا تاہر گردنیم میں تو خانہ و نیا مقطع خانہ ہے زندگی اپنی کے دن گتسا بڑا	

کو دی اپنی جان دل سپر شار	اعاشق جان باز مل جائے اگر
مطلع	
عاجزی کے عاجزی ام خاکار	عاجزی کے عاجزی ام خاکار
اکاشن دنیا کا بنک عنده لیب	اکاہ ذوق و شوق میں ہون غمہ ن
اکاہ ذوق و شوق میں ہون غمہ ن	اکاہ ذوق و شوق میں ہون غمہ ن
باہر کوئی خابہ بھی اس میں اگر	باہر کوئی خابہ بھی اس میں اگر
غمہ نکھلا دنیا کا ہر گز غمہ نکھلا	غمہ نکھلا دنیا کا ہر گز غمہ نکھلا
کیون نجت لگا بھے زراق زرق	کیون نجت لگا بھے زراق زرق
بر کنار استے رسای مرد حق	بر کنار استے رسای مرد حق
کر کے عاجز اڑاے مرگ نے	کر کے عاجز اڑاے مرگ نے
باد جو ضعف و عجز و لا غرمی	باد جو ضعف و عجز و لا غرمی
بھر سے ام سرو تیر کیا اعتباً	بھر سے ام سرو تیر کیا اعتباً
رویں	رویں
کئے ہیں نے پچھلے دلت بچھر تیز	کرا فیہ تو ہی کی یہ طور پا بخچو تیز
لاد ہم خاکیدن گوں پکڑنے کے شمن کو	کرا سیا حملہ کوئی اسٹپ مرد نکار تیز
ماہر تہڈا سازدن بانی دو منزلے	چل اپنی راہ دین ماند ہاد صدر تیز
روش تہنکاہ بخچ جانا عرش پہن	ھر اس کے خاک کو لگھا تو شوق کے یہ تیز
رسیگا بست اُرخ کی بندگی میں تو	نہوکا کا طرح بر بھیہ لفت مکا فریش
کہیں بھی کچھہ نظر آنہیں ہمین ہمین	انہیں بھی کچھہ نظر آنہیں ہمین ہمین
کسی سے پول کچھہ مخود رہو لیکن	خدا کے ذکر کا دقت آہم جست ہاں کہ تیز

<p>ہوا ہم نمہ کا ہل و جو دسپر تیز اگر ہو سا تھہ تیری کوئی اچھا رہنے پڑے تباں کو اپنی کرے تسلی خجھ تیز</p>	<p>ہو اپنے کرنے سے تباہ پا آدمی مغور تجھے بنسن تقصیو صالے ہنچے زہینج ادنی سی با تباہ و بیدم ندا</p>
<p>وہ چاند سب کو ہمیشہ دکھائی دیا ہے نظر نہیں ہے پاؤں تیری سسر و تیز</p>	
<p>بندگی میں نہ مت لانا بہانہ روز رو ز تی پہنچا ہم تجھکو آب دو اندرون روز رو ز روز رو زا پا کنا او رکھانا روز رو ز روز رو زا سکون بنا اور گمراہ روز رو ز ڈھونڈ لینا اپنے ہنکار کا ہکانا روز رو ز اپسہ روز رو زر فراز انبوہیا روز رو ز مسجد و سلیم میں گردن جھکانا روز رو ز حالین پی بیتا ہنر اندرون روز رو ز ہر ہمان نہ کا تیر کر آنا جانا روز رو ز اسکو تم آب نہ لستے بھانا روز رو ز</p>	<p>انکھ میت حق کی عبادت کے چنان روز رو ز تجھکو وہ روزی سان ٹیا ہم کہانا روز رو ز ماں نر غیرہ دن گہر گز بخانہ روز رو ز قصہ عالم کا نہ انتہ جانا روز رو ز مشتری نامی کو اپنا گھر نہ امت بیہنا سوز رو زا پنچ کا ہونکا مجھہ لینا حنا روز رو زا منعاتی کیمی کرنا بندگی نازہ نازہ رنگت کھلا ہم روز رو زا غلک ہو چکیا ختم حب م ای مسا فیہ سفر ست بہر کو دینا آگ اپنی ہدو حرص گک</p>
<p>دوستوں کا ایک دن کیلیا پورا امتحان ایسے دہماز و کادم سسر و رکھانا روز رو ز</p>	
<p>وقت شکل سب کی لیتا ہی جن بندہ نواز باوشند فرانہ و ای خشک و قت بندہ نواز</p>	<p>بالا بند و نکوہ شام و سخن بندہ نواز ہر وہی بالکھا ہم بخود بر بندہ نواز</p>

پیغمبر نباید سکون بین پرورد و بردنده نواز چا هستا هم بندگی کو سقدر بنده نواز مهر باری سو کر خوش بپر طردنده نواز سرو میزند همی کی حمایت پر گزنده نواز منع بے پر کو لکار تعا هم بزنده نواز انخشنا هم بزنده دل از رکور بزنده نواز نیم کر ترا هم و بی هم یک پر بنده نواز پیش زن دهند همی اسکری جس هم بزنده نواز	آپا بنده جسکو خود لیتا هم بزنده نواز حقش بین هم بکسی بندسو غیر بزندگی درزه کو سوچ بنا و همی خاک کو سو ما کر کوئی دشمن شمنی دنیا میں کر سلتا بین بیکسی میں بنده بیکس کل جایا بخوکس در رکزد و دنکو کرتا هم عطا پرورد گما پاتا هم را پسنه بند و دنکرو و رالعالمین بهران اپر بین سب جسم خدا هم مهر بی
--	--

بندی سب و رد زبان کر لین تیری اشعار کو	سر و را انین انگلخیشه اتر بنده نواز
--	-------------------------------------

ما تابند ون کی بیزار و نیاز	فی للحقیقت وہ خدا نمی کار ساز
پڑہ نماز آن بندہ حق پڑہ نماز	صفیف اخلاص ف نیاز عجو سر
کون تیر فری اچ گھبہ ستاب ہنماز	با درب ہو کر جناب ہنیں ہنیں
ر کہہ بجا ک سنج سبڑی سر زراز	در گز رغعت سو اپنی افتخار غذیز
ا نسے پچ ہر خشی جوں احتراز	مل اسی کو جسکو ملنا چاہئے
جان و دکاو پاک کہہ ام پاکماز	یہ ہو رسب آدو گی اسینہ صفا
یہ ہو ر حرض طھل امید دراز	کا تمہ کر کو تاہ مال وجہ سے
وقت جیت دی سخوت دلکاراز	فاش ہت کیا ز در و کچ بغير
فر دعا غصتی جسها سوز روکداز	بزندگان لانا ہمیں جزیاد حق

اعتنی کر دیتا ہے کنگشن کونکو باز	اعتنی ذر ذکر کون بنادیتا ہے خود
خسرو شیرین و محمود و ایاز	اعتنی سو دنیا میں شہرت کے
حکایت کر مسئلہ سوار یکہ تاز	دو رسم طلب برآئی کے
چنجہ کھول اور اچھل بنکے باز	جب شکار آئے کوئی اچانظر

ردیف س

کیون ہے سرور باز نہ حرص و آزار

اپنے منہ سو گرچہ وہ کہنا ہے سو سو باز	جیت جی اڑا ہے کب نیا سو دنیا دیسا
دم بخل عطا ہے جس بنتی ہیں تکیا بس	زندگی ہیں جہگیر ہے جاتا ہے بُرنا آدمی
جان تان آڑا ہے نیا مین یہ آڑا بس	بسخت ہم کا ہے یہ بیماری ہو ورس کی
ہم خدا ہی سو تکیر نہ کان زار بس	ہم خدا ہی وار و کی درود دل دھانہ دن
او غنم و نیجے والم میں ہو دی غنم خواز	وقت مشکل ہے وہی ہر کا یک مشکل کش
واقف اسرار دل ہر ایک دلدار بس	پردہ پورش حق ہر قوایا ستار العیوب
آتے اتنے دم یہ ہو جائیکا آخر کار بس	با تریب اپنے عمر جایکی گزر اپنی تمام
چھوڑ دی اسکو یہاں بس کرو دی ہم نعمار بس	ہم ہے دنیا کی عیا بخت ختم و نیکی نہیں
اب توکر اس سے خدا کیوں ہٹا دیا بس	ہم چکا دنیا کو تو اور تجھکو دنیا کہا پی
ختم ہو جائیکا گل اور موسم گلزار بس	پہا بس گلزار کی کر لے کہ بعد اپنے دن

اس نجارت کا دین کچھ کر لے سرور یعنی	
ہونیوالا ہے یہ سو دن ختم اور بار بس	

خدکی ذات کو ہر کا یک دم سمجھنا پاس	
نجانا وہ کہ ہے دل زماں ہمیشہ پاس	

<p>فیما رکھتا ہجورندہ کو اسکا مولی پاس اخد اب ہجورندہ کے پاس اور خدا کے بندہ ہے خدا کو بندہ نہ چیز کا ہجور اتنا نہ پاس بھیشہ جگہ رکھتا ہے وہ مولی پاس اپنا دکر باقی جو بھوال ہزر خڑک نہ پاس جب آیا پہلے تھا اُسرت رکھتا ہم کیا پا تیر کر لیکا نہ کیوں نکر زمانہ سارا پاس کہ پیرنور رکھتا ہو وہ چانہ گر سیما پاس ہر اسکے جانیمیں باقی کوئی ٹھہری نہ ہے</p>	<p>بھی کہیں نہیں جاتا ہو کہ پروردہ والا تو نہ من اُمر ارشاد ذات ربانی بھیشہ دیتا ہو روزی گناہ کا رونکو غزیر و دُبُونڈتے کیون دور دو پرہر خدا کا نام نقطہ رکھے سے پاس دنیا میں جمان سو جائیگا جس وقت ساتھ کیا لے کا اگر تو لوگوں کی خاطر غزیر کہیں گا دعا کو درود نہ رغیب سے مت بانگ دم اندر سمجھہ توہرا بک دم اپنا</p>
---	--

<p>سفر ہے طول رہ آخرت کا ای مسروں</p>	<p>بہت ساخچ تم اب سوتھے میں رکھنا ہے</p>
---------------------------------------	--

<p>لندو وہ حمل کری ساتھ پر جو لیج اور جس رو برو جن ختر کے ہجنس کے شرمی جس جو بنایا محبت بیش قیمت لام جس وقت پر گر لند کچھ حمل ہو وہ لام جس جاہتوں میں اپنی اپنی جس کو اپنا کر جس جان پر جائی اگر گر گز نکر پر جس ماستے ہی میں مباراکہ نوچی لٹوا جس جس ملائیجی کر جہکو فادہ ہے ہنچا کر جس</p>	<p>لامی جو جس اپنی اس باری میں جو جس سو سو دا گل کو دیتا ہو وہی نہ واکر جس سمو مناسیب کے گل کو یہ سو دا گلی ساملوں کی بڑھتے لجھوڑ دغنو ہمی محستبا اپنی اپنی نوع سو جوہر نوع کو اہل فردی کو چھڑا دیساو اپنے آپ کو لے پہنچ کر سلا نہ فون سو ماں دو سودا اپر اپنا کہ اب سیتھے تھے کو سودا چھا</p>
--	--

ناجنس عند الفروق تجھیکو وہ بجا جنس بہر طحکی جو کلاس بازار میں ہے یا جنس	کو دی سائل کے جواہر مقدار ہے جن مال پورا سودا کر ہے اور نامی ہی دو کانٹا
مسرور زادا مرکب اپنی کری حالت بیان اکھو لکر نعم اپنایا یہہ و کہلایا و کہلایا جنس	
پر لگا مت اتھمت جا گل کے پاس ناتبا ہو وہ تیری ہر لئا س خشندا سی کر سدا لمبی شنا کہوں وہ کیسے ہی زانہ ہے غم نہ کہا اسی مرو و ناخشم نہ کہا مشکلین کر دیا چاصل مشکلشا چھوڑ ہی جائیکا آخر جتنا گنج ہو گیا فربہ اگر تو کیسا ہوا پاک کر دلکو ہوا و خرس سے نندہ بن میت ذکری بخواہ کون اس دارفا کو چھوڑتا ذات حق ہو بالک بالک بہان	دو رہی سی سو گلمہ من گلشن کی سہ حق تیری ہر عرض کت باہر قبول مستحقون کو اٹھا دی انیماں کہوں وہ کیسے ہی زانہ ہے غم نہ کہا اسی مرو و ناخشم نہ کہا مشکلین کر دیا چاصل مشکلشا چھوڑ ہی جائیکا آخر جتنا گنج ہو گیا فربہ اگر تو کیسا ہوا پاک کر دلکو ہوا و خرس سے نندہ بن میت ذکری بخواہ کون اس دارفا کو چھوڑتا ذات حق ہو بالک بالک بہان
مسرور زادا مرکب اپنی حق سپاہ سر جہلکا اور کراو احقی سپاہ	رویف مسرور زادا مرکب اپنی حق سپاہ

روز و شب ملکظام کارخو دشیدار شن	کارگن سرگرم بہشام و سخود لکا باش
در عبادت روز بے آرام نسب بیدار باش	در محبت دیباچل زند و باش لیز زند ول
باش گل دنبلاستان جهان خوار باش	زم مثل هرم شو پنگل مانند سنگ
صریح آینه به صورت قبائل بای باش	سینه کن صاف از همگرد غبارها سوا

سرطان

کر تو بستی طالب کن عنده ایز باش	عاشق رو می سیحانی اگر جان باش
پرده ای بردار و محو جلد و دیدار پش	دیده صورت بهند و چشم معنی باز کن
باخ ای کن دوستی و از خود من بیرون باش	کن بقصد اغراق و از درونی انکار کن
دل بای پرخشن و در ای ای لارم لدار باش	تنش شو تا جرعة از آب حیوانات و بند
روز بای شپ با در تیش بیرون چون بیوار باش	سرمه سیح از بارگا و حضرت بار تعالی
نفعه زدن در سوندوں مانند هو سیقار شن	باش نالعن شکل بلبل زندوقن و می گل

باش ملک جهان انکو بندہ تاماکس نشوی	بیرنه سمر و رنجا کی ببردار شپ
------------------------------------	-------------------------------

خدا بعین سیکی بیز اسکو کیعا خو ہیش	خدا کی رکھتا ہو جو بندہ خندہ جو ہیش
مرادین چاہئو والوں کو جاہ دیتی ہو	مرادین چاہئو والوں کو جاہ دیتی ہو
بیز سکے مطلوب مقصد کام عاخو ہیش	زمانہ سارا بہو دیوانہ اپنی مطلب کا
ذمار کھتا ہو تیرتی اشنا خو ہیش	خدا کو جب تیری خو ہیش ہمیشہ رہتی ہے
تو اسکی کپون بہین کھتا ہو ما یا خو ہیش	خدا ہی چاہو جو بندہ ہی کی پوری بیشیں ہو
کے ایک بندہ ہو ہے او بیزار با خو ہیش	خدا ہی بندوں کو ساری مراوین دیتا،
وہ پویی رتا ہم ایکی فدا ذرا خو ہیش	

بہان ہی انپی ہر اک چوڑ جا گیا خوش	آخر دنیا سے چل دیکا جا ہے والا
ذابت دین خود رت ذا تھا خوش	خدا کا چاہنہ واسے کیمکی کہتے ہیں
جدا جدا ہر تما جدا جدا خوش	ہر ایک شخص کے مل میں ہجھا فانی میں
تیری ہی دنیا میں ہر اکیت کیمگا خوش	ہمیکا سبک لازان میں گز خوشمند

خدا سے انگر جو تم مانگتے ہو اسی سسرورا	
کسیکی رکھہ نہ بخڑ ذات کبر یا خوش	

لامکان بن جاکو حق بخوبی مکان بلاک عرش	سر جو کا سرور کری حق بخوبی سرکار عرش
سرگون جنگل کمال حربی ہر جا عرش	خاکسار انہی نے وہ پایا ہی عروج
لرزین فور اسحان کا پیغمبیر حنفی عرش	بندگان حق اگر دیکھیں لگاہ تبرئے
خاکبوسان محبت چوہنی ہیں باک عرش	آسمان پر خاکسار انہیں کرتے ہیں سر
بزمیں سائبکر پا ہی اگر تسری اڑ عرش	حاخری اس خاک کی منظر ہے حق کی حضرت
باک کمل جائیں جا بسکے لئوں دا امیر عرش	اہمیت بخوبی کے سامنے وقت عا
فی الحیثیت مل ہیں رکھنے ہیں پر اعو	سر زمین پر ہر غنیمت جنکو درش بوریا
کیا جمع بھی گزین پر شہید کو کھلا امیر عرش	ویدہ مل بنسکے روشن ہیں نبوواز رویا
زور سی تھکو اہمای جایا ہی وہ بلاک عرش	جازو ب جذب محبت گر کر شمش پیدا کری
بعد کا خوف ہی تھہی کہ مر سکا عرش	خاک پر سر کر کے چوہک سچا فلکتے یہی طرف

افغانی دو جہاں ہی سرورِ حالم کی ذات	
آنکی پا بوسی ہر سرور کیون غرفت پا ہم عرش	

حق وہی سنتا ہو بندہ حق بنت	کہل چڑ جسکے کلام حق ہو گوئش
----------------------------	-----------------------------

در گهی سیکی بھی بدھی پرست نظر
ہم کرمت کھان از پہنچے مین مزار
کھنڈنا کارس سدا ٹھو دھر مین
اسقدر سر کیون آئھا تاہم جواب
قطرہ ناجیز در بآ کی طرح
کام پھو شون کے کیون کرنا ہم
کاٹ لیتے ہیں زمانہ سنج کا
زہر کا انکو اگر مجھے جام
ماں فران الہی جس طرح
دیکھہ مت بندوں کی حیب اور وہ کیا
مت گنو ایہن بغلنا و نوش
سلسلے رہتا ہم خانہ بدش
خالی نہیا آتنا کیون کہتی ہم جو ش
کونسے برتبے پر کرنا ہم خود شی
حق نے جختا ہم جنکو عقل بیٹ
اہل تسلیم و رضا ہو کر خوش
شل شہوت اسکو کر لیتے ہیں ش
انتا ہے بندوں ملکہ بگوشن .

رویف . . دل مین کرذ کر خدا جسے خون . . صن :
سرور ارافہ زبان پیشم گوشن . .

نقطہ براہ طلاقیت کا فہما احاصن
ہو رین مہب و نلت کا مقنڈ اخلاص
تھا یہ عالم ایجاد حب نہ تھا اخلاص
بنی اخلاقی کا محبوب مرزا اخلاقی
ہر لایک بات میں محو طور دستی کرے .
قیام جسے محبت کو ہر قیامت تک
حصول دلت و اقبال ہمال کی طار
ہر صدق درستی اکسپری کیسا اخلاقی

مرطع . .
نام ذیجا سرگردہ مسکے بڑا احاصن
خدا کے بندوں سچ کر سیدہ خدا اخلاص

<p>کہ رکھیں جبکہ ہم ہی سب اور کشاں اعلما کہنا دی بغرض عدالت کو اور بڑا اخلاص کہ ہم ذریعہ ہیو و درس اخلاص محبت ایسا ہے کہ اسکا درس اخلاص</p>	<p>لکھہ اپنا اہل حجت سے تو سدا اخلاص اگر ہر قید تھا کہ سے مخصوصی منظر بلکہ تجھکو ہو اخلاص دین دنیا میں بانی خانہ الفت ہو جس سے مستحکم</p>
<p>کری ہمار عبادت تو کیا ہے اندر سرو کہ ذات باری کو منظور ہے تیرا اخلاص</p>	
<p>جسکے گہرنا ہو سکو دکھل دلوائی ہو حص اندا بجا تھے جسم نکلن کہلانی ہو حص جھٹکی ذرود ہو کر دربوائی ہو حص وانہی بیرون نہ کر لکھانی ہو حص کایا انہر زندگی دشمن سو کہلائی ہو حص حسب غلت کو فلکتی ہی پہچانی ہو حص آدمی کی بذ این کیا سخت بندلائی ہو حص چلن بذریعہ جتنا کسکی رکھتی ہو حص اپنے سمجھنے پہلے اسکو کشی مانی ہو حص کرنے چران شرق سو ناغر و قباقی ہو حص</p>	<p>در برس آدمی کو پیکنگدا تی ہے ہر حص حر جسکے لکھہ اپنی بندہ کیسی کلپنا ہو سند ہو وہ پڑھنا ہو اخود اسکی عمل و ہوش جس حص جبکہ جانا ہیں ہونے کہہ اسکو پسند ہو ہر قی باقی ہیں کچھہ آبر و طماع کی حصکے بنام ہو جانا ہی مراک نیک نام طینت انسان ہیں عیسی حص ہی کیا سخت حص کمی ہو جتنا کمی بجا بے آدمی اگر ہمیں سچی اپنی کر سکتا ہیں مرد حص آدمی کو ایکدم لیتے ہیں دبی ہو دم</p>
<p>پچھہ ہیں ہوتا نصیبا سکے بخ خارالم جسکو سرو اپنا لیکن بخ دکھلتی ہو حص</p>	
<p>جو ہو و مرد موحد کوئی پگنا نشمنس خدا کے رستے میں رہنے تو ایسی</p>	

اسید ام تعلق نہ جو دنیا میں
نام کو گون کو اچھا وہی سمجھتا ہے
غیرات الہی غوبی بندوں کو
ہائی پائی ہے جسے اجل کے پنجے سے
خبر میں ہر خدا کی خدا کی جسکو
اٹھا لے با رعایت جو اپنی گون پر
غرض سو خالی کسی سے جود وستی رکھی
کہ جود وستی سب کوہی ہر پرادوت
لے عالم ایجاد و حکم کیا کیا لوگ

وہی ہر ساری زانیں ایک دن اغرض
جو اچھوں خصوص میں ہر ماہر اپا شنخس
زندگی والا کوئی سنبھلئے والاغرض
ہوا زد ایک بھی ایسا جہا نین یہ مخفی
ہر خالی اعقل سو وہ بوشور کیسا شخص
ہزاروں بندوں پر بہاری ہر دن کیلاں
نہ انسا پہلے سنا ہے کوئی دیکھا شخص
جو پار کہر زمانہ سو ہر وہ پیار اغرض
و کہا ائم صانع اکبر سے ہم کوئی کیا شخص

رویف۔ وہ دم بھی ایگا سسر و رفق کئی مین
بھینگے نوگ کہ اب مرگا فلاٹا شخص

خود غرض خود مطلب تو اس کو مت بھی کہنا غرض	زہان ایغرض سو تو تعلق لا غرض
بیرون کہنے نیک وہ سود وستی ای وستہ	بچوڑا بابغرض سو ہو کے ذرپر واغرض
ڈنگر لگانے بنے کے غرض کیا ہے نہیں	رشمہ دار دن میں ہر منعقد شہزاد
یہ کے کیا ایکا اخی نادان بخوبی نہیں	جا یکا لیا جہاں کہہ نہیں امداد باغرض

نمط بمع

کیجھیں سون میں کتنی ہر بخوبی سو غرض	بندہ بندوں کا بنا دینی ہر بچہ کیا غرض
اچھل کے دوستہ پر گرچھ لہاں دست	اغرسو دریکھو تو ہیل کوئی در پر واغرض
ماہین مخلج بندہ نکون کر دیں اگر	پھر کوئی بندہ کسی بعد کر کھتنا غرض

<p>بُنْدَرِ لِيْعَاجِلْ فِيَا مِينْ بُنْزِرْ كا غَرض بُنْغَضْ فِيَا وَذِيَا دَرِسْتَرا بِهِ غَرضْ بِعَكْلِي گَهْرِ سِيْوَرِي كَرِتِيَا هِرْ خَودِ مُولِي صِنْ</p>	<p>مَارِجِيْر سِيْر بِهِرْتِي هِنْ فِرْ كِسْطِي أَدِمِي جِتِنْزِيْن بِانِدِغَضْ هِنْ بِرِسْرِ غِيْرِ كَرْ دَرِغَضْ لِيكِنْ بِيْرْ جَا تَابِي</p>
<p>بِعَتِلَلْتُرْ نِجْ دَغْمِ سِرِر وَرْ هِيْنِ فِيَا مِينْ بِهِرْ أَكِيَا غَضْ هِرْ كِيَا غَضْ هِرْ كِيَا غَضْ هِرْ كِيَا غَضْ</p>	<p>بِنْدَهْ كِيْ أَسْتِنْتَاهِنْ بَارِ بَارِ عَرْض سِنْ لِيْنِكِتِرْ حَالْ كِيْ فِيَا وَذِو الْجَالِ</p>
<p>سَامِلْ كِرِيْ گَرْ كِيْ گَهْرِي مِينْ هِرْ اَعْدِ نَانِكِيْ تِيرِي حَضْرِتِيْ پَدِ عَكَارِ عَرْض كَرِيْ زِيَا عَجْسِرِيْ بِيلِنْ هِرْ اَعْرْض هِوْ بِنْدَهْ غَزِيْرِيْ بِيْكِنْ بَكَارِ عَرْض آسُوبِهَا وَرَكْوَ كَرِفِيَا زِيَا زِيَا عَرْض جَلْحِخِ تِيرِيْ نَاتِيَا هِرْ كَرِوْكَارِ عَرْض مَنْتِ بَهْتِ سِيْ چَاهِيْرِيْ وَيَشِنَارِ عَرْض كَرِسِرِ جَهْكَارِ كَسِ عَجْسِرِيْ إِيجِانِتِرِ عَرْض أَكِيَا كِبِهِرِيْ كِرِيْ كَانِدَهْ بَيْ اَخْتِيَا عَرْض سِنْتِيَا هِنِينْ هِرْ كُونِيْ تِيرِا وَسِنْدِرِ عَرْض</p>	<p>بِنْدَهْ كِيْ كَرِيْ گَرْ كَهْرِيْ مِينْ هِرْ اَعْدِ دَرِكَاهْ وَلَاقِيَا مِينْ رِيْ بِجَلِ هِرْ نَوبِهِيْ هِرْ كِيْ گَرْ بِنْدَهْ كِيْ كَرِيْ تِجاَقِبُول عَفْوِ كِنَاهْ كَسِ لَهْنِحْ كِنْ جَنَابِ مِينْ سَامِلْ هِوْ بِنْدَهْ بِنْكِيْ بَدِرِكَاهْ دِيزِرِيْ پَيْسِتِرْ كَسِ وقتِ وَيَهْنِ خَالِقِيْ روْبِرِ وَيَسِنِيَا هِنِينْ هِرْ كُونِيْ مدِيْجِيْ كَوْ وقتِ پِز</p>
<p>لَاكِ تِيرِا جَوْ جَا بَهْتِ كِيْ تِيرِسِيْ بَابِ مِينْ مَسْتِ كَرِزِيَا بَانِ سِرِر وَرْ خَدِنْكِلِرِ عَرْض</p>	<p>هِنْ قِيْدِ بِنْدِ كِيْ كَلَاجِ بِنْدَهْ بَعْضِ بَعْضِ رَاهِ كِيَا اِنسَانِ هِرْ كِيَا بَلِكَارِ بَعْضِ بَعْضِ</p>
<p>رَاهِ كِيَا اِنسَانِ هِرْ كِيَا بَلِكَارِ بَعْضِ بَعْضِ نَزِلِ تِصْوِيْرِ بَانِ سَبِيْ بَهْنِجِيْ بَعْضِ بَعْضِ</p>	<p>رَاهِ تِقْنِكِلِرِ وَنِرْ كِيْ كَنْ كِيْ اِنسَانِ مَكْرِ رَاهِ تِقْنِكِلِرِ وَنِرْ كِيْ كَنْ كِيْ اِنسَانِ مَكْرِ</p>

ہیں ہست مخلج اور نایا مم کم حکمت
لکھنی مولیٰ ہر خداوند صدیق ہے کا دوست
حکم بخوبی ملکیت نیا کو دون کی لذتیں

مرطم

ہنسنے مرد با جسم ہر یا تو پا یا بعض بعض بعض
حرف کیا تو خطہ بھی اکام نہیں کہنا بعض
یہ مودع خیر و کمال نہیں سکتا کبھی
عقل کما جاتی ہو یہ کچھ کیست دیکھ کر
سازنی نہیں کو اگر ہو مدد و سعیت کم لیکر جو خدا

پوری یا مشکلکش شکلکش لی سمجھے
کھول دو باقی جو ہر سر و کاغذندہ بعض بعض

رویف

ندگی کا بدلگان حن سیخ از طلباء شرط
علم و زندگی کرنا نہیں نہیں کا کام
دو ذمکنی اور فراخی نہ احمد و سرقہ نہیں
سعی اور رم نہیں من عرض پرہو مرد کی رزو
ماننا دلکی خدا سو شرطہ بھر کی قضا
سکت کہلانا ہو وہ مظاہر لیا اپنا جما
بندگی کی شرط و فخر ہر بیان را پا تر
اعزز نا سب اہم فخری کرنا ہو فخر بازہ کئی

ہو گر منہ تو تیری وقت عالمگار اپنے کچھ تو ہو اماں کا کروں سو سو بازٹر	ہوں جائے یاد مانی جاتی یہری التھا ہفتا ہو غدر حق ہر بار جو کرتا ہو تو
حتم ہم گلکی ادا، اللہ حمد ابڑوی نہ سمجھی اپنی درست و روزان دو پا شطر	
یون بچہ نا ہر بساط انہ ساط لئنی جیتیت ہو اور کتنی بسا ہر گز ہر ہربات میں کہہ جتیا دوستی ہجھ زبانیت اختلاط اتحاد و اختلاط و ارتبا ط یا دکھم کو بوقت انہ ساط مغلی عیش و خوشی زرم شا نا نہ جائے اذٹ فی سلم الیخا اکبتا ملکب پچھتا ہیگا پہنچا ط سر زین پرسجد و چاہ ربات	مل کیا ہیں ہا کوٹ ساط بندہ خاکی کی سچ پوچھو اگر بربان مت لا کوئی سید وہ پا نہ گلکان حق جو کہہ جوڑ دو اپھو یو گوں سوڑ راجا جاہے رکھہ بوقت سچ احمد خوشی ہو جہان میں چاروں کی طے درو ہیں ہوتا ہو حکم کرو کا حکم یہہ بھل ہیکی کب تک مہ نہیں میرا جو باقی یہو درجہ
گزستے دن سسر و فسیفی گئی طبع سر کرد و عیش و انساط	
ہر غرض کیوں سٹری پارو نکایا اے فقط ہو ہی ہی تو ان دونوں وحدت کا چڑا ایکبار اسکا پہاڑ، آنا ہو اور جانا فقط	ارشد ام طلب کا جو رہا بیکا ز فقط پھر گھبہ ہی تو ان دونوں وحدت کا چڑا اس سافر کو سراہ دھریں نہیں نہیں

اگر زنجیر تعلق بند بہہ ذرا فقط ابنی مصلحت کی پوچھوان یعنی یواں فقط ابنی بیکار مسے رہتا ہو وہ بیکار فقط چاروں آنے والے سماں پر یہ دیوار نہ فتح بہر نسبت اس بدو خلیل کے عالم کیا فتح بندوں کہ توہین آنے کا دن یا راں فقط جانوں مل سے جسم و ران خدیباً احتط	دام دنیا یعنی فقط یہ منع نہ کر ہو اسی کام میں اپنے سد شہیار یہ سرست ہے طالب حق کو فتح حق ہو تعلق ہو دام کم و بیش تھے نظر صفت اس سہی میں اور کیا حاصل ہوا اس سے بادشاہ دار کو دست میں اور اس کو داشت ہو دستی فی تضییق سلطنت ہو ہوئے کام ایسا ہے
--	--

تو کی تہجیہ کیا سنبھلے نکاٹہ توجید ف

کام ہنس سرو رکاذ ہجوم لکو سمجھا ناقط

بکال انگو ہجہن میں موجود اغذیا تیر کو شمال میں میں باخوا ط	کوس بہنہ میتوں تر لاط قبط	کری جودت پریش کی عبادت	وہ ایکو سندھن میں کیا ہجہن بند	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	انل پت پریش کی سنبھلہ بندو	کنہہ سب بخشوا ایک دعا سے	ہشیاری اپیمان سے پت دعا	ادھو سر اگلی بھائیتے اپنی اندھا
کوس بہنہ میتوں تر لاط قبط	او اکڑا ہجہن وضہ کی فاط	وہ ایکو سندھن میں کیا ہجہن بند	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	کوس بہنہ میتوں تر لاط قبط	او اکڑا ہجہن وضہ کی فاط	وہ ایکو سندھن میں کیا ہجہن بند	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	ادھو سر اگلی بھائیتے اپنی اندھا
او اکڑا ہجہن وضہ کی فاط	بکار نہ دنیعن ہجہن بردہ مردمہ ط	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	او اکڑا ہجہن وضہ کی فاط	بکار نہ دنیعن ہجہن بردہ مردمہ ط	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	ادھو سر اگلی بھائیتے اپنی اندھا
بکار نہ دنیعن ہجہن بردہ مردمہ ط	بکار کی سکری بکارا ہجہن خدا	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	بکار کی سکری بکارا ہجہن خدا	بکار نہ دنیعن ہجہن بردہ مردمہ ط	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	ادھو سر اگلی بھائیتے اپنی اندھا
بکار کی سکری بکارا ہجہن خدا	اڑا لہجی سبب مل قصر ط	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	بکار کی سکری بکارا ہجہن خدا	اڑا لہجی سبب مل قصر ط	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	ادھو سر اگلی بھائیتے اپنی اندھا
اڑا لہجی سبب مل قصر ط	لے ہمہ میں ہو لٹھا تو لے باز ط	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	اڑا لہجی سبب مل قصر ط	لے ہمہ میں ہو لٹھا تو لے باز ط	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	ادھو سر اگلی بھائیتے اپنی اندھا
لے ہمہ میں ہو لٹھا تو لے باز ط	لے ہمہ نو ہمہ سکون ارکا اسفلات	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	لے ہمہ نو ہمہ سکون ارکا اسفلات	لے ہمہ نو ہمہ سکون ارکا اسفلات	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	ادھو سر اگلی بھائیتے اپنی اندھا
لے ہمہ نو ہمہ سکون ارکا اسفلات	بکار بردہ لہتہ بیٹھے اپنی اندھا	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	لے ہمہ نو ہمہ سکون ارکا اسفلات	بکار بردہ لہتہ بیٹھے اپنی اندھا	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	بکڑا دن بیکارا ہے پارہ	ادھو سر اگلی بھائیتے اپنی اندھا

سنواراں گل کوسرو مثل گھلو

گراس لکری کو سیدہ امشل خاط

<p>کئنہ ذات حق ہے ہو کیونکہ قیاسِ محظیا اس قدر ہے جو دنیا وار پر دنیا محیط ایک نہیں قطبہ چیزیں جاتا مجھ ط ہادش ہو یا گدرا یا ایک قطبہ یا محیط ہو گا طوکر طور یہ بڑا تھا دریا محیط کیساغفت کیتے بزری آنکھوں ہے ہو یہ محیط صح رن ہو چا بجا فضل الہی کا محیط ہملا در چوڑا ہم اس تو سیدہ کا کتنا محیط قطبہ آں ڈاؤ کا یہ نہ ہو یہ نہ ہو اور مولیٰ کیا عجب قطبی ہو گر خانق اُرکی یہ محیط</p>	<p>جو سکھ کیونکہ خدا کے علم پر نہ محبط واں تو ہو اسکے ہے ہر کہنیں سکتا قدم اب رفیع حق بس جانا اگر اس خاک بر اعو موحد ذرہ ناچیزین یا افتتاب تری کنشی کا نہدا خود نا خدا جنکی نہ رسٹ جو پہ پیش ہے کچھ کہہ سکتا ہیں جخنیں ایوی تباہ جاوی ہر گھر ہری سینکڑوں حصے ڈوب کر جلنیں آدمی اک دہوپا کا جلوہ ہو اور حق آفت دو ریسا اگر ایکست لاکھوں سینکے کر دکار</p>
--	--

تغافل و صرفہ کا اک سحر و رکنا دو بڑی

تیر کر سلطان حن کر سیدنا ہم یہ سارا محیط

<p>کیونکہ ہر گھر کا مین انسان نہوڑ کر جتنا بائیں چھاؤ کر اندر گل مخا راحتیا ط کہا فی ہینے مین اگر کہی گی بیمار راحتیا ط اسین کہہ امو مود و دران بیش پیدا راحتیا اسین کیون کہتی نہیں ہر ڈبل راحتیا چاہو ایمن کر انسان تکرا راحتیا</p>	<p>مرد بات بسیر گتیا ہم یہ ہر کارا جنی خط نیاٹ بد کار کوئی قلت سیر بارا راحتیا ط چہا ہو جایا گیا بیمار ہم آخرا یکدن پندرہ کوئنے مت دھی آدمی کنظر کئ مومکن میں اہلا دین ہی کوئون خزان مستعد ہو کام کے کرنے پہنچنی مرتی</p>
--	---

دیکھنا کہنا اندھا کب نہ میں کے بے کام میں
ہر گھر تری ہر قریبہ ہر قوتہ ہر بار اختیاط
کام کیوں کرتا ہے وہ احتیاطی خدا

روایف
سلسلہ حدت کو جب کرنے کا سحر سر جیان
از کوہان مرادت پر عجمکو نزد احتیاط

پہلے دن جو فرمائے تند سرچ کمدا اب تو اغظ
اور کی حدت کر عالم کوئی پکتمان نہیں ا
کیسا نصیحت ہے سسلہ سنه ابجا وہ
اک قدرت کی جسی تحریر کوئی بھی نہیں
پشم عرب سلطان ریاست کی نہیں
مابت اخواز مدین کر بعد از فتنی انہات کو
کھوئی جائیکی جو ایک رہبر و تیرنی کرتا
سبت یمنی تقریر لکھ کر من کرام کا تیر
غور کی تکہوں سکے ہر دم اپنی حادث اپنی یعنی
کیا عجب حمد ایزدی دیوان ہمودہ مصلحت

غاثہ نامہ کا سحر و ریکے حش میں کی دعا
ابتداء سے اپنا بک جسمی و پہنچا غلط

فعظیم اپنی خلقت کا وہ خلاق جہان خاط
بہر جا وہ کان جزو دش کوئی مکان خاط
کر انہوں نے کا اپنا ہر خود وہ ابعا حافظ
اگر کجیہ دل پر بچے تیری زبان حافظ

تصرف مارکا زادیم کر دیکھانے
گز جائیں گے: نہ ہو رسی جسدن بہ خدا
خنی بیکھڑا کے نام پر ویصال نال اپنا
دیکھ خود خدا تیرا حافظاً نامہ میں
بہیشہ بارگشہ کلہی طبا جو رہا نہ
جو حافظہ بین بھیانی کیا کر قریب ان کی
بیکھڑا کیا جان عوہ بہلیہ بیجان عالمے

سیدے ذکر ہر گز کر بہ پرہیز سرور
فقط کہ حفظ نام اس پر خالق کامیاب حافظ

بشا ہراہ طریقیا قدم قدم محفوظ
عویشی ہر اسکی محفوظ اور بزم محفوظ
اور اس بیان فردیون نہ جنم محفوظ
بہت لوگ ہیں اوارہ اور کم محفوظ
خدکے علم ہر جو روح اور علم محفوظ
سو اور حرص سے کیونکا یہ یک ہم محفوظ
تہہ ہو رہا تو کب دعا سب ہم محفوظ
اک اس بیکھڑا کیا تو بیش و کم محفوظ
کہ بزرگون ہم ہو تیراہ عدم محفوظ
و کہ کبکیسے حرص طبع درم محفوظ

ہو مرو صاحب دم کا ہر اک دم محفوظ
لہیں ہر آہی بھی حالتیں لہانہ
اجل کے چجھوڑا بایانہ اسکندرا
ہزار و ان نہ تو آہنا ایک و مقبول
خدا کی ریح خدا نہیں سے و نظر افلان
نہ ہو و نہ ہر جیسے کے خود خدا حافظ
و چہ کوئی نہ سے دم اماں پا نہیں
یتھیں ہر دی اسکے بندھوڑا بچا یاد
سماء فدا یس اور سماں بہ نہ قوت سفر
لے اپنے تھے تھے اسیم اسی الجھیہ

علام سرور مکتب عرب یہ سرور ہے

رویف اہم پتہ جسکی خفالت میں ہو جنم محفوظ

ع

<p>کو روز باتھہ نہیں ایسا ایکھ موقوع بہلانی کر لے کر برا نہیں بدلہ موقع اے یعنی کہنا اینا کہیں کونوں موقع اگر کوئی ہے سمجھ نہیں پر کیں من ہوں نہیں تو کام کا رچنا بنا ہوا موقع</p>	<p>سچھے سچے اب بخوا کام کا موقع نکوئی کر لے کنیکی کے آجھ دن ہیں ہیں دن جو کام کے نہ مانے کریں یہہ نہ وہ سرکشی کو تباہ کیں اسی سبب میں انہیں ریکھتی کوڑا بیان ہے سبب کا</p>
--	--

مرطفع

<p>لیکھ کوئی نہ پہرا ایسا دوسرا موقع اگر فی کا پائے یہہ بستہ بلا موقع ڈراب بجھے کوئی بجا اے اپنا سا موقع لکھوں وکھوئے کر سیلیں پھٹستان کی خدا نے فور بصیرت عطا کیا جسکو کمان سکھلا ہوا تبر سچھے نہ آیا اپنا لے فائدہ اب جنس نہ کافی کا</p>	<p>لیکھ کوئی نہ پہرا ایسا دوسرا موقع وہ کام کر کہ قیامت کو تبریز کام ائے لکھوں وکھوئے کر سیلیں پھٹستان کی بھر دنے فور بصیرت عطا کیا جسکو کمان سکھلا ہوا تبر سچھے نہ آیا اپنا لے فائدہ اب جنس نہ کافی کا</p>
--	---

ضعیفی ای جوانی گز فکری سسرور

ہو کیسی کو وکا اب کون وقت کیا موقع

وہ بخش روشنی ای جوان کو بنگر شمع

اک تبریزی روشنی سو جسد ای ہو گر لمع

ہو جیسے خانہ ناریک میں منور شمع بودہ تھیں ہن عمل کی اگر تیری گھر شمع کہ فور ذات سو روشن ہوا بہرام شمع اگر تیری چائے سو اول ہان ہوا نور شمع	کراپس انور مجتبی ہوا پامل رون زمانہ سارا ہو پردہ اندھری صوت کا صفا بطاہ برو باطن کر انپر جیسے کو ابھی سو خانہ ناریک گور کے آجلا
---	--

مطہر

اگر ہو جلنے سو مووف لیکے ہم ہر شمع تو سو ما رہتا ہو افجھ شمع جاگتی ہے بڑا دوں جل بکے پڑو کا جسکے سعلے کے چینغ پٹنے ہیں سن اسی چینغ سو میں چینغ ہستی کا حل ہو کا اکر دن افسوس قطر نا پکی صورت کسی پتیکے کی	اگر ہو جلنے سو دنیا میں بارو گھر شمع بھائی نہ کے ہو انسو ہشیہ تھی ہر شمع بیکی جلو سے انکو عرض ہیں کیونکہ شمع بوز پتی جلوہ اسی شمع سو ہمان ہر شمع نظر سیکوہ آپکی بیہہ منور شمع سوکو جلنے ہو رہ جا بگی جب آخ شمع
--	---

تمام خلق کو حمل ہو رہی جیستہ

فوجس خلق کی دشمن کا استیحصہ قریب شمع

دوستوں میں عہد نئے فرماج افسر سرکشی کو چکر دی تو فردا کر زیریت دنیا جو کچھ جاہ و مال لیکن آخر کار اسکا چیزوں نا	جو یہ رکابی دوستیں مل افتاب آخر ہیں مل ہے اسراز شجاع ولت دنیبیل دفعہ دل افغان تحت مشکل مہراں مل کام و دل
--	---

	سب مسلمان حکومانیں ہیں ہیں پوری کھنچ بات جو کہنی کو ہو مفت گون ہی دبائیں تیری غیر تسلیم و رضام و حاچڑی اک ہے اٹھیں ہیں نیک سے کار دوت ہاہنا برگز نہیں ہر فوج مغلل
	نو ہی سن سمر و رکلام و بعث و پند سنت جس ختنے کیں صوفی سماں
	ہن منیں کی طرف رکھہ رکھہ ہی انبار جو تیری صوت ہیں نہیں نیکیں کے بعد اجنب حاکم پرگز نہیں کو سوہنے ای جاک روز کر ورنہ ان آنالیہ اجعون ملطح دکھیا حق سو دستی حق کا دوت خاص نسبت جزو کو اس ملن سچ جوانی غیر سرخ پہیں اور حق کی طرف ای مرد حق فی الحقيقة تیر جو عن حق اسکی طرف
	رات ہن سمر و رنگ کام میں صورت کار کار آدم جہیں اپنے نہیں اصل ارجوں
	جمع کرنا ہے ادنیٰ طماں کیسے اپنے گہرے مال مساع

جب بہر قسمت و بہر اضلاع بڑے کے ایسا حیس اور طیار ساری اسدم کر نیکے تجھ کو دو شجاعت رسیکی پہنچ شجاع ہو ایسکی طرف تیر اور جماع لاؤں رہن پہنچ بکڑوں کی طیار داونوں بکر عام مال و مساع نہ عادوت کسی ہو نہ نشان وہی سمجھیکا جو کہ ہو طبائع روہی صفت سو جلوہ صناع	لہیا قسمت کا صاف تماہی بہر گر گر ہر ہر کسٹنے انوس موت آئیکی ناگہان جسم زور دا رسیکی جنک کمزوری حق نے پہیجا ہو تجھ کو دیا میں امس اوزخدا کے کرستہ میں لوٹ لیتھو میں سستہ چلنون کا چاہئے مرد طالب حق کو سخت مشکل ہر کمکتہ وحدت کا انکھیں رکھتا ہو جو کوئی دیکھے
رویف تیری حمد ایزدی کا ہر صرع و مانع	ہو حقیقت میں سسرور امزون غین

خشک مفعہ ہی جسے من جاتیری ہوتا ناچ آہتا ہیز پہ ہو دخیال اندر و مانع سر کشی کرنا ہر حق سکری گون اپسان خداخ ان بچاون خاکساون کوہیں پہنچ رہا گیون ہر ایسو خاک کے پتھر کا گرد پھر پہا ہر چکا ہو جکا نو عقل سو افراد مانع ہو گیا ہر کمیتہ فٹھون پہنچ رہا	دنگر لڈی مانع عالم سو جو طکر و مانع جو شہری اس نندگی میں نگانی کی امید کیون ہر زارمان بہلا و جتنی بیعت اور عاجزون برا اختیارون کوہیں اپھا خاک نولہ خاک سکن خاک فرج بکار ہو کل نہیں ہوتا کبھی اسکا جماع زندگی نور وحدت سو نور ہر گئی ہر ایک انہیں
---	--

بیہمہ پیشہ فرش پر جو عرض کی کیجیے
کندہ مفری اسی پر اُنکس تباہ پر ہے آدمی
کو نسو تباہ پر روزافروں ہے اسکی کشی
نمغben بوجتنی ہے جانی ہے مگلی اکروز

ایون ہو ہوشیں پر انکھا لارو ہے
اور سخائی باونخت کسلے ہے دروغانع
دون مدن اسکا بگردیجا ہے کسہ دماغ
خانی ہو گکا ان خیالوں سترہ لارخانع

بندہ زار و ضعیف و عاجز و کمزور ہے
کونے پا پا دینا مین کری مسرودماغ

اتر کم عرضتہ کا انسخ پایا ساری ساری
درعا حاصل کیا کی جنہے اسکی وجہ جو
پانور کہ جائے اسکی راہ پر پا سرانع
کس طرح اسکا بنا کوئی نکار پا سرانع
پائیگا انہر خدا کا سطح بندہ دماغ
تھجبر ہو اپنی خود سنی سچھا قلبی ہے

مرطفع

نخلق سو خانی کا جکو گلیکا پورا سرانع
اسکہا جن خانی نہ شہزاد طاقت پر فتح
کمہڑک اپر کے پیچی جستجو کرنے ہے
پتھر و توپ پتا ہے اس گلہام کا

آخری حدت تک کرت کا جا پہنچا جرا
ہر قدم پر اسکو جو نفیا تھا سرانع
جساد دل کی سراغی کئے وکھدا یا سرا
با خبان کا ہمہ بہان ہر بچ پیدا سرانع
بہر نہیں اسکا کیسے ہجامہ نہ پا ساری
باتی ہجا ہنکا پر اس وقت اسکا کیا راغ
پہنچنے ملتا ہے میں پہنچوں کیا اسکا سرانع
ہر قدم پہنچنکا ہوتا ہو عیاذ لفظ تھا

حق کا کیونکا پایا کیا مسرودہ پا اس راد مین

جنت ملک پہنے نکا بیگانہ تو اپنا صراغ

<p>کرے سوز دل ہر سینہ باخ باخ باخ کی کر سجدہ جو کر باخ باخ تاکہ ہو اس سے تیرار دشمن دفع اپنے دقتون سو کوئی وقت فراغ دوستو عزیز معلی پر دماغ بینہہ کر مردار پر مانند راخ تاکہ ہجاء تجھے اسکا سلیغ کیون لگاتا ہے صفا چادر کو داغ حشرت کن دشمن تیری گھر کا چران پھونتا پہنچا رہے ہر وقت باخ</p>	<p>دل میں کر دشمن محبت کا چلغ دل کو خوش کرے گلوں کو دیکھے دل میں ہڑہ ہر سر بر عرفان کا تو کر تقدیر بندگی کے وا سطے بندہ خاکی کا کس تباہ ہے اہل دولت کے ہوتا ہے خوش اپنے ربیز کے قدم پہچلان لے خ کا عاصی بنکے نا وار آمی کام کر زیاد کوئی جس سے رہے تازہ سر سوسم تیری گلزار ہو</p>
--	---

چھوڑ دو محفل صراحی توڑ دو
عمر کا اب بہر چکا سرو را باخ

<p>کر دوسر انہیں ایسا پھلانہ چھوڑ لایغ جو میں گلشن حب کا یہہ نہ نہ باخ بچشم غور یہہ سر بر جھنے دیکھ لایغ زرا لے رنگ دکھانا ہی پہنچی شے باخ کبھی ہڈا کبھی ہڑ خزان گلستان میں نہ رہوں بلیں اور سینکڑوں ہیں گلستان</p>	<p>یہہ کیسا باخ ہر دنیا کا یک حصہ باخ ہر اسکا نقش سر اباہشت کا نقش بچونکا نہ نکلا وہ اس گلستان سے بہر چار بد نہایہ دہنگ بیکھش کبھی ہڈا کبھی ہڑ خزان گلستان میں نہ رہوں بلیں اور سینکڑوں ہیں گلستان</p>
---	--

مطلع

بیوکستے دیکھا کوئی اور سہل حکما باغ
نفارہ اسکا فقط درہی سے کرتیا
جوچا ہر توڑ روپول اور جوچا پوکھانو
خدا نماں دیا جہکو خد عی او لا د

لے سبکی آمہونکی تپی ہر بہ جپہما باغ
سمجھتے بیہنا یعنی جہان کو اپنا باغ
کر پا بخان ازل کا ہر کام سارا باغ
کر جس سے خلد ن دولت بناسرا پا باغ

ردیف

ف	باغ عمر نکولی کا بیج پوسہ دور
---	-------------------------------

کہ ہو دی خش کے دن کتے غلقت باغ

کشنا مطاقت ہر عاجذرا و ان اضعینہ
ہونا جانا ہو مہمن لئی نوان شام سحر
دن بدن کرنی ہو زکوگز بس و ضعیف
فخر کیوں کرنا ہم اتنا ادمی نا داضعینہ
کو نسوز رو اور کر قوت پہننا ضعیف
کقدر بھر جم ہی سکا ضعینہ او جان
ابنی کمزوری پہ بھہ کیونکہ روتی نازدار
سخت بیماری ہو و امنیکار سکو ضعینہ کی
آپ و اذ سے نے زراق گرا اسکی خبر
مرنے لگتا ہوا کم بہن ہی جیان
بیہمی کر کشنا نہیں پہنیم بر اماد حق
را تمن نا حق پہ کرزا جس سرگران ضعیف
جذب حق کھیچو اگر اسکو کہیں اپنی طرف

کیشی کرنا ہر شکایت صرور اپنی ضعینہ کی

چبیٹی ادم کو فرما ہر خود و آن ضعیف

خدا کریکا نہ طالم اگر یہاں انصاف اگر تو رکھیکا لمحو طہر زمان انصاف چکیہ چکیہ پعدالت مکان ان صفات کھڑا ہو تیسرے تو بکھر دیماں انصاف انصاف آیا تو پھر رکھیا کہاں انصاف	سیکا دیکا نہ طالم اگر یہاں انصاف زمان سارا ہبی تیر امطیع فرمان ہو کر یہی منصفی جاری کئی تیری ذات کے جہاں دوادمی آپسین شذ کو پھیلن جو کا جب ایک طرف پلہن حکما پورا
--	---

امطیع

خدا کے واسطے ہر وقت کریماں نہیں کہ صاف کرو کر دت جسم جان نہیں کبھی ہو پرو ہو ول مرتیز یہاں نہیں خیال طبا ہر پوشاقدہ رکھے عالم پر کو دل یہی ہر تیر انصافی اور زبان ہمیشہ تباہ ہیں لوگ جو کو منصفی ہیں تم ہو سطح راضی ہو کوئی ذیماں کہ چاہتا ہی خداوند وجہاں انصاف تو ٹوں چیزیں پہلے بن ہو اب کیا چیز	خدا کے واسطے ہر وقت کریماں نہیں کبھی ہو پرو ہو ول مرتیز یہاں نہیں خیال طبا ہر پوشاقدہ رکھے عالم پر ہمیشہ تباہ ہیں لوگ جو کو منصفی ہیں تم ہو سطح راضی ہو کوئی ذیماں کہ چاہتا ہی خداوند وجہاں انصاف ڈو ا تو ول میں کراہی مردکتہ اُن نہیں تو ٹوں چیزیں پہلے بن ہو اب کیا چیز
---	--

ہر ایک کام میں انصاف چاہئے سرو و رو ہر ایک اساتھ میں لایق ہوں ہمیکاں انصاف	
---	--

سیدہ رکھہ اپنا صفا اسینہ صفا خود بخود پنچھی کا نجھکو تیر ارزق با وجوہ بندگی کیونکر کرے رکھہ ہمیشہ کلمہ توحید کا قردالت گر تھے مطلوب سمجھا	دوسرا کوئی سکھا کی دل میں نہیں اگر چیزیں ہیں ہونگا زیر کو وفا بندہ فرمان خدا سلوان خوف بر زبان اقرار و ول میں اغتر کفر کا کرو دل روح دل سر کا
---	---

<p>کھوپہنائُ در وچ دکھب لافت جسکی ہوتی ریحق کے بزفلات ہوا گرا اینہ روشن کہیںہ صاف اوڑہ کراس خاک کا سرپھا صاف ہو جواب کہیںہ صاف سب گند کو بیکن بند لائیںہ صاف آن ہو حق بخشش کا دعوی صاف بزرگان لانا ہو کیون لاد مرفت</p>	<p>جنتلک ہر زبرہ متلا برز پان رہتباڑو کی مخالف ہو دہی صوفی ولدار صاف ائے نظر بہر ز آہبگا نوجہم سو بگنا دیکھہ مت خاطر کسکی جو بہیں حضرت ستار و غفار الدزوب کیونکہ ہر لاقسطو خود کر جکا سلئے کتاب ہر تو ناقہ کا فخر</p>
<p>بزرگان لانا نہ سرو رو دیکھنا بات کوئی راستی کے بزفلات</p>	<p>بزرگان لانا نہ سرو رو دیکھنا بات کوئی راستی کے بزفلات</p>
<p>اک ائے ائے نظر تجھ پور دی دلبر صاف سیاہی جشنی ہر کرنے بدیدہ تر صاف بلکل اینہ بن جای ہا ہر اندر صاف تمہارا ایسی فلادت سوچا ہر گھر صاف تمہاری ہنگر کی خاطر جگہی ہر بہتر صاف وہ سینہ رکھنے میں ہر لایک سے بابر صاف ذ انگر جا ہو قایین کوئی بستر صاف کہ ایک ایک قدم ہے سارا دفتر صاف کر جنگل کسکونہ کوئی نہ گر صاف</p>	<p>تو انہو نینہ کا ائینہ استدر کہہ صاف خدا خوف سو روانا و ہوسیہ نامہ دوہ پاہی دولت دیدار جو کہ دنیا میں نکا لوگہ سے جو ہر جمع ال زیما کا جو گھر میں خس فشا شاک جہاڑو اسکو ہر صبا ذگل درت سو جسکا ائینہ ہمہ کا نونپہ لکھتی ہر زندگی جسکی حست پاک کر ایسا حساب والوں کا نیگار نگ کسوٹی پ تیرا بہہ سونا</p>

ہر ایک لکھتا ہو تصویر وہ معمور صد جوہن حديث جن فراں کئے ہے صاف	ہر ایک نقش صفا ہیچھا ہو ندقائی خدا گیو اس طے سب مان رسولانو
ق	رویف اوہ چاند صاف نظر آری سانے تھمکو غبار سے برا مطلع اگر دوسرو ر صاف
او را ٹھاٹھا فرش زین ہو عرض پر جاگر رکھنا بت گر شہزاد طاقت باہم شوق باہم نعمتیاں حق سی اگر جلوے شوق اپنی صوت پر پڑہ دل ہو گرد کہلا ہی شوق راستی کچے راستے تک گز این یجا شوق نیخاں کی شرایق کو اکر سکھلا ہی شوق مر و مغلیں تو نجت سلطنت بہلما ہی شوق تو ہمی کو نہیں ہو جانا گر وہی دلوں ہی شوق بلکہ وحشی کو بناؤ کرو می کہلا ہی شوق ابڑوں نکھون کوا دل کو بنادیا ہی شوق	مر دشائیں کو نام فربت کا پنجاہی شوق نشریں مقصود کیاں کاک پنج جاگر دہن ذوق شوق حق سو انسان لذتیں حلک مر طالب جہرہ مطلب کو فراہ دیکھیے دیچہ را جایں سکار گمراں راہ دین بغطہ ہمیں موئی بنا لخاک سے سوہا کریں شوئیں داروں کو دلوں سے خزانہ دل کا شوئی انسان لی مرادوں پوری کی ہاتھیا شوئی کو ہمیں شر کو حصہ خصل و بشر ایسا مستفرق بذوق شوق ای شرایق تھیں
خصل حق کریں ہم بھی ختم یہہ حدا یزدی مسرو را سین گل ہمکو در فرمانے شوق	خصل حق سو کریں ہم بھی ختم یہہ حدا یزدی شوق
ہم گہر والا کھل رکھتا ہو عاشق اونہ کھرا زین آسان کھتا ہو زین نظر عاشق خط و لکھ طرف ہر روم چکار کھتا ہو عاشق	ن طالب دل کا ہو اور زین ہر خواہان عاشق صفا نہیں بے گہر گہر کی ویسا ہر خبر عاشق دو بیدل انہوں دکو تبلد و کعبہ سمجھتے ہے

خدا کی شوق کے جرم بگالیں کو ہر عاشق	فرشته بنگار الام فلک پرواز کرنا تیر
بیشہ ہر سلب بخودی ہر بے خبر عاشق	سدیل جامِ مجسک نشہ میں جو رہتا ہے

مقطوع

غم و رنج والم میں لیت کر ایسا ہر بے عاشق بخل ابر کرتا ہے وابن پر گھر عاشق بہ جات ہیں ہیں کہیں اکال پر عاشق کہ دکھتا ہے غرضِ عشوق نہ سام و سحر عاشق کو اس عزیزی پر اجتنبیتے جی جاتا ہے فرشت	ابو پیتا ہے کہا ہے ہر قطعِ خت چک عاشق جہزی جب باندہ دیتا ہے باشکشم ترقیت کہیں نہ ساکھی تا کہی خوش ہے کنگلیں کیسکے نیکے بد کی کب جا عاشق کے رہتی ہے نہیں نہ اجل سو مرگ کا کچھ پھم نہیں کرنا
--	--

مزینگیں نہ دو آہ سرو ہجت پہچانا جاتا ہے
ہزارہ دن پر دوں میں چھپکر ہے سرو ہجت

پہلے جسکا قل ہواند احمد ہے سرو رق در بغل لکھہ کہہ کے رکھنے میں ہائے در رق جب کہ جسم کے ہو جائیں اپنے اپنے در رق خود ہم وحدت کی اسکے پر جو حکایتیں راتدن کیا یا کا اخراج اکثر اتنا کی در رق ناسا احوال کی دھوکے بخشم ترور رق اڑ کے جا پیچتیں ہیں اماں لگ کر دوپر تی اپنے جسکو نہیں کہا کیسینے ہر رق کو تو کاتب اللہ نہیں سکتا ہے اپنے مسطو	اس طالعہ و فتو وحدت کا سرفہرست خوشبویسانِ محبت نسخہ توحید کا تبریزی و فخر کا بگڑ جایہ کا ساما انظام پتا پتا و فتو وحدت یعنی اس گذرا دکا کہیں کیون اپنے کتابیں جمع کر کے تبا فتو صفحہ دلکی قور و رکر سیاہی دوسری خاکہ ری کے مضمایں لکھ کے نہ غما مسلم وحدت کا عجیب سینہ بہمنہ علم ہے کوئی سالک استاذ از زبانها تا نہیں
---	---

		محبوب نیکان ہین خطست پر فرم بھی
	جانتے ہیں اس کو سروان خدا تسویہ جان	جانتے ہیں جتن تو زیر سمر و بر ورق
	لعن کا ہونیا میں شناق رہوا مرد حق اخبت سر طاق رہوتا یہم بہر دوز میثاق بانارسینہ انہا نگ پھماق سیاہی سارہ بیجا نہ تو ہو جائے عشق حق دلیسہ زندگی کا کر درست عبادت کر عبادت بیٹھ دی رج سب کا لینا، لینا تجھے وحشت کا کسکنی ہو گئے بڑا مذکور سخی حق ہر کم پڑو سریل اتر زندہ حق زندگی میں ہو و مسلط حق	لعن کا ہونیا میں شناق پھر اتوار ہے جو کوڑچا ہے لکھا دپر فرنی اثبات کی چوٹ سیاہی سارہ بیجا نہ تو ہو جائے عشق حق دلیسہ زندگی کا کر درست عبادت کر عبادت بیٹھ دی رج سب کا لینا، لینا تجھے وحشت کا کسکنی ہو گئے بڑا مذکور سخی حق ہر کم پڑو سریل اتر زندہ حق زندگی میں ہو و مسلط حق
ک	تو مانگ انسنتے یا سمر و رمانگے تجھے دید بکھا تیرا رزق رزاق	ردیف
	بھر ردن میں بد ردن نہ کیا کی زیک دکھا تا جھا ہو ایکایک میں صندھانگ ہزاروں گلی ہین گاتمان بھرین بکین کیسکی گاڑبی ہی رنگ کیکا پلارنگ کبھی نیکھا تھا جو ابتداء ہوتی سے	

نہ اگلا دن گستہ ہے موجود اور نہ کھلانگ نہ پہلی صورتین اسدم و کبائی ویٹی ہیں کبھی ہر غنچہ کبھی بھول اور کبھی بہل،	نہ دہ سفیدی سرخی ہی اور دہندی
--	-------------------------------

مطلع

مگر ہر زمگت کا رسیے اچھا نگ کہ جو ہی جانتا ہو اخو اسکا پہیکار نگ ہر رکٹ نگین میں کھلانا اپنا پورا نگ کہ سارے زمگین سرخ شمع دے ایکلہ بہنم کہ سچھین حضرت رکارڈر تکوڈ گھاڑ ہوا سب بانکی سیر گیوں نکال جیسا نگ طحی طحی کے نظر انہیں غمیبہ نگ کو اتر جو ہر ہر قیامت پاٹ کو جنتہ نگ	ہزارون گھنٹوں میں ہند کا پیدا رہا نہوا وہاں کی نیکت پہاں اسی نہ زان ہر یاٹ ہنگ میں کہنا درست فہمگانہ کہ انہی چاہے کو زمگین بر نگ کی نگی دور نگلی چھوڑ کے یک زمگن دستہ بنجاو نہل سہ سو دلیکن حجہ پہم عبرت دیکھہ ہر قسم کی گھنوار بنع میتی میں بسا سڑا - رہا خن کو ایسی دیگنگت
--	---

گزہی جائیکا جسم بھار کا موسم

نظر آجیکا سرورِ وربا و اسارت

وان گنہ بانگیں اخنگا ہو دو جاتی نگ نرمگی ابی سی جو ہر ہوت نہاد نگ ہے، نگر خیرہ نہ علیں باچاڑی نگ بھی ہو وقت خان کیون لیٹ نگ خانہ تریک گورا نپا نکر نہاڑ نگ	اپنے دکونگنگستی میں بکہہ ہریا تیگ ہو کہی اپا غم اسکوا اور کبھی فلکھیاں اندر غم کی چار ہوئی سسے یہ عاجز کر اجھل سوم بچاڑیکا آیگی ہیار بخشش دولت یعنی دینی میں نکر نپا ناٹھ
--	---

مئہ سو مت کرنگی تھیں کی تکنیک ایسا نکر نہ لے تک

مطلع

ایسی بیماری ہے جو ہر وقت یہ ہے یا تناک تنگیل ہے کہ اسواگر ہیں اور بازار نگ بندہ ہو جاتا ہے جو حفاظت ہے اچانگ ہو کے نگالنا ہے ہر جاتا ہے خدا رنگ کاٹ لیگا چار دن تکی کرہ بیمار نگ استقدار ہیں گو ظالم کے درود یا رنگ	حوصلہ انسان کو رکھتا ہے سدا زار نگ اٹھ جس محبت ایسین کہل کر کے سکے ہوتا ہے پڑھ کے رو برو دست و علا آڑ اور جائیں ہجہ رکھتے نگی نصیب اسکی بیماری کا اللدن فیصلہ ہو جائیگا حق کی محنت ایکدم ایسین ہما سکتی ہیں
--	--

فضل زیدانی قسم رکھتا ہے فراخی کی مدد
 رہ نہیں سکتا کبھی بسم رور ناد رنگ

سرایکی قوت ہے پاس اور سرایکی نیز یک جو اسکو دہنڈ نے جایا گا پا سرگا نیز یک یہ جسکو دستی ہے تھامل گیا نیز یک غریز و دنیا سمی جو دو رو رہا گا پھر پیگا جسکو زمانہ میں مرغماز یک	ہر یک چیز جو ہموزات یک بکریا نیز یک پیگا اسکو جو رکھیا ملنی کی خوشیں وہ گھر میں پالیا جسکی ملاشی تھی گھر گھر غریز و دنیا سمی جو دو رو رہا گا پھر وہ دو رکھنے جایا گا دہنڈ نے آخر
---	--

مطلع

گل شاد رگ ہے جسی ہر وقت بزرگ نیز یک اس ابتداء کی ہے پر وقت ابتداء نیز یک کر آئے پائے نے تیر کوئی بلے نیز یک	سمجھیلہ ذات الہی کو داعماً نیز یک بیشہ بھتی ہے نیز یک نیز یک کے مرگ ہمادھو حص و طبع سو بھیشہ و در بھر
---	---

<p>فرانہ شہر نیکے اسوق افغانستان ذیار آئی گا اُسدن نہ انسان زد یاں</p>		<p>تیر کر مبن سحر کھجایا یکی یہ جان حبمد کوئی نہیں کہی گا باز دگر تیری صورت</p>
<p>اجل کو دو رقصوں نکرنا اے سرو کر لچ کل ہے دم منع پنج گیا نڈیک</p>		
<p>نجا سکھے نہیں جنت بکاں پاک مُر کتما ہجو ہی انسان بیاں</p>		<p>اگر فخر اسند رسپت پر جاک خدا کی نہیں گی کرتا ہمین ہے</p>
<p>کر مرٹے منزلِ عقصوں کیونکر کہ جالنِ اللہِ جتنا ہجو ہے جالاک</p>		<p>کیا کرنا ہو نہ اونی کی باتیں یقین ہو اس سب سکھل میں پڑے</p>
<p>یہہ نادان بادو جو دنہم او لک گل پتو دلکا دیکھو کھول کھاپن:</p>		<p>یہہ کیون کہا ہمین حال فیل نہ را کر تہم کیون ذیا کی خاطر</p>
<p>خداک رو بزو با چشمِ مندک پر شان غاظ و دلگیر و خداک</p>		<p>صفا کر ایسا رستہ عاقبت کلا زین پر کہہ جلکی گردیم ہیث</p>
<p>کچکا عل میں تیری غلطت په نظا طبعت میں اگر کہیا اسک</p>		<p>تجھے مسک کہیں گے نوگ سنک جو ہو بعض نصیب ل ہو کروں</p>
<p>بین گیئن لوحِ حرم و سماں</p>		
<p>کلاہِ سدر می ناں ابھی مسروں ہر زیماں کے سر بر ناچ در لاک</p>		<p>روایت ل.</p>
<p>ملکش قیامیں اکر نہیں رکھا ہوں ل پاہ ہمگل نیگل کی پاپا پاہوں ل ہوں</p>		<p>پاہیا اپنیا گل اسنجے بس اسکو گزارے ستے بدل جنھے اکش کا ہنزوں ایں ہوں</p>

<p>کے پہنچے نظر مقصود پر الحال غرض کہ حال سزا جو جہاں کہ کام اُتے پیر ڈوق بہماں نہوں بیگنا تیر دنیا میں اک مال بجھ کا سجدہ میں گروں ترداں اکہ ہیں کتری ہوئی رکے پریاں کوئی دنکے لئے ہر ای سفر زار کہاں ستم جانم دا ور کہاں زال کوئی دن یا ہمیشہ یا کوئی سال کہ ہو گا حمل سے استریل ہمال زبان ہو جائیگی ہر بات کا ان نہ رون نہ لے اور لاؤ ہوں پلے</p>	<p>بیشہ او طرفیت ایسی جل جاں ختم ماضی وستقبال کر دو ر بدار آخت بیچ اپنی دولت یہ نہ رین اگر دل ہر کری دو ر لاف بنکراطاعت میں کہاں سو اٹھو کیونکر باوج صرفت میں کوئی دنکے لئے ہر ای سفر زار کہاں ستم جانم دا ور والی دو ر ہلکو دھرم ہن ہنا ہی تھے کو ای خیہہ آئیوا لا ایک ہ رو ز یہ انہمیں دیکھو سو عاری ہوں گی تو سو تاہو گا روزاً بآکر بیگے</p>
--	---

روایت	بدر گاہ خدا بے حال مطلوب	م
<p>اگر تو کام کا بندہ ہو ہر گھری کر کام اکہ اہلکا سمجھتا ہو رسے بہتر کام ہر ایک کام میں کرسی ایسی پہلے سے فیض عجز سو لیتا ہو مظاہر زرد دار غیر وحی کی عبادت بہت ہی سکل تھوڑے دنیا میں ہوں گے شغل اب جاہی</p>	<p>اکہ اہلکا سمجھتا ہو رسے بہتر کام اکہ پھر خوبی کے انجام انتہا پر کام نکا لتا ہو ہمیشہ بقوت زر کام ہوئندگی کا بہت سخت اور تپہر کام نہ لے دنیا میں تھے ہوں گے لکھ گہر کام</p>	

سنوار تو دلکی محبتست کی تیرزو کی سر کام ہین بُرتو جاتے تیری دن بُر بُر کا بُونگو تیری صدمت کا ہمگز آخر کا اگر نبندہ حق ہر نو لے برابر کام بساد اجمل بے ہوبایں مسکا تیر کا	آئی کوست سمجھہ بنا جو گل کام کیوت ھلاظ سب ہین تیری دبدم ترقی پا انجھ خاتمه ہو جائی گا تیرال سکن خدا کی بندگی کا اینو لفڑ رکن سے دکھہ اپنی کامونین نام پر جو خبرداری
---	---

بہروں داں اپنی پا جا ہے سمجھ کو حد سنوار لیکا از خود بھی تیری سر و نام

قبام تھا تیر پہلکہ انہیں معلوم تکسیا جو لا جوا آدمی معاذ نہ لکھکو بابی پر اخان قیم غلام پہلکو ہر کی خبر و کچھہ بس سا فر کو کہانسو اپنیں ہے قافی خدا نہ کہانی دوتون شیر انہیں معلوم کہانی دوتون شیر انہیں معلوم
--

مطبع

کہ بہر کو جہنم و جا یاں جانہ نہیں معلوم میرکا کون گھری نہ کہیں بزمہ کون لما کیون نہیں پی بیتیں معلوم یہ نہدہ ذکر الہی کیوں سطح و م بھر کہ ہرگز ہیں خدا جا اس اہم سکے غیر وحدت و لائق کا لیکے سعید نہ اسکے پردہ واقف کرن و رشته
--

تم آج حال کی حالت میں خوش ہو سرو
کوکل کا حال سیکھو میان ہمیں معلوم

کوکل کرنے کا سکا ہوئے بھکانا غم
غم اپنا کہا کہ نبڑا کہا مر سب زمان غم
مہماں اسکی خوشی و مبدم بڑا نام غم
لگانا میباہر تجیہ وہ سانا غم
اینانہ دل سے تہبی اسکے پھر پڑا غم
بہر اسکا سبب کہتا ہو مردانا غم
اخیر گوریں لیکر انخاجا غم
وقت فرم جو فضیلت ہی جسے جانا غم
خوشی عیش سوت کا ہو خراز غم
نہ پیانا خون جگرانا اور نہ کہانا غم

غزیرو دنیا کا بیغا مذہب ہو کہانا غم
کراپنی فکر کہ ہوتیری فکر دنیا کو
غزیرو دنیا میں کم نہیں اور بہت
ہر کی طرح کا غم کہا جان ٹھکین کو
روہمیشہ ہی روایہ بندہ ٹھکین
جب اسکی روزی کا مقصود اور ارادہ
غم عیال جھوٹ جیتو جی چھوڑ لینا
چشمی نصیب ہے وہ نئی نصیب کے آخر
فرزخی نگلی سوتی ہو تو کس کے بندوں کو
ھدا کیوں اس طراس غم ہو جان بجا لینا

اکبھی ہو گا کسی غم میں بستلا سسرور
اگر ضدا ہی کا رکھے کوئی بھکا غم

جنز باقی تیرا جتنا کم میں مز
کو گوں رہتیری سمجھے میں خم
کو دنو قدم اس سمجھہ جائیں جم
انگوں کر کے سارا پا مثل قلم
عیان حق کا جلوہ پیر و جم

درستی ہو رہا مامت قدم
بیاد ہے کہ کہہ تھہ سرستہ با
نہ فرمی سار کہہ را و اخلاص پر
فہم نام حق صفحہ ولپہ کہ
ذر کا کہو لکر اپنی انکھوں کو دیکھہ

اخلاق و ادب و لطف و کرم	گزارا پسند دن ہم کے چند روز
معظم	
ٹریش تھیکو ہبین ڈکم مقید بزدان رنج والو برجیر دینار دادم درم بظاہر لذیذ او باطن ہن تم ستم ہے تم ہرستم ہے ستم مکے جو ساز جلک ندم توجہ ہل اور لطیفہ نرم نہ ہواں کا بھبکو رکھم بخصیت دوزو رنج اولما	نر کھلیں یکچھ مال دلت کام جسرا روزیاں کی خاطر نہ ہو اہان بندہ مولی کا پابند ہے ہیں دنیا کی فانی کی سب لذتیں یہ بندہ خدا کا گنہگار ہو ن آئنگے با بدک حشمتک تجھے ہر دم ای ای دم چاہئی انکر فکر و اندیشہ اولاد کا کہاں نسب کو ای ور جوڑیکا تو
ردیف	
سب ہوئے رہنگے زمانہ کر کا	ن ہونگے مسرور آموخت ہم
گدکو ساہ کر دین جنا بکنڈ کر دین فقیر بیٹھا کو تلف گنج بے بھا کر دین من کو بونر کریت بدرا لدھی کو دین بنایاں خاک کو اسیہ اس کو ملا کر دین اسکو ایکث میں تکلیں لا کر گاؤ دین فقط لظر و نہیں خاک تھا کس ان کیہا کو	فقط الہم میں جو چاہیں جنا بکنڈ کر دین جب ایں فضل رنسے یہ صداقتی روا کر دین ابرجا ہیں وہ خاتق ذرہ کو شمس الفتحی کر دین کریں جاری ہڑا دن قلزم فیض اکتفیتہ وہ ہنجائیں فلکہ پر پلکا کر مور بر پر کو بھب کیا ہے اگر مردان حق ایل نظر بندے

بَابِ محْرَتِ مَلِكِي كَدْوِ رُوْصِنْعَاكِ دِينِ	أَنْهَا وَيْسِنْيُوكَ كَأَيْنَهُ سُونْجِكَا كَلْفَتْ كَا
جَبَّ آيْرِنْ زِنْ چَلَانِيَّ الْمُخْسِرِ بَارِدِينِ	بِهِنْ لَوْنِ جَهِيلَكَارِ دُوْرُمْ نَجُودِ حَبْرِهِرِ آرِمِينِ
جَهِينِ تَحْلِمَاجِ بَيْنِ أَنْكَارِ وَرَا دِعَاكِ دِينِ	كِيرِنْ شِكْلَشَانِيَّ وَقْتِ شِكْلَهِلِ شِكْلَهِلِ كِي
خَدَا كَاحِنِ جَوْسِرِ بَنْدِكَانِ خِي اَوْكِ دِينِ	بَسْكَارِيَّ هَرْذِيَايِنِ نَصِيبِ لَكِ حَقِيقَتِنِ
طَيْنِ خِي سِرِمِيِّ بَاطِلِ كَوْجَحِ سِيِّ جَدَارِ دِينِ	خَدَا كَا وَصْلِ بَيْنِ جَوْكَهِنْ مَجُورِ دِيَا

	بِاَوْصَافِ خَدَامِ مَصْوَفِ اَنْسَانِ بَيْنِ هَيِّهِ سِرْوَ
	بَلَائِي جَرْكُولِيَّ اَنْسِيَّ كَرْسِيَّ اَسْكَالِ بَهْلَكِ دِينِ

بَاوَشَهِ دَوْجَارِ دِينِ هَرِ اوْرَكَدِ دَوْجَارِ دِينِ	سَبْ كَوْهِ اَسْ دَارِ فَانِي مَيْنِ تَقاَدِ دَوْجَارِ دِينِ
رَهِ كَسِلِامِ بَلَاهِ مَيْنِ بَيْنِلَادِ دَوْجَارِ دِينِ	چَهُوتِ جَلِينِگَهِ مَهَا خَرِاسِرِانِ جَهَانِ
جَائِينِگَهِ سَبْ نَوْتِيَنِ بَيْنِ بَجاِ دَوْجَارِ دِينِ	بَاوَشَهِانِ زَمَانِ دَالِيَانِ مَلَكَتِ
اوْ فَقْطِ يَهِهِ اَشْتَهِاهِنِ اَشَنَا دَوْجَارِ دِينِ	دَوْرِشِ اَسْ فَنِيَا كَهِ دَوْجَارِ دِينِ دَوْتِيَهِنِ
كَاشِنِ عَالِمِ كَوْهِ نَشُونَهَا دَوْجَارِ دِينِ	سِرْوَ دَوْجَارِ دِينِ دَاسْطِهِيَّ بَسْرِزَخِ

سَطْلَع

عُمَرِكَهِ بَاتِي جَهِينِ بَيْجِيَا دَوْجَارِ دِينِ	عُمَرِكَهِ بَاتِي جَهِينِ بَيْجِيَا دَوْجَارِ دِينِ
جَهِنَوْدِي اَبْتُوِي فَانِي لَعْنِي وَتِحْتِ خَبِرِ	جَهِنَوْدِي اَبْتُوِي فَانِي لَعْنِي وَتِحْتِ خَبِرِ
غَوْبِنِ بِيَكَانِ بَهْلَادِيَنِكَهِ تَهْمِهِ مَزِيزِ كَهِ	غَوْبِنِ بِيَكَانِ بَهْلَادِيَنِكَهِ تَهْمِهِ مَزِيزِ كَهِ
جَانِكَهِ اَسْنِ نَذَكَانِي مَيْنِ نَعْنَيِتِ جَهَانِ	جَانِكَهِ اَسْنِ نَذَكَانِي مَيْنِ نَعْنَيِتِ جَهَانِ
خَيْرِسِرِكَهِ لَهِنْدِكَهِ اَنْبِيزِنِكَهِ دَوْجَارِ دِينِ	خَيْرِسِرِكَهِ لَهِنْدِكَهِ اَنْبِيزِنِكَهِ دَوْجَارِ دِينِ
هَجَزِرِهِ سَكَمَا اَلْرِسِرِهِ بَرِهِ دَوْجَارِ دِينِ	عُمَرِكَهِ دَنِ كَرْسِيَّ كَهِ بَرِادِهِ اَلْرِسِرِهِ بَرِهِ

وقت ہر محنت کا گھنستہ خدا کیوں سطھے
سینکڑن برسنکا استھن کام کیون رُزا ہو تو
بیخبر تو ابد لئے خواہ غفلت میں ۔ ۔ ۔

کام کر لے اب ہر موقع کا مکار دوچارون
ہر قیام اس دافانی ہیں تبر و چارون
اب تو ہبیدار وقت اٹھا دوچارون

مرت کر کچھ کام اس سرو رفیرا زندگی
زندگی باقی ایکر کئے خدا دوچارون

خدائیکے ام سے ام اپنا ایسا کر روشن
بدر شمع مجت کرا پنا گھر روشن
اہی سے خانہ تاریک گور کر روشن
دہم خاکی بندہ بیکار و بیکش و گلہم
غیری وقت سخاوت ہمیشہ رہتا ہی
جلال کے سینے کو روشن کر کہ ہوا سے
وہ نور غیض کا کراپنی ذات سو جاوی
شع کی طرح ہو پرواہ جلوہ گزب کر
بیٹھ ہو لوں کو دینیکے باغ فیں کر

ہو جیسے یہ غور شیدہ بحر و شن
کر جسنسے دیکھنے والوں کی ہو نظر و شن
کہ تیری جاتے ہو اول ہتھیار کھر و شن
ہوا ہر فضل سے کس قدر روز شن
ہوا ہر پانی کے قطب و سوکا آنہ روشن
سمی کا چہرہ ثابانی تسلی ندر و شن
ہر ایک لانع جگر صورت فخر و شن
کہ ہو دی سارا زمانہ اوہ راؤ بہر و شن
اگر ہون جگنوں کی اندیسکے پردہ شن
گلون کو دیکھہ کے کر دو نظر روشن

انظرہ آیگی کیا تجھ کو صمدتِ ولدارا

ہبودل کا آئینہ سسر و رتبہ لگر و شن

بیٹھ ہما کیا چھڑاں سستی پڑھن	ہر مر ہانیلا بندہ نادان
------------------------------	-------------------------

نگویا تہی زبان گوہ رفتان نہ نہا کچھ جانتا یہ بندہ ان جان کیا موجود سب ہنسی کا سان تین بجان میں اسکے دل دی جو ہر کب اسکو بھلایتباشیاں کہ ہر دو روز کا دنیا میں مہمان	نکان اسکے کیا ہو اور انہیں نکچھ ہچان اس نادان کو تھی خدا نے اسکو انسان بنایا بنانکر اسکو اسٹیل کا پستلا کرے بندہ بغیر از بندگی کار بہر و سایکا ہر اسکی زندگی کا
--	--

مرطع

بہر وقت و بہر حال بہر آن بڑستان خاطر دلمکین و حیران بہل تسلیم کراوہ بن سلامان گھر در سا بشکل اپنیان خدا و نبی جہان کامان اجتن بوقت گوش گزون گردان کرد وہتا ایک حالت پر ہمین سے	قطھن کو سمجھا اپنا گھبائان بپر اکتا ہر کیون دنیا کی خاطر خدا کا حکم ای زیل سلامت خدا کے دھر اپنی حشم ترشی کرامن با شکر شگرانہ کا سجدہ نکھا چکر زمانہ میں بھگہبر ہمیشہ القلب دو روز و ران
--	--

بنا اس حمد سے الحمد لله یہ صرف و رسمہ گروہ ہمچو اپنا	رویف
---	------

کاشنی سنتی زن گاہ جو سے ہما دیکھہ لو رسوت بھوکا سکو جبکہ رسوت پورا دیکھہ لو غثیں خفاش کے بھر پا لفشد دیکھہ لو	کوئی دین بتان عالم کا نامشا و نہیہ لو پیار کھوا سسے جسکو بھلکا پیار کنہیہ دیکھہ لوصورت سو جن صورت تصویر کر
---	--

<p>ویکہہ لوجو دیکھنا ہر بھر کی مولی دیکہہ لو جلوہ گر سرخار سکھت کا جلوہ دیکہہ لو قطرو قطرو دیکہہ لواز پڑھہ ذرہ دیکہہ لو کوچہ کوچہ خانہ خانہ کو شکھو شکھو دیکہہ لو</p>	<p>سینے کے ائینہ سر سب کچھ نظر آجائیگا ویکھنا چھتی، ہرگز واحد کی حدت کا دجو پرتو انگن بجود برپا ہو وہ روشن آفتاب ہر جگہ موجود ہو وہ موجود ایجادِ حق</p>
<p>دقترستی ہر کھانا ہوا کیا دیکہہ لو اویںش ہر آدمی سو اسکو جیسا دیکہہ لو اٹکھپن کھو جو جگہ بجا ہو چکنا دیکہہ لو بھلے اپنے گمراہا کاروں کا بخوبی دیکہہ لو قادِ مطلق کی قدرت کا تاثرا دیکہہ لو</p>	<p>لطفِ لطف و حرفِ حرف لطفِ لطف دیکہہ لو ذشمی اور دستی پر کچہ زکھوا خصار جلوہ حق کو سمجھو دیدہ عمل سے نہیں غیر کے گہر دنہو دنہو فرہار اس لبلار کو ردر بردا نہیں کسے جو کچہ سوہا ہر ضرعِ نام</p>
<p>سبز کا لو آنکھیں کرم بند سرو ز بعد ازان معرش سے نافرش جو کچہ چاہو سارا دیکہہ لو</p>	<p>اسی گہر پر جاؤ اونہ کہہ دیکھی درکو کہرباہی میں چاری ایسا زکھوا دیکھتے تو شع روشن کو حسنِ عمل کی کردی تھا خدا نے آدمی تھکو بنایا آبرو بخشی</p>
<p>پکار دوتت غمکل حضرت خلاق الکبر کو کھد کر دھماکر کو آبرو نادم مندر کو کھو ابلا جانع بندگی سرداری گھر کو کیا روشن بازو حقیقت تیری وہر کو بنادرِ نہما اپنے کس اچھی سر رہ بھر کو کرو اپنے نہما کی بندگی مت پوچھہ کر سمجھو فرم جا انصوری سو اسکے مصروف کو</p>	<p>طفتی کا بہت بہرہ تسلی سین پڑے بنانِ سنگدل کنٹکل من رکھو سدا فو الکھان سخیلخت کو تصور مت کر حصب</p>

مطلع

این ہر چٹ بول شوق میں اُر جاہی اور کو نہیں براز ہوت پہبھی صیال کی پیارگر کو کلایا خضرپر بسا آب جوں سر سکندر کو ن دولت کو وہ دولت جاتی میں اُر مند کو	محبت کے اگلچا میں پرانا نہ کرو خزانہ کسابی کا نصیب جاکے سارا ہے بخوبیت کہاں کامل ذریعہ کام دیتا خدا انہی عرفان کے خلیل جنکو بخشن میں
---	---

دہرو خاکِ مامت پر جین اور کرنج مرد
 بحراں عبادت رکھو سر و سرگون ہر کو

اُسی سے منزلِ قصوٰ کا پتا پوچھو ن وقت فجر کا پوچھو نہ طہر کا پوچھو مودودن سو غیرہ وہی سملہ پوچھو	خدا کا بندہ سالک ہے کہتے پوچھو نہ رائیت قلت زہوست عبادت پر مسجد میں تکتہ وحدت کبھی نہ آیا کا
--	--

مطلع

تم اہل در دسرا اسکا معا لجھ پوچھو خدا کے بندوں کے جب پوچھو تم خدا پوچھو غیرہ و کھل کے اس سے با جرا پوچھو ہو ابیسے خاکِ کرتل کی اصل کیا پوچھو کرو لاش زمانہ میں جا بھا پوچھو	لیسے در محبت کی مت دوا پوچھو کرو نہ لفڑو دنیا کے اہل عرفان ہے ہر کوئی بیت پہاڑیں ہے بندہ نادن نہ ابتدا کا ہمکا ناد انتہا کا ہے خدا کے بندوں کا شاہید ہیں شان بھا کے
جوابات پوچھنکر ہر وہ بر ملا پوچھو انہیں سر زکراہی کا دلیقہ پوچھو تم اسکا کوئی سببا و مدد با جرا پوچھو	جزو ق شوق محبت میں سے رہنمیں وہ چاہز برد کری با کوئی فل کرڈ اسلے

		جب ایک مل گیا بے پوچھو تکوا مسرو
		اسی پڑھ دی رہ بہرہ دوسرا پوچھو
		ذہن ملتا پہنچا ہی جسکو جارس کہو کار آنکھیں اگر یہ کیسا کافی پائیں گا کب کنج عرفان فرماش مل کیسے بھی غیر از ذات حق
		بندہ حق ہر اگر امی نیک نہ دل سر تو شمن کی عیکا بھی بن ر کہہ تعالیٰ خاک سر امی خاکیا رسکے گہر جاکن ہی روشن جری
		ست پہرو مار طمع کے مت پہنچ غیر کے در پر نکر جا کر سوال جانا اس فیسا سو اتنی لامہ سبیا آج آب دیدہ نساک نے
		ظاہر و باطن رہو شغل حق خالق اکبر کی خشیش سے نہو لیکن کہکی ہے کلام سدین
		اپسی محیت سے کر ذکر خدا جسے بجا زبان ہر ایک بیع
	فضل بانی سے کب ہے بعد	

بختے دولت سرور نادر کو

خدا کو اسکی خدائی کے دریاں ہونڈو
تلش گہریں کرو اپنا ہی مکان ہونڈو
پھر جگہہ کا جہاں جگئے شان ہونڈو
جہاں کے گروہیں یہی جاں ہونڈو
تم اپنی آنہیں فراہم کرو اور دیاں ہونڈو
اسی شان سے پاپا اور شان ہونڈو
جو ہر جگہہ پہنچا فر اسی کمان ہونڈو
چمن چپن کی کرو سیر بوسان ہونڈو
قدم اٹھاویہاں ہونڈو اور دیاں ہونڈو
نام دنیا میں گھر گھر مکان ہونڈو

مٹھوں دو حق کو زین پڑہ آسمان ہونڈو
دہان ہی جو گاہی کئی شہر میں ہیاں نہ ہونڈو
بھانسی اڑتے تم بھلے و مکان ہونڈو
تھاری پردہ دل میں ہجرا بامستو
دکھائی دیا ہو وہ چاند صفا مطلع
اسکے نام سے روشن کر دنیں اپنا
خدائی حاضر و ناطر کو تم کہاں دیکھو
انہیں گلدنیں ہاگل ہو گا و گلپوش کو
پتا لگا و نگا تو سرخ جاناں کا
جہاںیں کوچہ بکوجہ اسے ملاش کرو

رویف

کرو تلاش میں غفتہ نہ ایک دم سرور
نم اونکو ڈھونڈے سکو چتا ہز ریان ڈھونڈو

خدا کے بندو نہیں ہو جائی نامو بندہ
غیری و دنیا سے جایگا جب گز بندہ
خدا کی بندگی پر باندہ لے کر بندہ
خدا کے دستی بہلا جائیگا کہ ہر تھوڑہ
گرستے آنکھوں سو معدوں پر بھر بندہ
یہاں پہنچ پہنچ کیسے ہندکے گہر بندہ

خلوص فل سے کر بندگی لامکر بندہ
نہ مال پاہ میں لیجا یلکا نہ زر بندہ
بہوں سے حضرت مولیٰ کو لمحظہ بہر بندہ
پھر لگانسلئے دنیا میں دربار بندہ
کیون اپنی اصل ہ کر باندہ نظر بندہ
کر لگا ایک ہی دو دنیں جب سفر بندہ

<p>لکھ ہر خدا ہی کے در کا قیصر ہر نہ دہ اڑھی باوج کر مہت لگ کے پربندہ ضعیف کشا ہی عاجز ہو کر قدر بندہ ہمیشہ کر لے ہی کیون ان شور و شرب بہہ کیسا عقل سے خالی ہر خبر نہ دہ خدا کے رو برو جا کر چھکا ہو سنبدہ کوئی ن آیا گلا ہر سمجھہ اظہر بندہ</p>	<p>خدا سو بانگے جو بندہ فتوحہ بندہ والکتا ہر گرو اگر نہ میں پر ہوا کے صدمہ سے کر کر غصہ تو پھر کیا کرو یہ بندہ زار بغیر انگر بھی دیتا ہے وہ خدا ہم کیم خدا کو چھوڑ کے ہو ہر بندہ و نکھل محتاج نکے اسامنے پہیلے ا تہ حاجت کے سرائی وہر سے چلدی گا فافای سارا</p>
<p>رکہ ایسا بندون سو حلق و محبت ای سرو رہ لکھ ہمکو یاد کرنے سے بعد مرک ہر بندہ</p>	<p>خدا پر رکھنا ہر ہر حصہ یقین تکیہ قیصر مولیٰ کے نمانہ بدوش ہتھیں وہ بیٹھ جاتے ہیں جسجا پہنچہ ہتھیں تہ فرش کی ہر ضرورت اجھے باقیالین نہ بالا حانہ کی خوشنی آزموں گہر کی عجب ہے حسب حق کا بھر سا بھل پر مکان عالم فانی ہے ایسا لبے بنیاد ہڈا بخرا مال پر زکر تسلی حصہ مال پیاوہ پھرتے ہیں فوج دز بدو لوگ لگا کے بیٹھتے ہو کلہ ثابت زین تکیہ سبھاں لیکا کوئی اور شہر نہ سندہ</p>

<p>لکھ اسکا حق کے سوا کوئی بھی ہمیں نہیں نہ لکھ کوئی مکان ہر ہم کہیں تکیہ وہیں مقام بنا لیتھیں وہیں تکیہ نہ چاہتے ہیں وہ سندہ نامہ میں تکیہ کر کا می اکار لیتھیں ہم فوطہ زمین تکیہ غصبہ سمجھ دنیا پر کر لے گا الہ انہیں تکیہ کر اس پہ کریں سکتا کوئی لکھن تکیہ نہ اپنے حسن پہ باندھ کوئی حسین تکیہ لگا کے بیٹھتے ہو کلہ ثابت زین تکیہ سبھاں لیکا کوئی اور شہر نہ سندہ</p>	<p>خدا پر رکھنا ہر ہر حصہ یقین تکیہ قیصر مولیٰ کے نمانہ بدوش ہتھیں وہ بیٹھ جاتے ہیں جسجا پہنچہ ہتھیں تہ فرش کی ہر ضرورت اجھے باقیالین نہ بالا حانہ کی خوشنی آزموں گہر کی عجب ہے حسب حق کا بھر سا بھل پر مکان عالم فانی ہے ایسا لبے بنیاد ہڈا بخرا مال پر زکر تسلی حصہ مال پیاوہ پھرتے ہیں فوج دز بدو لوگ لگا کے بیٹھتے ہو کلہ ثابت زین تکیہ سبھاں لیکا کوئی اور شہر نہ سندہ</p>
---	---

		نہو گا بندو نکا محتاج دارو نیاں اگر خدا ہی پر کھو یہہ مکترين تکیہ
		گز نے والا زمانہ ہے عمر کا اسپر نہ کر کے بیہنا ام سرو رخین تکیہ
		کوئی بخواہ اسکا کہوں سکتا ہوں کہا پڑو اکھ ہو جاتا ہو اس سو پردہ والکھ عیا پڑو مہتابان پر ہو کیا فائدہ میں ہب پردہ ترخ لکھ ہو ہذا کب ڈالتا ہو اغبان پڑو پڑا رہتا ہو الگھون پر تیری جو ہزاران پڑو اگر ستارا اسپر والیں ہزاران پردہ اگر ستارا اسپر والیں ہزاران پردہ کوئی دھلک سو روشن ہر نور خاق اکبر بگڑ جائی تیری آبر و ام بندہ خاکی تصویص اجاء نظر ہر ای صورت سے اگر ایش جائی جو اعلیٰ ہو اسکے درمیا پردہ پہ ہمنظور انس پردہ نیش کو ہزاران پردہ
		پھیا رکھہ بُرُول میں سرو را اسرار وحدت و گلہ کھوں دیگ بولکت تیری زبان پردہ
نہ		بنا اپنی سینہ کو روشن گلپیہ خدا کا تصویر فقط دلمین کہہ غیبت سمجھ جتنا کنندگی ہر ایسا راتا ہم کسلے بنے کنادان
		کہ ما ند آئی نہ ہو صداق سینہ کہ سینہ بنے معرفت کا خریہ کوئی دن کوئی سال کوئی ہمینہ کمی بندگی میں یہندہ مکینہ

<p>کسی سو رنگ کہ بھی نبھی دلمیں نہ کیں ز کہہ جمع دولت کا گہرے من خرمنیہ یہ گنجیدہ اوسیم فوز کا خرمنیہ فقط آنا جانا ہم اور مر جانیہ بنا اسکے چڑھنے کی فرمان کا زینہ اُسی کو سمجھا بنا لکھ مینیہ بانے دو جوں عمل کا سخنیہ</p>	<p>کسی سو گدودت نہ لا اپنے ول پر طبع مت بڑا دار فانی میں اک بساو اکہ ریز میں چھوڑ جائی حقیقت میں فانی سکر چھا میں بہت اوپنی نہز ہر قریب خدا اک نقطف بلہ وکعبہ جان اپنے دل کو وہ کیون غرق گواب بحر فنا،</p>
<p>نکھنی ذکر ہے دن کی روزی کا سرو کبھی تجھکو ہے فکر نام شبینہ</p>	<p>رویہ نکھنی ذکر ہے دن کی روزی کا سرو کبھی تجھکو ہے فکر نام شبینہ</p>
<p>جسکے اب نیا سو ہیں م وزشان تھے نہ چھوڑ کر اپا وہ سب لکھنے کا ان جا رہی کپڑے سارے درخت اور شیان تھا رہی مافلائے تھے رہی اور کاروان جا رہی ہم ہی اڑ ہو جہا نہیں پڑھلت اسی نہی حکم کے سارے عبত پھر فر ہے ہم جا رہی</p>	<p>کسی جگہ جائے وہ عالمی خاندان جا رہی جتنے آئے ابا ان جہاں جا رہی اس حم سو اڑ کی تصنیع ہے مغلیم بن آڑ جانہ کا ہمیشہ سرستہ خلدی رہا ہم ہی اڑ ہو جہا نہیں پڑھلت اسی نہی حکم کے سارے عبत پھر فر ہے ہم جا رہی</p>
<p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>
<p>لب کہاں ہ اپنے عم علی جوان جا رہی روز د کہلا تو جو ہو جو ہیں ماں مہ ماہ ہیہر نے کوئی نہیں بنا سبڑا دہریں</p>	<p>لب کہاں ہ اپنے عم علی جوان جا رہی روز د کہلا تو جو ہو جو ہیں ماں مہ ماہ ہیہر نے کوئی نہیں بنا سبڑا دہریں</p>

بوجھ کا سرو ر سخنگوئی کا پورا خاتمہ
جب زبان آور مصنف نکتہ دان چاہی رہے

خاک کا پلا فقط ہر ایسا نادان آدمی آدمیت جسین ہو ہر صل انسان آدمی فی للحقیقت ہما عشی تک شایان آدمی و یکتو رہجا یئنگے لاکھون گھمہان آدمی قرب حق تک کب پنج سکتا ہر آسان آدمی رزق کی خاطر پڑ کر تا ہو حیران آدمی پڑ ہما ہر ٹو نسی غرفت پہ ماران آدمی ڈالکرو یکہو اگر سرو درگریاں آدمی وقت حملت سینکڑوں کہا یہ گارہادی پہنچنے کا اسکو کیا اسکو کیا اسکانام بندگی کرتے ہیں خدا کو واف و وحش و طیو بیٹھا نغمین تو بھی اک سلمان آدمی	آدمی ہو کر اگر موجا ہو جیوان آدمی آدمی گرد نہ رہوں آدمی کہلا دین آدمی کا ہو خشتو نسو بھی اوچا مرتبہ جسکے لیجا یئنکے فوڑ دشتے جانوال مرکے طوبیت کا طبقت کا کارے سستہ سردیہ اس اذقی روزی سان بھول کے پہلے ہی یہ خاک تھا اجلاک ہو ہر ہو گا خا اپنی امتیت اس فی الفو آجاءے نظر لاکھون انہی ساتھ لیجا یہ گا انسا ستر آڑ جا ہو جب تک و م آدمی ہو اسکانام سہ جو ہکا تھیں خدا کو واف و وحش و طیو لکھ کر نہ دوں سہ حق کی تبلیغی قسام وح
---	---

بامد ہر لیجا یہ گا کیا سد پ اسن انبار کو
جمع کیوں کر تا ہی سر و رانی سامان آدمی

بہان باقی بہیگا نہ اور بہلہ باقی ناوریا رہی باقی نہ انبیا باقی یہاں جو آیا ہر چیز کا چاون پکر	بہان فانی میں ہجایا یہ گا اعدابی بس ایک وہ گئی وہ ذات کہ بیبا باقی بہان جو آیا ہر چیز کا چاون پکر
---	---

ہر جگہ کام زبان نہیں گھیا باقی رہیں گا عالم فانی میں انتہا باقی	ہمیشہ رہتا ہو زندہ حضرت کی نادمی نو شتم بخشن حوش نظر	
مطلع		
کو دینی اُڑھکل کو فراز دار باقی اک لیئر دینو کی ہر جگہ صبغہ باقی پہنچوں حال میں تجھے سُلکیا پی کو رہ نجاں کیسا کمل کلا باقی نے یار باتی ہو کیا نہ آشنا باقی کو رہ نجاں کوئی تیرزاد عطا باقی کتیں کر بعد ہی رجھا ذہ بہلانی	خدا کی آج ہی جتنی ہو کر دار باقی حتا پاک کر ایسا حساب الون کا یہ باقی جعنی میں دم جائینے کر دین ہر لار کتبے سر اب پورا تصنیفہ کر لے بحال تکسی افسوس و ارفانی میں خدا سو پوری مرادی طلب کے نہ ماندا بہلانی اسی بہلانی کر زبان نہیں	
جہا کا لے سمجھیں جنتک ہر اپنا بسرور ہلا کے کام میں جب تک ہن سوت و پا باقی		
اگر زمی کچھہ تکلیف میں بیگزدی اچھی نہیں مرگ کا اندیشہ پہ کیا وہ گیا باقی اُسے مرنے سو ہلکی مرحبا نہ مردندہ دل بندق دیکا آدمی کو کیا نہ وہ روزہ سان زستہ بخوبیت زندہ جاوید ہے عاشق جانماز ہرگز بیگ سو ڈر نہیں نہیں	ہر طرح کچھاتی ہواں آدمی کی زندگی جسکی کوئی عستیاں بیولی میں ہو رہی نہیں اپجھہ ہی کارام نہیں ہوں اسکو کلائنڈی اسکی جنمیت میں ایسی گل پیٹی نہیں جسے پر بفضل ہر ہر اسکو بخوبی نہیں اُتھی اسکی کالعدم ہتھی ہو فانی رہی بلکہ اسکو مرزا در حیل ہو گئی نہیں	

<p>گویا خاتم سرو دباد اُنسے پائی زندگی کات لزندہ ولی کے سانہہ اپنی زندگی بندگی میں گزر جائیگی تیری زندگی</p>	<p>اجمل جو مرگیا اچھا ہوا حم سے چھٹا لزندہ تارو فی قیامت اپنا کہنہ نیا میں نام بندہ مقبل کہلا بیکا حق کے رو برو</p>
<p>سرور افسوس صد افسوس تیری حال پر کہبل میں برادر کو می تو نے سایی زندگی</p>	
<p>او رکھی رکھو زبان حمد و نما کیوں اس طے سربر مرڈاں مال بنا خدا کیوں اس طے بندگی داکا را لوئیا کے واسطے کیا محرب ہے یہ نسخہ کیا کیوں اس طے ترک کرو لکھ بخت دل ریا کے واسطے</p>	<p>ا تھہ چیلے رہو ہرم و عاکیوں اس طے کسٹے رکھتا ہم خوش اور زرا کیوں اس طے عالم ایجاد میں آیا ہم تو ای خاکدار خاکساری سیویشہ سونا بجا تی ہم خاک وینہ ماناں کے لئے الفوکو و مچان شار</p>
<p>مطلع</p>	<p>راضی رکھ خلقت کو خالق کیف کیوں اس طے غم میں کیوں نیا کی خاطر سبلہ ہوا ہم تو فکر کر ہر خدا آغا یہ میں الجھت تم کا در دل کیوں اس طے ایسا میسا کریا شاہ جای دروازہ پر خلقت کر خدا کو چوکر ایک ہی گہر میں ہمارن کیسی الی کر لے</p>
<p>رات دن دنیا دن کے واسطے محنت کرے ہو ہم مشکل سرور بدست دبا کے واسطے</p>	

غیر کو چھوڑ اگر حق کی صفا چاہتا ہے
صبا کر یعنی اگر صدق نصفا چاہتا ہے
دولت اور مال سو گنجینہ بہرا چاہتا ہے
جو کبی حضرت مولیٰ کو ملا چاہتا ہے
سرکوئی خانیا کے پہنچیں پہنچا ہتا ہے
لذتیں نیالی لدت ہمیں پہنچا ہتا ہے
غم کی کہ کی جرمیاد سکھنے والی
بندھیں نہ بیکار کے ساری ریکا
اور ورد (خ) قید کو ملوان آہت ہے
فریض کہ اب ہبندو نیز نہ کام کا نہ
بہاگ بندوں کی اگر قرب خدا چاہتا ہے
مل بھے لوگون سو کر ان پا بہلا چاہتا ہے
بندوں چیزیوں کو چیزیں ہے چیزیں ہا چاہتا ہے
رہنا ان بندوں کی محبت سے جدا چاہتا ہے
بنتلا دام صیبت بین ہوا چاہتا ہے
بکوئی حق کی بنتا کافرا چاہتا ہے
بس کسی بوزین بہتھ صغر کا چاہتا ہے
کام بتوان بھو وہی جو کہ خدا چاہتا ہے
اسے بجا سے کیون پہنچو اچاہتا ہے
انھیں اس سے زیادہ بہلا کیا چاہتا ہے

جہاں یعنی تو کبھی موت سے سرور سر پر
وہ اخیر اپنا لوتی وہ مرن ہوا چاہتا ہے

سر افرازو، بد کاہ الہی شنو بائی بھر
فایم تاج سرداری خشت بمعانی
بھلک ای دولت آج غرت جسنه بائی
اخیران دستان کج ادا کا کج ادائی
نہ ہو سخور دولت پر کہ ہو نہ ہاں بخیا
محب مقاش ہو جسے بار اقش کائن
نما پر خدا کے فضل کا باعل سیما ہے

<p>گم باطن ہیں کیوں تو محبت کی صفائی ہے کوئی خداو خاکساری خاک دنکی بڑائی ہے کر فرار ہیں ہ تھا ہی تمامت جسکی آئی ہے</p>	<p>صفائی پر صورتِ اجمل کے دست نکلی ہے پھر و رش بندہ پاچڑ کا یون بُر سنا جاتا ہے وہی ہنستا ہے مسح جسکی بنیان علق</p>
<p>الہی نفس او شیطان تم سرور پر کرتے ہیں دوائی ہے و دائی ہے دوائی ہے</p>	<p>الہی نفس او شیطان تم سرور پر کرتے ہیں دوائی ہے و دائی ہے دوائی ہے</p>

<p>بہلا زخود کہا ان چھوٹی گی وکھڑا جتھر اکبھی ٹہنہ نہیں نا حق کی یہ یہ تکرا جتھر جی کیکا منہ نہ کیا ہے مطالب یا جتھر جی باختہ گزارا ہے دونوں وچار جتھر جی نہیں پاتا رائی جسی نیا دا جتھر جی بہت سی بازیان یوچ کو جو قما جتھر جی اتارا یو مردھی کریں سو تو نہ نا جتھر جی کوئی ملنی نہیں یکابو اور کچب تہکو ہمادا مردوں تھکلو مرض ہملا محبت کا کچھہ سکا آپ کرے چاڑا یو جا جتھر جی</p>	<p>نکھل گئی ہمین ہر غلبیب نا پرستے جی بہ گھٹری جتنے میں کڑاں حتم ای ہجتھو جی لیسے بھی نرکہ طلب بغیر ای ہجتھو جی کیا کام اک دیم ہی نہو بیکا جتھر جی حقیقت میں کہر میں بھیزیز نجیز علوچ نہ ہے وکھتا ہمیں رہ تھا ان محبت کو تو نسکا مسلمان ترک لکڑتہ تعلق کا کوئی ملنی نہیں یکابو اور کچب تہکو ہمادا مردوں تھکلو مرض ہملا محبت کا</p>
---	--

<p>بیقد اج بس جو اس دا ز اپر سان میں سرو ہنے ملا اسکون کوئی محروم اس ار جتنے جی</p>	<p>بیقد اج بس جو اس دا ز اپر سان میں سرو ہنے ملا اسکون کوئی محروم اس ار جتنے جی</p>
---	---

<p>کہ جاتی ہی نہیں ہو عمر ساری کروٹی کا ہے پتی نہیں نہاری سفر کے وقت لوٹے اپنی ساری</p>	<p>طبع کی کیسی بیماری بھر ہماری ہوئیں گریبا یہ بندہ زار اٹھا کر سا تھہ کیا لیہا لیگ کا موہ</p>
---	--

<p>ن تخت و مکث تلخ نہ زیارتی کہ ہر نازک بہت یہ شستہ داری بہان پھر تی ہر خلق تاری زاری ند اہم راک کی سنتا ہو زاری او کرس حق خدمتگزاری بہوا تو بیو فائد منستے ناری بخلی و خوبی و نیکو شعاری بیعت رکھتا ہر گز اپنی کہا ری</p>	<p>ن رہ جاسکا ہاتھی فقر و فاقہ یہ سکھ خود بخود ٹوٹیں کے پیوند ہو اور حرص میں ناحن غریزو ضد ادبیا ہر فریاد کی داد اگر بندہ ہے تو بندہ خدا کا نکستی خدا کی بندگی میں رہو شیر و شکر ہر نیک و بد کیسے سو بھی تشریف ہو کرت مول</p>
<p>غزل ایک اور بھی لکھا یہی سمرور لکھنے مو پڑہ کے جنکو نہیں ساری</p>	<p>غزل ایک اور بھی لکھا یہی سمرور لکھنے مو پڑہ کے جنکو نہیں ساری</p>
<p>کہ تیری یا برو ہے مالکا ری یہ سچینی تیری او برقاری جناب حق بوجا بیٹھ کر یلگا جو بین ابل غرض انکا بنست کہ لا جھل بھمان مایو نکی یاری کہ اپنی بھی جگہ تپہ ہو بھاری کساری ہر خلق میں گلمہ نی تیری آجاییگی اک دز باری نیری ہر پیض کا چشمہ ہو بیاری ہو جن انکھوں کی عادت ہے کہا ری</p>	<p>بھیتہ کو خباب حق میں زاری عیت ہو برخلاف حکم قدری جناب حق بوجا بیٹھ کر یلگا جو بین ابل غرض انکا بنست نہ بلکا ہو کیسے کہہ بن جا کر کیما کیما یہو شسی کھتوئے پ کام چلی جاتی ہر خلق جس طح سر کراپیا کام کا رہا مدد کر جس سے کدو رت و گلی ذہ دہوڈا تھیں</p>

اڑیکی سی جمپن کی خاک ساری	خزان جب ناگہان ہو گئی فودا
کجا بستان کجا با دہاری	اگہان اسوقت بلبل اوسکے مغل

جو در دل سے نادانق ہو مسرو ر
وہ کیا جائے طریق جان سچاری

مسروہ اور فغم و بھی بارالم وہر جائے
لیکے انہا عمل خود انہی سر پر جائیں گے
جتنے پیدا ہو چکے ہیں ایک دن جائیں گے
اچھکہ جتو سارہیں سفر کریا یعنی
آخر الامر انہو انہی کھریہ بکھر جائیے
ماں گئو کو عیر کے گہر پر وہ کونکھ جائیں گے
ماں گئے کو جھپڑے وہ ادا کر گہر جائیں گے
کچھ بولت اخراج اسی نکروں ہو جائیں گے
جب آپہ دیا زمین یا ایسکے ٹور بیانے
باندھ کر لپھیں کیا دیا سو تھہر جائے
جب یہاں سب چھوڑ کر الجھیز زر جائیں گے
لیکے کیا جم زبر و خاتون کے سفر جائے

حکمت امن نیاس و فیسا و اجس کر جائیں گے
باندھ کر دنیا سمی جب ہم اپنا بستر جائیں گے
جتنے امن نیامین امین و اخراج امین کے
حکم رہنوا کا نہیں فانی سرائی دہر نہیں
ایک دن سے وطن حاپی گیکو ساری بیرون
فی الحقیقت جو کہ ہو و اور حق کے قیصر
جمع کیا کر لیں گے اخراج بھر بیان جہاں
خالی آیا تھا تو جس صوت ستر خالی جایا کا
کار بسم خوف کہا جائیں گے مواد خدا
یہہ بھر بیان جہاں نبند کھلکھل کا
سخت پچھیا یعنی و لتمدنہ مر نیکے قرب
دست خالی رویہ نا و م سرا پا شرم

مس

ہنو تھیر کو طالب با شاہ سوانگ
ن آپہ تھوڑی میہو ہاگر اس ساری فرا با گاب

ن او لیا سو طلب کر ابیا ہاگ
ن آپت یکر م ٹھد ب انسا سو ہاگ

		مرادین اپنے خداوند کبریا سو ماں جو سب کو دیتا ہو تو بھی اسی خدا ہاگ
	تمام دنیا میں ذلت نہما کے کیا لیکا کہیں جو مانگنے جائیگا جا کے کیا لیکا	ہوا و حرص کو زیادہ بڑا کر کیا لیکا جہاں میں آرہو را بھی گنو کے کیا لیکا
	مرادین اپنے خداوند کبریا سو ماں جو سب کو دیتا ہو تو بھی اسی خدا ہاگ	پتارنا تو اکبر کے در پر شام و سحر عبد الغیر کرنی پڑھ کر بہر و بڑا کر
	مرادین اپنے خداوند کبریا سو ماں جو سب کو دیتا ہو تو بھی اسی خدا ہاگ	جھٹا کجھہ مقبو دین و دنیا سر اہما کے تھہ بعجز دنیا زد و دیدہ تر
	مرادین اپنے خداوند کبریا سو ماں جو سب کو دیتا ہو تو بھی اسی خدا ہاگ	نچھے ہو ناگناہ مدد و نسخ حضر لا صلی لہان سے کچھ بھی نہیں تھی تو سو ماں
	مرادین اپنے خداوند کبریا سو ماں جو سب کو دیتا ہو تو بھی اسی خدا ہاگ	ن مسلمان سو جھل معاصل جو سیئتے آپ بھی محتاج انسے کیا ہاں
	نہ آس مکاری کے ملنگی بھر کسی دے نہ ہر مرد کی نوع کسی یادو سے	نہ آس جھر کی امید جب کسی کہرے تلہب کر اپنے مھال بھکرا کر سے
	مرادین اپنے خداوند کبریا سو ماں جو سب کو دیتا ہو تو بھی اسی خدا ہاگ	نہل اسست جو شوی اور اندھہ نہل پہنچنے تھے تھے تھے یا دندڑ

		نامک سے جو حرص جو اکابر نہیں اگر تو صابر و شاکر نہ کام بندہ ہے
	مرا دین اپنے خداوند کبر پر اسمانگ جو سبکو دیتا ہر تو بھی اسی خدا سمانگ	بصہبُر شاکر ہو دم بخود فغان مت کر لیکے رو برو راز زمان عیام مت کر
ولیل انہر کرپش برادران مت کر کسکے مانے حصہ کوئی بیان مت کر	مرا دین اپنے خداوند کبر پر اسمانگ جو سبکو دیتا ہر تو بھی اسی بندے مانگ	
تمام فیبا میں لیتے ہیں ہم ہم طلب جس پوچھا ترین بہن ہم طلب	جس پوچھا ترین بہن ہم طلب جس پور کر کر رہ طاکے ہم طلب	جس پور کر کر رہ طاکے ہم طلب
مرا دین اپنے خداوند کبر پر اسمانگ جو سبکو دیتا ہر تو بھی اسی بندے مانگ	مرا دین اپنے خداوند کبر پر اسمانگ جو سبکو دیتا ہر تو بھی اسی بندے مانگ	
طلبِ کرخ کی حقیقت کا رسنہ حق سے حوالی بن کے تو انگ اپنا معاشر سے	ہر لیکتہ میں ادا لے سداحن سے ہر لکی کام کی خاطر کر المعاشر سے	
مرا دین اپنے خداوند کبر پر اسمانگ جو سبکو دیتا ہر تو بھی اسی خدا سمانگ	مرا دین اپنے خداوند کبر پر اسمانگ جو سبکو دیتا ہر تو بھی اسی خدا سمانگ	
ہلاقو کے غیر کے در پہ جاتا ہر اور اپنی حالت اتر انہیں سننا ہر	یہ دلخ اپنی شرافت کو کیون لکھتا بہہ باہر نہیں مدھت کا کیون اپنا ہر	
مرا دین اپنے خداوند کبر پر اسمانگ جو سبکو دیتا ہر تو بھی اسی خدا سمانگ	مرا دین اپنے خداوند کبر پر اسمانگ جو سبکو دیتا ہر تو بھی اسی خدا سمانگ	

دعا میں تو فتح بڑا کو اس سرور	مایت جنگی کوں جو کارہ سرور	غیرہ بندوں کی ضرب ناکارہ سرور
مرا وین اپنے غدا و ماء بکری سے ہاگ	خیال غیر و خاوس سماہا کارہ سرور	.
جو سبکو دیا ہے تو ہی اسی ندا ہے ہاگ	.	ممحمس برغل صنف
باب کاخ زندگانی ہو کھلا دو جارون	دعاستی کی بخرا تم بادو جارون	.
بجزہ و سا اسکے سچھا مکا دو جارون	بی پرسا رفیقی میں تعاود بارون	.
باد شہ دو چارون میں بعد گدا دو جارون	.	.
لیکن بہبیوطن سو ہو مطہر بیورون	خرش پر بہ لامکان بنا پہنچ میکھ مکا	.
مخاضنی پائی گئے قید بندگی سے بندگا	بچہ ٹھہ بامیکنے دم آجنا سیر ان جہاں	.
روہ کے اس دام پلام میں بتا دو چارون	.	.
کار فرایان عالم حاکمان محکمل	سروران ہاک سرداران مالی مفتر	.
سروران جہاں سندھیں کرمت	ہوشان ای زمانہ والیان محلت	.
بنیائی گئے سب فوتیں اپنی بجا دو چارون	.	.
بنیہانقی یا مرطاب ست کو کچے دوت میں	کوئی بڑے بولک گھنی یوں جنگ استہبین	.
فی تحقیقت ع کشمن بین انکو دوت میں	و دست اس کے دینیا دو بنی درون دو بنی بن	.
اور فقط ہیں شنا یہ شنا دو چارون	.	.
ہوڑی مرکے انور و شمن ہو یہ رشتہ خانع	سہر ہو دیا نہیں کیوں آپ بندہ باش	.
ہو پہنچتا اپنے دم لئو گل کا ایخ	غے ایتھ سپر زدرا بادو بیان	.

کاشن عالم کو ہر نشوونا دو چاروں

<p>عمر بہر کرنا رہا ویسا کو تو زر و زر مخفین زنا امرار، شام و سحر لگئے باقی نہیں تیری عمر کے در جست قدر</p>	<p>کاہ تو بز جما و نیا یعنی اگر کاہ پیر گاہ مغاسن ام پایا کاہ د کہاں یا امیر چھوڑ کر اب نیہ نہیں قدمت خیر</p>
<p style="text-align: center;">دوقوں شوق حق کو کھال مرا دو چاروں</p>	<p style="text-align: center;">ہان تہی گل بانی پچھہ بیجہ تذکرہ دو چاروں</p>
<p>جنکی خاطر جان پڑتا ہو صدم سوچن دوام لندان خواب ٹھوڑا ایم ہو بھپر حرام تیر کوچھ کوئی لئوں کا نہیں بھر تیراں ام</p>	<p>نہ محنت ال د ولت کی عبث جھیلانے سیاروں فیماں نہیں بیکھڑاں ایڑاں ہائی کہاں پر الہی فرونا داں بارے</p>
<p style="text-align: center;">حسطخ دوچاریں لگزیں یادو چاروں</p>	<p style="text-align: center;">بزنا فتنی قدم دہر لگو گئے ہر سکنے وزار بچہ خالی کر سکتا ہو با جر سکنے</p>
<p>زمر کی جب تک ہر کوہاں دانہ نہ بڑا اکٹ سکے جب طحیخ کوٹ اپناء جبند دش</p>	<p>مرگ کا انسے سوچا دا مر اگر مر سکتا ہے ہمچڑا سکتا اگر اپنے ٹردا دو چاروں</p>

بندگی کر اور بُرما غرفت خدا کیوں سطھے	اب تو بند ون کی بُرل صبورت خدا کیوں سطھے
وقت پر محنت کا رخخت خدا کیوں سطھے	پہلوان بن ہارت بہت خدا کیوں سطھے
کام کر لے اب ہری منع کام کا دوچار دن	کام کر لے اب ہری منع کام کا دوچار دن
ہوا سر کری ہو اسکا کام بُر کسو سطھے	بُر عمامات بنتی صحیح و نسام بُر کسو سطھے
سینکڑ دن برسونجا استحکام بُر کسو سطھے	بُر طھکل شیخگی اسی خام بُر کسو سطھے
بُر قیام اس دار فانی میں تیرا دوچار دن	بُر قیام اس دار فانی میں تیرا دوچار دن
متلا صحیح و مسا خواری دلت میں رہا	جب سبے تو آیا ہری حاجت کی مصیبت میں رہا
بیختر تو ابتدہ اسی خبا غفلت میں رہا	غم میں نیا کے ! یا انکرد دلت میں رہا
اب تو ہو بیدار وقت انہما دوچار دن	اب تو ہو بیدار وقت انہما دوچار دن
ناقامت پر ہر ہیں ملزکی وہ بھکو کھی	عم جو غفلت میں گزری ہر گئی گزری
کرامت پچھہ کام اسی سرو زغیر اندھی	اب یہی بھتر ہر اندھہ کا پڑھتے جی
زندگی باقی اگر کہو خدا دوچار دن	زندگی باقی اگر کہو خدا دوچار دن
مجسم بُر غزالِ مصنف	
پسند کب لوح و قلم ارض سما موجو دہا	کب بیوہ جاک انش و آب و ہر موجود دہا
کس بس کا ابتداؤ انہما نوجو و تجھا	جب نہ تھا ہمہ کالم ایجاد کیا موجود دہا
پر وہ دار پر وہ وحدت خدا موجود دہا	پر تھا ہما خاک بذلت پر جہا کاج سدم قلم
سر سب سر کلینے سے نہما آشنا جنم	صفحہ ایجاد پر جاری تھا جنم قلم
بُل نہیں سکتا تھا کاغذ و سما جنم	بُل نہیں سکتا تھا کاغذ و سما جنم
سب کا لفظ لوح قدرت پر کہا موجود دہا	سب کا لفظ لوح قدرت پر کہا موجود دہا

کس مجھہ تھا وحش طیور جو مانسان کا ظہور سب سے انسی ہاں پہنچا جانا کا ظہور	تھا لہاں اول ملکی عجیب فلمان کا ظہور عالم امکانیں کب تھا جسم او جا کا ظہور	
	اول نہ تھا موجود یہ سکن دل ما موجود تھا	
کیون نہ بایا اسکو جوانہ تھا نہ کھر کیون جہاں یا اسکو جوہر جا سوتھا جلوگر	کیون نہ بایا اسکو جوانہ تھا نہ کھر کیون جہاں یا اسکو جوہر جا سوتھا جلوگر	
	کیون نہ دیکھا اسکو جوہر ایک جا موجود تھا	
پہنچیں میا کی اسکو یادِ لذتیں ابتداء کو یادِ حق نہ بڑائیں لذتیں	حق کے ذوقِ شرقی جسے اٹھا لذتیں لذتوں پر کوہنِ حق نہ بڑائیں لذتیں	
	انتہا تک بڑا ان اسکی مرا موجود تھا	
جستہ ملک سلطان اُن فرانڈہ روئی زین انہ کو شہ میں حاجت کلگا کوشہ لشیں	اور باہل نگین کا جت تک جائے بیان جتنا ان فانی مکانوں میں ہا انسان یہ	
	ہر گھر می پیکا جل سریر کہا موجود تھا	
ہو گا کیا اگر رادشہ کہلا یگا اسی خبر شانِ شوکت چاون دکھلا یگا اسی خبر	ملک و ولت پر تسلط پائیگا اسی خبر ساتھیں کیا لیجا یگا جب پائیگا اسی خبر	
	ایسا تھا جس قوت تیرنے پاس کیا موجود تھا	
کیون پوچھا راز ہاں تو نہ اپنے آپ سے کیون دہنود اندر عرفان تو نہ اپنے آپ سے	کیون نہ دیکھا روسی جانا تو نہ اپنے آپ سے کیون پایا فیضِ نیروں تو نہ اپنے آپ سے	
	تیر خود گہر میں رکنج بے بہا موجود تھا	
غافل کر کسو طور پر جیسا پہرا شام و بکار دیکھنے والے سو کرپی بندی میں تو نہ کام		

بینکر بوجہ میں کبون کنار نامہ سپاہ پہلے اسی عاصی کی کسوٹو تو نگناہ	جب خدا یسری مقابل دیکھنا موجود ہسا	بینکر بوجہ میں کبون کنار نامہ سپاہ ہنسکایت نار و آن عالم ایجاد میں
جو کہ منا تھا ہوا اس عالم ایجاد میں آدمی کو مل گیا اس عالم ایجاد میں	بن چکا جو بننا تھا اس عالم ایجاد میں	ہنسکایت نار و آن عالم ایجاد میں
پہلے جو مفہوم میں اُسکے لکھا موجود ہسا	.	.
اہل غرت میں تیری للت یہی کر تارہ روز چہ پچھلک تھیں عات یہی کر تارہ	فی الحقیقت تھجھ بیفرت یہی کر تارہ رات دن ضایع تیری للت یہی کر تارہ	.
چور جو گھر میں تیری سرو رہنبا موجود تھا	.	.
نچھوڑتا تھے سو ای مرد مقتی تسبیح زبان سے بعل خدا کی گھری گھر زنجی	نچھوڑتا تھے سو ای مرد مقتی تسبیح اپکار حلق اکبر کے نام کی تسبیح	.
لکھن لین عرش پر جو جان تیری تسبیح	.	.
شمار جسکا ہو پڑھو میں پتھار دام خدا کا ذکر سمجھہ اپنا دستدار دام	ہر اکی دان پے نام کرذ بھار دام جواب باری کو کر باد بار بار دام	.
اپکر کے با تھے میں سمن بھی کبھی تسبیح	.	.
ہر اصل جیکہ محبت محبت مولی درکہہ پنڈل کا تعلق بالفتی مولی	ہر سبے اچھی اطاعت اعلیٰ مولی وہ اخیر تک کر عبادت مولی	.
سمجھہ بے زندگی میں اپنی بندگی تسبیح	.	.
کمان سو بھلے بکری تپین پنج جائے ضیغی بندہ کہیں کاہیں کاہیں پنج جائے	.	.

یہ بندہ جو جگہ جا ہے وہ میں پنج جائی	فرستہ بن کے سچھ بربن پنج جائی	پڑھنے زمین پا اگر کوئی آدمی تسبیح
کیا ہے تجھکو بازار معرفت بینا	خدا نے دید بینا ہے کر تجھ خدا	پڑھو مصحف خاطر ہے اہم بردا
پڑھ اپنے سینہ سر بجان بی الاعلیٰ		
کہ ہے یہ صفحہ دلپر لکھی ہوئی تسبیح		
نکال نہیں سے بخڑ کرچی نہ کوئی ہا	رکبہ اپنے ولیں تمام و حکم تصورا	کل رخ کی عبادت کی تعلیم نہ را
کبھی زبان ہر لفی جول او کبھی ہاتا		
کبھی بکارو تسلیل او رکھی تسبیح		
ہر در حقائق میں جہا مسرور	خدا کی بندگی کرتے ہیں ساری بار و موڑ	ہر دل سے اعکن اطاعت ہر کام مطلع
خدا کی بادیں ہیں دام دود و حسن و طیو		
اسی کی رکھتے ہیں در دیابن سبھی تسبیح		
سماستہ بامک کرتے ہیں خدا کا ذکر	زمین ہر باغلک کرتے ہیں خدا کا ذکر	فلک سے عرش تاک کرتے ہیں اکاذک
فلک پر سارے باغلک تی ہیں خدا کا ذکر		
ز بندہ پڑھتا ہے ہر اکیب آدمی تسبیح		
خدا کے نام کا کرو دنیک نام رہو	خدا کے نام کا اذکر شاد کام رہے	خدا کے کام پر حاضر علی الدوام رہے
خدا کے ذکر میں شغول صحیح دنامہ		
اک رسمکے ام کی ہر وقت ہر گھری تسبیح		
تو شیخ ہئے کی خاطر ہنا نہ سجادہ	ریا کے دامنے انسانیہ نہ سجادہ	ہر اور حرص کا سر پر اٹھا نہ سجادہ
فیض کا کراپر گز بچھا نہ سجادہ		

نہ باندھ لوگوں کے دکھلنا نیکو بڑی تسبیح

جیجن عجز بجا ک نیاز رکھہ اپنا	سیکو مرو ریا کار بن کے مت د کھلا
ہزار دانہ کی تسبیح ہر ضرورت کیا	ہر ایک طرح سے کرے عمارت مول

بنائے انھیلوں کی وقت بندگی تسبیح

زبان شکل قلم رکھہ ہمیشہ تو سرور	جھکلے لکھنے ہیں یا نہ مانس سررو
تمہ کراپا پہہ نامہ بآب زر سرور	بسک نظم برد لئے نئے ہر سرور

بنائے موتیوں کی حمراز دی تسبیح

محمد برعزالصیف

اکل ہیں ہم سوم باغ و بخندان الحفل	ابر کو ہر بار ہر چرفت کریاں اجھل
ٹھہری چکر کہا ہا ہر گز دن گواں اجھل	حالین عکس ہیں ہمیں ہمیاں اجھل

چالین سب چلتا ہر الٹی دور دوڑاں اجھل

بند کر کہی ہن لکھیں نرکس بیمارتے	جائے اتم ہی نہاغد لیب زانے
اجھل نقشہ یا بدلا ہر اس گلزار نے	آب تاب و کل کمی ہر خال خار نے

ہر زانے دینگ بر نکھتان اجھل

فافہستی کے نہ میں پھر ہن شیمار	گزوین ہن سرو زان جاہکی لنج بست
کوئی مخلص ہر کوئی تخلص کمل نکلت	خواری اور ذات میں ہن لخوز ما حق بست

ایکا خیر فان جہاں بھر ہن جیران اجھل

زندہ ل کھٹر ہن ملی زمان ہن	ہینگے مردان دلاو حشر دو ریاں
اجھل معقی لکھتے ہن گدھنگی کامیں	ترسم عنگی ہن ہنگ اجھل ہیدان میں

ہین بچار کر آدمی سرور گریاں آجکل

صاحب دولت جزہواں ہین غلام کتر	پوچھو جو جا تھے انکو پوچھتا کوئی نہیں آجکل ہین برو نیا کی خاطر ایں دین
-------------------------------	---

وختی بنکر بھرتے ہین مارہ انسان آجکل

ہین شاد را شیطان لیا کھلا قریبیں	رسیماں جھائیں صفا کھلا قریبیں رہنہ ران ہ مولی رہنا کھلاتے ہیں
----------------------------------	--

چور ہین گنج سلامت پڑھیاں آجکل

تازہ نقش کھنچے جاتی ہیں یہاں صورخ	انہیں اسکی لگا وہ ہیں سیکھیں کام چابیاں تسلیمیں ہی کھلانی دیتی ہیں تمام
-----------------------------------	--

تازہ آتے ہیں نظر دنیا میں سامان آجکل	آجکل عاجز تسریفوں میصیبیت کمال تسلیم زان المہم دن کو زیبی مال
--------------------------------------	--

اسقدر اب تھی حال درد مندان آجکل

چاہتا نہ دوسو ہو وہ نہیں برو بندگی	مرتبہ ہو سبے اعلی سبے بزر بندگی بندگی کرن بندگی کرن بندگی
------------------------------------	--

وقت ہی اوقت وصفت کا میریجان آجکل

بندگان بارگاہ حق ہین شن ما کر	نوئی خاق کی محبت کا ہمیشہ جام کر آجکل کا وقت کا کام صحیح شام کر
-------------------------------	--

دون کمائی کے قحط ہین مردا دان آجکل

کام دیتا ہو ابھی تبر جسم ہم جان ناکن ہتو بکھتی نہیں ہیں او رگویا زبان	دست و پا ہم تو میں اور فاعل میں بندت خون بندگی کرنا ہمیں سو سطھ ایسی ناتوان	ہمیں کے سب موجود جس حالت میں سماں اچکل ۔
بنگیا ہو قطہ ناچیز دریا شکر ہے پائی غلت ہو اس عاجز لڑ پائی شکر ہے	اگر کے پہنچا جخ چارم بربیہ ذرہ شکر ہے سر و زنا خوا بندہ دمک کو خدا کا شکر ہے	مشترکاں سخن میں ہر سخنان آچکل
مُحْمَّس بِغَزْل مَصْنُف		
بِرْ بِهْ جَارِيٍ ذَكْرِ بَارِيٍ بَنْيَةٍ سَرْ بَارِ بَارِ بَأْوَ أَسْ سَكْرِ بَرْ بَارِ خَدَا هَرْ بَارِ بَارِ	بِرْ بِنْسِجَرِ رَبِّهِ فَاعِمَ كَهْرِيٌّ يُوَارِدَهُ بَنْدُكِ كَيْوَ سَطْرِ بَلِ كَفِ شَيْهُو يَارِيَارِ	ہر جگہ ایک ایک دو تین تین اور جارِجا ۔
ہَتْ تِرَادِلْتِ خَيْرِ الْجَامِ كَابِ قَتِ سَهِ عَمَّزْرِيٍ كَلْجَكَلَادِنَامِ كَابِ قَتِ سَهِ	سَارِيٍ وَقَوْنِ سَرِ قَفْطَرَامِ كَابِ قَتِ سَهِ عَمَّزْرِيٍ كَلْجَكَلَادِنَامِ كَابِ قَتِ سَهِ	کر سیکھا پکا بہلا اس وقت اسی بیکار رکار
خَشْكِ ہو جَارِيٍگا ہر خَلِ طَبِ قَتِ خَرِنْ ہَوْخَوْنَدِلْ قَمِانِ بُولِیَگِلِ بَقْتِ خَرِنْ	جَانِهِ اسِ بَاخِ کے جَبِ بَخِیِ وقتِ خَرِنْ مَلْخَانِ آیِگَا نَظِرِ كَهْتِمِيزِ جَبِ قَتِ خَرِنْ	عندِ لِیَبِ رَوْگِی نہ پیونگر زار زار
چَوْهُلِ اَمِيٍ دُوْبِيٍ كَسَارِكِ بَرِدِيَكِ دَوْتِ كَامِ آئِنِيَزِيَنِ اَيْ بَخِرُو دِنِيَا كَے دَوْتِ	اَپِنِو دِسِرِ دَفِعَ كَرِبِنِيَكِ بَرِدِنِيَ دَوْتِ دِزِيِهِنِ سَخِيَهِ مِنِ پَجِهِ بَجِكِو دَوِدِيَبا دَوْتِ	نِنْ نِهِيَنِ سَكِتِيَهِنِ تَبِهِنِ دَوْ دَوْ اَغِيَارِ يَارِا

دوستی دنیا میں کر حاملِ حق تھیکوٹر پاک کر سہ رعنی سو مل کر حق تھیکوٹر دہنچار سمجھی بہبُب گل کر حق تھیکوٹر ملے	جس طح ملتے ہیں ہم دوست دست اور باریا
انہیں کھول اور دیکھو جلوہ گلشن بیخار کے سیر کرو دوسرے گل کیہاں گلزار کے	نئے سرخ تباہ میں جا کر عذر لے زیارت مت لگا اتھہ نکو کر جا۔ زیدا کر پربنا پسے گلے کا انکومت رہسار ہمار
سب الائق نگزون فرزند بعد از خپڑو ز آخوش کیل جائیں گے یہ بند بعد از خپڑو ف	رشتمب نیا کے ہو جائیں گے آخر تاریار
و سجن جان ہو شد طالعین بدھرم اکے پندیدین آتا تو روپ نیا اسکا دام نفس کا دوسرا ہمار دنکر لینا انتقام	اسے خود کرنا پکڑ کر اتھہ میں تلوار وار
مشند غرب شرافت سو اٹھایا گکا تھے اپنا بندہ حق سیو چھوڑوا کرنا یا لگا تھے اپکدن یہ سانیں بنکر اڑالیکا تھیں	نفس امارہ کیا کرنا ہر ہر دم مار مار
ہوتی یا تنزل روزگار دہر میں خوار ہو یا گل ہو پیدا نوبھار دہر میں	نیکخی یا بد کوئی رہتا ہو دار دہر سوسم گل باخوان ہو لا لہ رار دہر میں
دل کو ایسے اقتلاع نہ رکھنا خار خا	کرتا ہو دنیا پر کیون مامل تو اپنی آپ کو
ایسا کیون اپنی ہمچنان حاصل قیا پر اپنے	

سکتے کرنا ہو خود گھاہیں تو اپنی آپ کو	سخت بیاری ہو در دمل تو اپنی آپ کو
بن کئے اپنی سرت ای سرو رہما را	.
نمیس ریغزال مصنف	.
سو بخش حق کی نام پر سرو زہر لخیش	بخشش کی وقت مال کوت کر شما خیش
اں اپا دلکو کھول کے ہم بالدا خیش	جو ایک د طلب کر جی اسکو چاہیش
جتنک تیر لخراز پھر اختیار لخیش	.
حق نے کیا ہنچھکو اگر اہل نہ رکت	اور کہہ یا ہم سرتہ تیری تاج کر
بانل کو اپنی رہی سمجھو دم پھوڑت	کر لطف عاجزو نیہ فقیر و نیہ محنت
مال دلہن غلس پرور کار لخیش	.
دنیا نین ہونا چاہتا ہو سخر و اگ	مطابع غائبت میں ہی ہر آبروہا اگر
بعشش کی کیہہ ہو زایین تیری آڑا کو	ایمدو ز خفت حق ہنر تو اگر
تو ہی گناہ بندہ لقصیر وار لخیش	.
بند و نیہ پورا فضل ضعا ہو گا حشر کو	سبکو ہنست حق سو عطا ہو گا حشر کو
رنب در در سنج و بلا ہو گا حشر کو	لا تقطیلو کا وحدہ وفا ہو گا حشر کو
ساری گناہ دیکا وہ یور و ہی لخیش	.
کرنا ہر اپنا نامہ اعمال خود نیا	ہو لا ہوا یہہ آدمی گمراخواہ مخوا
پر کسردہ ہر محنت حضرت الہ	ہر اربندہ کرنا ہر جو بولن کر گن
بایسی تعالیٰ دیتا ہو وہ بار بار لخیش	.
اندازہ نابر و اہم سعادت کے کام میں	تفدا دکپ بجا ہم سعادت کے کام میں

دیناںی مفہوم سخا و کام میں	گنتی خود رکھا ہو سخا و کام کا مرد
جو بختیاں ہوں مال سے قوبیت معاشر بخش	
غافل نہ رہا نہ میں ہر وقت کام کر ابنی رہانی کے لئے کچھہ اتفاق مکر	ہر دم گناہ کرنے سے سو رکھہ لکوت ہام کر تو بہرایک جنم ہو ہر صبح دشمن کر
اویسین تھبکو خاتون لیل و نہا بخش	
لیل و نہا جنپہ تو گراہی جان نہا۔ ہر جنکے دیکھنے کا بہر حال تھار	رہتا ہو روز جنکی محبت میں سیدار تیری مدد کر گئے یہا کیا پڑھتا
ایسا عاقبت میں یکے پہنچا کر بخش	
مت رکھہ سیکے عشق میں پال اپنے دل اپنے لٹونا لے جھوپاں اپناؤں	
دل بہر کو اپنی بانگے فودھوں اپناؤں اگر دم فدا اسی پہر حال اپناؤں	
جانان کو اپنی جان یہی ای جانشنا بخش	
یادب غریب بندہ نادمانہ رحم کر ان میکوں کے دید و گریان پر رحم کر	ہر ادمی پفضل انسان پر رحم کر ان عاجز روکے حال پر بیان پر رحم کر
یادب گناہ سمرور ای بدہ و انجشن	
ترکیب بندہ	تہ
بندہ حق بندگی کا کام کر سجدہ اخلاص صبح نیام کر	نیک ہوجس کام کا نیجہ کر بیخ جس سے ہر اتمن گزین چکا
نوش الفت کا ہمیشہ جام کر آدمی ہے تو اگر وحشیت ہے زن	پیش ری عشق رہانی مدام آدمیت اپنی مت بذام کر

گذبے دلک اپنے آپ کو
پرستی میں بہت صبور ہو
ابنا کہنے لق نہ اس خلق نیک
مت رہو دنیا میں حق کا وضد
طاعت خلق میں اپنے جسم پر
کام کئے ان جب گزر خلق میں
رکھنے اس دنیا پر امید وفا

دلکور کہنے نیا می دنستہ ہام کر
بندگی میں اپنا استحکام کر
نیک خوبیوں نیک فرشتے نیک
اپنے ذمہ سو اوایہ ام کر
رات اور دن کا جرام و رام کر
پچھہ تو فکر کر دش ایام کر
دور خاطر سے خیال نام کر

بن مجود سب تعلق خوبی کے
ہن اکبل اساری رشتہ توڑ کے

پہنچے اس کتبی کی ہتھی سو روکہ
نکون ہمی صوت تیری اطمہنی کی
نہا کہیں تو خاک ہاگر دو غبا
برق کی اندھا بتشبار تھا
تیر سنکن نہا زمین پر یا کہیں
خار نہایا گھلی تھا یا سرو جمیں
بن کے قمری یا کیا کننا نہا شہ
عشر یا کرہی نہایا لوح و قلم
خاک کا خودہ تھا تو یا آفتاب
غم میں ہا اندو گمیں یا شہان

امیخت تیر امعین تھا بن
تام کیا تھا کیا پناہ دیسا نشا
اگ تھا یا با د یا اب رو ان
یا بشکل ابر تھا کو ہفت
اڑ تھا ہٹا تھا با درج آسمان
اعذ لیبند تھا یا انہیں
لیک تھا یا بسل یا یاد نہ
بازیں یا گردش دوزنیان
پانی کا قطرہ تھا یا بحر وان
غور تھا پاسا یہ لونور تھا

الغرض سبب چھپہ تباہ اور کچھہ تباہ
جسے افتدہ خدا یو وہ جنم

اب بھی ای خاکی تو اصل اپائے ہوں
جارون کی ات پر اتنا نہ ہوں

اوسر فردیا سوسو کر جائیگا تو
رو بڑا لوگوں کے مر جائیگا تو
پشت سو اسکی اتر جایگا تو
خوش دلی سو اپنے گہر جایگا تو
کر کے طراپنا عصر جایگا تو
اکی کین آخر جدہ جایگا تو
بار سر پر باند کہر جائیگا تو
پھوڑ کر یہ سیم وزر جایگا تو
دل سے توگوں کے اُز جائیگا
جسنا بگڑا ہجہ سوئر جایگا تو
لیکے کیا ای بے ہنس جایگا تو

کوئی وہیں جب گزر جائیگا تو
دیدہ قالم سے ہو گانا پیدا
یہ عزمی کا گہڑا وڑتا
ہنگی گرل میں تیر حشیط ملن
ایا تیا تو جیجگھہ سو بس ہیں
ہی مکان لانکان تیر مکان
مخت شکل منگی گرای برویار
سانہہ اپنے کچھہ ہمین لاجائیگا
ہوں جائیگے جھوٹنی میں دو
وصل ہو جائیگا حق کی دنی
جمع کرنے قت ہے عالمگنج

تیری چلدینے کا جب قت ایگا
ایک ساعت بھی نہ مدت پائیگا

وقت پر حامی تیر لہریگا کون
یار کون اور شہمان ہو یا کون
ن اخدا غیر از خدا ہو یا کون
چارو گرائیں درو کا ہو یا کون

جسچکھ پر تو سے آہتا یہ تبا
کون بیہیگا کہرا ہو یہ کون
پارکش اس بڑی سنگین بارکا
دوسری تیر میں سوا ہو یہ کون
دیکھیں اسدن یکتہا ہو یہ کون
دیدہ حیرت سو تیری خاک کو
آجھل جس گھر میں تو آتا ہے
کون آیا اور گیا ہو یہ کون
جب چلا جائیگا تو پہر کنوا خبر
کون دو تین بڑیکا کون شاہ
کون بجا لگا بد کار و نیمن بد
کون بھر جان میں دوسری بڑیکا بود
دیکھئے ہم نام تیر نے نام کا

اک کو پھر تیر اشان مل جائیگا
دولت والکٹ مکان مل جائیگا

فی الحقيقة توبہ قتلنا خاک کا
خاکساری ہو فقط رکبہ اپنا کام
ہوئے آوارہ ہو لو جو حصہ من
عشر پڑھ کیون تہلا اساداخ
بنگیا ہی اگ نادان کسلے
کر میسر ہو ہیں اسی خاکسار
خاک تہا پہلہ ہی اس سنبھی ہو تو
سنگیون ہتھا ہی جسپر آہمان
ہن طمع نورخی حفیضہ دام
و کبھی ہنچلہ ہی کیسا خاک کا

بکر گتہوڑی دنوں گیو سطھ بجھے ٹھکانہ کا آخر ایک روز	بدر ہم تو ماش اخاک کا جشد جواب ٹھکانہ اخاک کا	
ایسی انہی سری اچاک آئیں خاک کو تیری آڑا لیجائیں		
خی کو بھولی ہو میا کس تا پر نگستہ تیری دسوں کس تا پر اتنی کھوئی ہو زبان کس تا پر پھر پہنچ کیا اور سکان کس تا پر جو ٹھوپی یہہ وہم گمان کس تا پر اتنی یہہ نام و نشان کس تا پر پھر خیالِ آسمان کس بات پر استدربیور و فغان کس تا پر ہی بھروسہ اغباں کستا پر باون پیلک میں یہاں کس تا پر مشہد کہا یگا حق کے رو برو	ہی غدو رامی نوجوان کس تا پر استدرا ٹھنا ہو باہمی جوش کے کیسی ہر تقریر کیسی گفتگو جنکڑ جائیکے لئے آیا ہے تو دام غافلی میں میسند زندگی نبے نشانی جبکہ ہر اپنا امال جلد گھر زیر زمین ہو گا تیرا کڑا ہو اسی میں بدل تصویر تو چند روزہ چہہ تیری گلزار ہے دون تیر کھلنے کراؤ میں ذیب کملح چایگا حق کے رو برو	
ابتداء میں سمح لئے انجام کار وقت پر ہو گا وگر نہ شرس سار		
یہہ بھین ہر گز تین ہر گز نہیں مشل گردون ہمکا تو گردن بلند	بے عذالت ترب تھا ہر کہیں مشجع ہو کہیا گر سر زندہ میں	

لہبے کر سینہ پر لفٹ کر دکار روشنی پتھری دل کا لکین	غیر کی لفت میں خی کیونکر میں سرخ ہکا اسی سرور کمپ جہان
سلیح حامل ہماری بادشاہی نا بھکتے بیری ملحف چخ بہن	سرخ روتو گر تجھے مطلوب ہے ما تبہ پیلا اپنے خی کے روپ
خاک سو اکودہ رکھہ اپنے بین غیرے کے کو ناہ کو لے آشین	دوستان خی سو کرنے دوستی دستاویز من سو رکھہ اپنے پار
چھوڑ یہ کبھر دغور نفعن وکین نیک پہ کو کرے اپنا ہمہ شین	صلانع اکبر کی صفت دیکھئے چھوڑنے کی چیز ہو زنجا کام
صیخ عالم پر بخشتم دوہیں اُسکی خاطر دل کہہ اپنا خون	

کمل کو جھوڑ یکا فوراً چھوڑ سے
آج ہی جھڑ اسکا دل ہم توڑ دی

جلوہ حق جا بجا ہے دیکھئے حاضر دن اظر خدا ہو دیکھئے	ہر گھنکہ اس کا تب قدر لفتش دل کی آنکھیں کہوں ای کیل نظر
لوح عالم پر لکھا ہو دیکھئے کیا نماشہ ہو سا ہو دیکھئے	رہنگ کیا ہو عالم سبجا بکالا پست ہو کس کہا ہستی میں ملکا
رہنگ اسکی بخشکن لکھا ہو دیکھئے اوچی کس کی نبا ہو دیکھئے	دوستانہ ہمیں ای عذر لیب بسکی خاطر آنے اور جگا کا در
لکھا کیسا مغل کہلا ہو دیکھئے دار دنیا میں کہلا ہو دیکھئے	ظاہر دا ملن کو خشی غرے
گتیر ہمیں صفا ہو دیکھئے	

پاند کا قدر ہے جسکی ابتدا
ویکھو والا تیر کے اعمال کو
کوئی نہیں نکھن سمجھنگی نہ
آجھل جو دیکھنا ہے ویکھے ہے

ویدہ مردم سے جب چہ پ جائیگا
پھر تو سکر دیکھنے کو آتے گا

دیکھہ کیا ویسا کی رنگین ہی بہار
عن نے پیدا کی ہر انہد بہشت
برسائ کرتا ہے ہمیشہ راتیں
کلخانف وہ راس گلزار میں
باو شہ بہر تخت گلرنگی پھل
ہو توسا ہر اس حین بن رہا ہو
گاہی روٹ خانست باغ بج
جا بجا خندان کسی گلزار ہے
یکنے پیالہ ہی کھین لالہ کھڑا
جمع گلخ سے گھنی اس پاخین
سیر کر اس باغ کی شام و سحر
باندہ ذلت اس سے یکن زہرا

لکونکہ یہ کاشن ہے اور گل چندر روز

نغمہ زن ہے اسین بل جندر و بز

کب تک آخر رہیگا جلوہ گرا
سر زمین پر جلوہ شام و سحر

<p>کب تاک چکرائیں گے تم سو فقر ہو گا کب تک سن جن و بشر کب تاک نکلیں گا دریا سو گہر بانی بر ساریں کا ب تک ای زر کب تاک سائل ہو ہو یگے در بدر کب تاک لا یں گا یہہ بندان شر گنج مال گنج سیم گنج زر دابر فانی کو بنادر، اپنا گہر دیکھینے کب تک اسے اہل فطر مرگ کا نبی کاش کہا یعنی تبر</p>	<p>کب تاک گروش میں ہو گا آسمان خانہ عالم میں یہہ فرش زمین بو گا پیدا کب تاک تہر کو لعل کب تاک ہو یگی برق آتش خشا تخت پر یہیں کب تک با شا بہولت کب تک ہیں گے ایسے ہوں واب کر کیہیں کب تک مالدار کب تاک بانی ہیں گے آنہ لوگ ہو، ہے جو تماش دو برو بار درجستے شجر ہیں اجل</p>
<p>نقش یہ آخر کتھیا کب تاک کھکھے تہر فائم رہیں گا کب تاک</p>	<p>دولت دنیا کی بڑا بمت کرو تم سے آخر کا جو چون جایں ایسی دولت پر ہو سامت کرو مرتے دم تاک بھی تو جہ بوجمعی عمرو دولت بے سہارا چہرہ خاکساری کے بغیر ای بندگاں ہو دم آخر جسے نکامی سب رشتہ الفت خدا سبی بازدہ لو</p>
<p>سائنسے آئے تو دیکھا مت کرو ایسی دولت پر ہو سامت کرو نمت کرو امیر ہو مولیا مت کرو دوستوا سکی تمنا مت کرو فحوا در غرت کا دعویت کرو ابتداء میں کام ایسا مت کرو دل تین حبیغ فیر گہا مت کرو</p>	<p>تم سے آخر کا جو چون جایں مرتے دم تاک بھی تو جہ بوجمعی عمرو دولت بے سہارا چہرہ خاکساری کے بغیر ای بندگاں ہو دم آخر جسے نکامی سب رشتہ الفت خدا سبی بازدہ لو</p>

وائف سکر خیقت کے بغیر
اپنے خان پر فقط نگمیہ کرو
اپنے حق سے دولت دین لگن
خود قدم رکھنا ہو جس اہ پر
یار و سمر لو کی نصیحت مان لو
راز اپنے دل کا افتاب مت کرو
خلف سے ہرگز تولامت کرو
مال دنیا کا پیارا مت کرو
رسٹہ اُس ستھے کا پوچھا مت کرو
جان لون دنیا کو اور بیجان لو

نظام الطبع

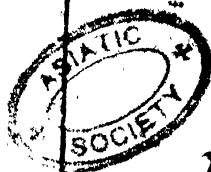
از نتائج طبع منشی غلام حیدر خلس جذر لا ہو رہی خلف مصنف مر

یہ کتاب بی بدل حمدایزوی	کیسی خشنخطی سر ہے لہمی ای
سرور لاہور کی تصنیف ہے	کیما یہہ دیوان لایق تعلیم ہے
کیسی اچھی ہے یہہ لاثانی کتاب	پسایہہ دیوان ہو دیوان جب
ہو رہہ دیوان رہمی دزماندگا	ہو رہہ دیوان رہمی دزماندگا
کیسے شور انگریز و دادیں ہیں	کقدر اسکے مضامین تین ہیں
پورا پالیتے ہیں اپنا معا	اسکو جب پڑھتیں مروان خدا
و بندم عست بعت روز و شب	حق کا طالب اسکی کہتا ہی طلب
ابسکے پڑھو گا او سیکون شوق ہے	معوفت کا جسکے دل میون قیہے
حالت غم میں یہی غم خوار ہے	وقت تہمایی یہہ دیوان یار گے
پڑھا ہوا استھان فائدہ	چھوٹا ساد دیوان ہو یہہ لکھا گیا
ہو چکا ہے اب یہہ نسخہ ایسا	طبع امداد مطبع دکٹور یا
نیک برجو روکا ان پر جو	ستفید استھے ہو سارا جہا

بعد از آن حب بگویم حیدر ہوئی مل نے خلا ہر کرد یا مانی پھر	فکر اسکے سال اوپر ایج کی چہب کئی ہر اب یہہ محمد بن ظیہر
از نتائج افکار جواب مشی درگا پر ناد صاحب ملزم ملکہ دا رکھری پنجاب مخلص اور صنف خیرتہ الفعلوم فی متعلقات المنظوم و مراث خیانی و غیرہ کا رکھہ شناختی و مکاتب	
حمد ایزد ہر سکے کی کراوا پر لکھا لہی سمجھی ذرع صلہ حمد ایزد جتنی سرو نے لکھی ایک قصر بہرہ یا اشعار سے حمد یہہ محمد وح کو آئی پسنه شبا و یہاں ہوا درود ان غفران وہن تو یہہ نہی سو جھی ہے ایج کی	جب پیغمبر نے ہوا احمدی کہا جس سے بو کپہہ بن پر انسنے لکھا اتنی لکھہ سکتا نہیں ہی دوڑ گونیا بحومین خود عرق تھا اور اور کا برا نئے دعا نہیں ہی ناد بین اب اپنی ملہ با غفور علی اسکا نکان الاما وہ
جو فضل خاتم الکبر سرفیض خشما بسال انطیعش طبع عاصی ذمہ آخر	بصدق خوبی کتابی خوش عالم عالم آر آئندہ گو حمد ایزد ہی دیوان رسرو جلوہ فرماد
ایضاً	بہت جلد بگیا چہب کر عیناً حیدر ہوئی یوں یہیں اختمہ مرض علی عاصی لکھا ہے
ایضاً	

چین و پان عالیستان رقم فرموده سرو بگو محمد ایزدی ویوان رقم فرموده سرو ۱۳۹۶	پوشش مطبع طبع اول طبع افضل افغانی بعاصی از سر المحمد در سالش ندا آماده	
	ایضا	
دو بالا استه ز به ہو گیا سرو سخنور کا که ہی محمد ایزدی ویوان پر از توحید سر کا	اہم پا حمد ایزدی ویوان نفضل ایزدی لکھی یہ باعی جم صد سو هزار تاریخ عاصی	از تماش طبع منقی غلام صدقہ تخلص فو قافی مشی فضل فرزند ولیہ مصنف کتاب
روزان نوکش بیوک ہر زبان است که ابن حم خداوند جهان است	چه حمد است این که در ویوان عالم بسال طبع فو قافی رقم زد	از سید مرتضی شاہ از نژادی خاندیسی عرف بچوہیان والد بزرگوار سید عبدالجواد
چین ویان حمد ایزدی ویان الائانی ذرا آمد بگو محمد الهی فیض رحای	جو مظیوع جهان در بلده لاہور است خار بگو شرطی در سال طبع از هافت بی	از میر خسام الدین فعدار ملازم پولیس تعلقہ چالیکا نو ضلع خاندیں احاطہ بیوی
بہبپ چکا جنصل حق سو بلده لاہور بولاقی خانمہ حمد ایزدی کا ہو چکا	لیسا یہ ویوان محمد ایزدی صل علی بعد طبع اسکے حسام الدین بیال خا	از منقی فصح الدین کا ہوری تخلص ہو شنس برادرزادہ مصنف و
باہر اجال حتم حمد ایزدی ہو کنی اسال حتم حمد ایزدی	بیوکی فضل خدا سے دستو ہو شنس کو فتوحیر کی یا نجاح سال	از منقی جوانع دین تخلص لائق لاہوری محروم طبع و کثور پا پرسی لاسو فر بہتندہ ویوان محمد ایزدی طبع عاشت
جنون ۴ فضائل خداوندی طبقہ سرمهی بندہ لامیق بسال طبع این نادر کتاب	لختی مانند نادر طبع کشت حمد ایزدی	بقلم بندہ محمز کر پاد ہوئی تخلص فارمی





حوال نظام مصالح

رسول انارصلعہم

یعنی نظام الدوّلہ مقتضیہ الملک نواب محمد مردان علیخاں نبہاد تخت فارم خنک
وزیر اعظم ملک مازوڑا۔

آپکے پابندی صوفی و مصلوٰۃ تو بات دے ہی تھی مگر آغاز شب بس سے شغل آز را بھی
روز افرون زہا آغاز بھوش جوانی میں جوش طبیعت جستروں کا تانہتے ٹوٹ کر آتا ہی
پنا سچہ آپکو تلاوت اور درود و نطالعت کے علاوہ درود اور قصاید کا ذوق بھی کیوں
آخر بقویے شوق دنہر دل کے باشندہ بہرے در کافیست مہ حلال نکہ آپکو کسی سے
اب تک بہیت نہیں ہے تلاش اور شوق البتہ ہے مگر جب خدا رسول بہر ہو
تو پھر کیا چاہیے چنانچہ ایک عرصت کے ولوں شوق دلی اور خوب قلبی نے
روز افرون ترقی پکرنی سیا اتنک کہ برسون مالم شب بید ایسی زہاجب ہی سے
عادت کم خوبی و کم خواری ہے اور بہر رمضان میں بلکہ یون بھی مذوق کی قیمت
نہایہ اکتفا ہوتا ہے اسی درود خوانی میں شوقيہ کئی چلے بھی بلا ترک افتاب ترک

جبلانی و مجاہلی و غیرہ بھی کیے اور درود کبریت احمد اور خرب البحار و قصیدہ بردہ
و غیرہ کی با تک حیوانات مکر رنگات دہی اور بہت سے بزرگوں کی احادیث لیکر
برسون یون بھی بطور درود رہا اور سکے علاوہ اور بہت سے درود اوزندر درود
و قصیدہ ہائی بابت سعاد اور رخو شیہ اور دعائیں بھی درودین رہی اور درکرا اور اد
آیات و دعاء ہائی شایان رذیعی و صحن صیم وغیرہ بھی و درودین رہی اور اوسی نہیں
جسکے شروع کو دس بارہ بیتل گذشتے تھے تین ماہ رمضان کی شنبہ و داری ہیں
شبِ قدر بھی دیکھی جو اوس سال میں چوبیسین ماہ رمضان کی رات کو وقت دو
شب کے واقع ہوئی تھی اور ایک نرمنور جانب شرق سے آسمان تک پیدا ہو کر
محیط ہو گیا تھا اور از بخود پول کو عجیب طرح کا قرار اور سکین اوس وقت شامل تھی تھا
اس عرصہ تک تعلقات خانگی و منصبی کم تھے اوسی قدر اس طرف صرف اوقات زیادہ
حصہ رائیدہ زمانے میں تعلقات بڑھتے گئے اوسی قدر کثرت اور اور تعلقات کی تعدادی
مکر عجائب کو دلپتیش کا بچھ ہو جائی اور دلمین و سکافرا سماجائی وہ کمیت قوف ہوئی تو
چنانچہ ما اپنیہ تعلقات منصبی و مالی و ملکی آپ درود و قصیدہ بردہ وغیرہ حصہ رائیدہ
پڑھا کے مکر الزام شہین رہا اور ترک بھی ہو ہٹو گیا تاہم آپ کو محبت قلبی جزو اس نہ صر
سے ابتداء سے تھی وہ بستور روز افردان رہی چنانچہ اکثر عبادات بد فی اور بمالی اور
خیرات کا ثواب اور نیاز اور فاستحکام آپ شخصت صعلم کی روح پر فتوح پر جباری تھیں
اور کوئی ساعت شہین ہے کو دلستے خیال حصہ صعلم کا بھولنا ہو بارہ ارادہ حرمین
بھی کیا اور ہے مکر شیلت رب سے وقت پر خصر ہے خدا یعنی عزوجل میا زرو بھی خیر و
سعادت پوری کرنے آئین جکہ ایک بندہ کترین کو دلی نسبت حضرت حجۃ اللعائین سے تو

تو آپ کی شان رحمت عالیان و بنده نوازی مخفی اسکی ہے کہ بقول دہ دینا
ہفتادو آخیت آپ ایسے طالب صادق سے کیوں نہ خلقِ محمدی سے پیش آئیں
چنانچہ کمالِ رحمت و ذرہ نوازی اخضرت صلیع سے ابتداءً آغاز شباب درودخوانی کر
زمانہ حال ہنگ کرات اخضرت صلیع نے اپنی زیارت شریعت سے خواب میں
شرفت قضا یا جو بقول حدیث صحیحہ من ارانی فقدم ارانی والشیطان لا تمثیل بی
آنحضرت کی زیارت عین آپکی ہی زیارت ہے محلِ علی اول بار آپ فی عالمِ خوبی
جنگل میں اخضرت صلیع کو ایک چیاہ سے پانی بھی پلا یا پھر ایک بار بلاؤ کات صرف
وردِ قصیدہ بروہ میں آپ نے اپنی کو ٹھی میں مع دو صیاد کراں خلیفہ اول فی دوم
رمضنی نشیدِ عنخانہ کے اخضرت کی امامت نے نمازِ صبح با جاعت پڑھی اور اوسکے اندھے
خود ایک اعمابِ محمدی واقع ہوا کہ جو دعا حضرت نظام نے بعد نمازِ فاطمی تھی اور اوسکے
بررسون میں یاس ہو گئی تھی وہ بے سبب و راز خود اوسیدن پوری ورکاں ہو گئی
ایک باز رکات قصیدہ بروہ میں وقت شب میارت ہوئی ضیب نے اوس وقت
آپکو جنابت تھی اسیلے نمازِ ہمراہ نہ پڑھ سکے مگر نقش پاہی اخضرت صلیع بو تر زمین پر
جلتے وقت نقش ہوتے تھے اوسکو ہر قدم پر اس سے چومن کر انکھوں سے لکھا تو رہے
مگر دیکھا کہ اخضرت صلیع نے نمازِ عصر کی امامت کی اور ہر دو خلفاء اول و دوسرے کے
ساتھ نماز پڑھی۔ ایک بار آپ نے دیکھا کہ نے زیارت کی۔ ایک بار مسدر سلطنت
یخصوصیت تو بیکارے نہ آفریدند ا ترا کشیدہ و دست از قلم کشیدند
لصفتِ شب کو کمک آپ لیئے تھے کہ خواب میں ایک لغتیں رکان می صفا و منورا و دو حسین
ایک عرب بزرگ بنے لیجا کہ اکثر رکات اخضرت صلیع کو زیارات کرائیں پہ کو یا صد

اوں تریخ کا تھا جو دلچیست قابلِ داد و صاد کے ہے دوبارہ زیارت مدینہ منورہ سے اور علیٰ نہاد و بارخواہ میں زیارت کمیتہ اللہ سے مشرف ہوئے۔ ایکبار زیارت اسلام کے سے بھی عالم و دنیا میں شرفِ حلال کیا چونکہ حبِ نبی کا جزو و بت الہمیت علیہم السلام کو ایلنے آپکو محبت الہمیت علیہم السلام سے بھی ویسی ہی ہے خاصہ ایکبار کچھ دن ہر حالت ملاں و سکوت میں آپ نے جناب امیر علی علیہ السلام کو دیکھا کہ ایک قومیں اس پت عربی پرسوار شان صید بھی سے قریب کئے اور تسلی فرمائی انکھ سکوت میں بند تھی انکھ کھول کر دیکھا کہ وہ شبیہ لعینہ سامنے موجود ہے حالانکہ اس کا ذرا بھی تصور و کمال نہ تھا اور بغاودہ تمام ملاں و فضلہ از خود دل سے او سیوقت نسیا و منسیا ہو گیا پھر ایکبار افقِ شرق سے ہمین مینارِ نور کے سرغلہ دیکھے جنہیں وسط کا بڑا اور جانی نہیں کیک کم اور لکب اوس بے بھی کم تھا اوس سوقتِ خواب میں آپ نے ایک منظا طبع سے کما کہ دیکھو یہ نور خیابِ علی علیہ السلام اور یہ دونوں نوریں امامین حسین علیہما السلام ہیں جسے کوئی دل سے جانتا ہے ایکبار زیارت حضرت حبوب معین الدین حشمتی سید حسنی و حسینی سلطان الاولیاء مہند کی کی ہے اور آپ نے ایک نقشِ حبِ الطلب عطا فرمایا اور ہداناً قصہ و بدر کامل کو باہر لاؤ دیکھا اور باہر پر لگو کر کر اور تھے دیکھا اور ایک بار ایک تجذب کامل مالوزاد کو ایک بزرگ کی قبر سے مناقب پڑھتے حالمیں دیکھا اور وہ سی صبح کو اوسی بزرگ کی وی کیفیت جاگتی میں نکلوہیں آفی ایک رسمی زمجد و بت گو آپ نے سفرتین ہمین چار سویں کے فضل سے دیکھا کہ اوس کا بسبزی زیرین کاپ پوس سے ہی اور فڑہ اور کلاعجیب شیرین و منجح ہے اور اوسی تعمیر پس نہیں وہی تیار سوچت اون بزرگ کا وصال ہو گیا خاصہ بعد صدر کے وہاں

پچھلی اور اونسے آپ کو مرثی وقت مکرہ دیاافت کیا اور اوسیوقت اونسو قضاۓ جس بروز بعالم رویا اونکو دیکھا تھا اور احمد عین بنرگون کی بھی زیارت کی اور باہم رویا کو صادقہ دیکھیں الغرض میں کلام الہی سے یہ سب شرف و صفاتی قلب مژہ اوس اور ادا و خلوص قلبی کا ہے اللهم زو آوا رسیوجہ سے آپ دل کے بھی بہت صاف ہیں اور نفاست اور طمارت لباسی و بدفی و مکانی کے بھی از جد پابند ہے اور یہ سب تیجہ صفاتی قلب کا درود وغیرہ کی برکت سے ہو بلکہ بغیر وحده عمل کے اجتنہ نے آپ کی بارہا اعانت کی آپ پر اکابر سالاک اور مجدد و ب فقراء کی نظر غناہ ہی ہو اور آپ کی جدہ ایک بزرگ خاندان سادات گرامی نے تھیں اسلئے آپ اسن شرف سے شریف چھی ہیں یعنی شریف وہ ہر جس کا سلسلہ مادری سادات ہے ہو الغرض یہ سب مناسبیں ذاتی و صفاتی آپ کے حمل کے مناسب بقع ہوئی ہے جو ہر اکیم کو بہت کم صنیب ہوتی ہیں خدا کا پڑا احسان و شکر ہو جو کہ آپ کو ذمی مناسبت اخضرت صلمہ سے ہے اسلئے آپ نے جو ذلول اطمینت سے کی مقدار نظم نعمت اخضرت صلمہ اور اور بزرگوں کی شان میں بھی لکھا ہے وہ گویا جایہ ہے جو تبرکات و تیناً حمزہ جان محمد نامی کیا جاتا ہے اور یہ ذکر خیر صرف اسلئے حوالہ تام حقیقت رقم ہوا ہے کہ اہل بصیرت و عمرت اوس سے متینہ ہو کر سمجھ لیں کہ آجے نیک ذوق شوق سے اہل ایمان کو یہ شرف حاصل ہوتا ہے جو باعث خیر و بہت ابدی اور سعادت و سعادوت سرمدی ہے۔ جنہیں کان دین کا قول ہے کہ کفرت و رود سے شرف زبردست حلال ہوتا ہے تھے ہے آپ کا قول ہے کہ دنودھ مل نیہ بعد نماز باؤ دنسہ اگر زیادہ پڑھا جائے تو بہت بہتر ہے اور خاص فارطہ دیتے

عذیارت و فیضانِ رحمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خاک صحیح اور فضل بعد نما عشا
با و خنو با خوبی پوچھو دو کا پڑھنا ہی بہتر ہے جو قدرِ معمول کر لایا جاوے اور ہر روز اکیار
ہو سکے تو بہتر و نہ ضرور خوبی کو ہمیشہ قصیدہ برداہ با و خنو با خوبی تو نہ قبول دو
پڑھا کرے حضور قلب اور تصویر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرط ہے۔ استادہ سر برہنہ رہو
تو بہتر ہے عام تر کیب یہ ہو کہ اول آخر درود سات بارا اور بعد درود کو
شرط کر دلت یہ آیت پڑھو لفظ بکھر کر سوں الک من آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہے اسی طرح یہ میں
پڑھیں یہی و نکلا آنحضرت کو دس گیارہ بزرگوں سے ہسکی اجازت حاصل ہے اور
آپ کی طرف سے یہ عام اجازت ہے۔ چہ میں ایک حجاب زیارت ہوتا ہے
ترک اولی ہے ورنہ قبل و بعد دروش کو نہ پیے تو بہتر ہے اور خوبی کو شیر کرنا
فاتح روح پا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدیا کرے اشارہ اللہ تعالیٰ جنتِ نصیب
کو زیارت و تصویری نصیب ہوگی۔ درخانہ اگر کس ست یک حرفاں بنست
ونما علی الرسول الالبلاغ المیین واللہ الموفق والمعین بنتیں

ماک مطبع



بِحَرْمَنْ بَشْرَمَنْ بَشْرَمَكَا وَضَنْ خَلَازَةَ زَمَانْ دَ

بَهْ طَعْنَهْ سَهْ كَوْ كَسْوَرَهْ شَهْ مَزْمُقْتُونْهْ لَيْ

بَهْ طَعْنَهْ سَهْ كَوْ كَسْوَرَهْ شَهْ مَزْمُقْتُونْهْ لَيْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

غالق کو بغیر خلقت سب تھا معلوم
موجود تھا اوسکے نام میں ہر دوست
اظہار سے عالم کے گھر تھی یہ عرض

ولہ

ای بندہ حق ضد اکی قدر رتھ تو دیکھ
عصیان پر کرم فرط عنایت تو دیکھ
محروم وہ رکھتا نہیں جھٹ تو دیکھ

ولہ

اللہ کا وصف کر کے کیا انسان
اور لال ہر وصف نعمت احمد بن باز
کبس منہ بسے کہے منا قبل نبی

دلغش سرور کائنات		دلغش سرور کائنات
او زیم محمد کا ہی احسن میں گواہ یہ دال ہے دیوارِ عناصر کی پناہ	ادم کا الف ہی سر اسم اللہ ما بین صفات و ذات ہی بزرخ دال	ولہ
اور ہون شہزادان علی کا ہمنام پستی بھی مری ہی بر محل طشت از باس	اللہ کا بندہ ہیون محمد کا غلام کو خاک ہون پر خاک و پر نیبہ	ولہ
گل فوجی و صحفت میں پلڈ پونچا ہی یام باقی ہو نطب امام کے سکواب خاک کلام	روشن ہر مثال خور محمد کا نام ہو بیسہ میں صاف پیشگوئی موجود	ولہ
ذری کو سے مربانی فنسہ ہنڈا میں بندہ درگاہ ہون اطاعت اوسکی	محمود محمد ہی تو بندہ ہو ایاز طاعت میں سمجھتا ہون اطاعت اوسکی	ولہ
صورت ہر محمد کی نہ رک شخص کی دلت لے دیکھ بنظام کان پر طکرہت	ادم خلق اللہ کی کرتھیت کر پلور است پرسیت کر لیئے	ولہ
اسو جہ سو قدسی افسے کر ذری تھے سجود تھی پردہ نور حق میں شان عبور	آدم میں جو تھا نور محمد موجود بالکل کہ راز تھا شان سب بنظام	تمت
:	:	

		مسدیوں ان لکھا ہیں نے مطلع بخت احمد کا
طلوع صبح صادق ہو نورا نجم کا جوں حکما ہوا کون و مکان ہیں جلوہ نور نبی ایسا	ولیل روز روشن جلخ ہو صبح کاتارا	طلوع روشنی جیسے نشان ہوش شہ کی آمد کا
ظہور حق کی حجت ہو جانمین نور احمد کا	مپن العلم الحق حق سجانب و شرف میا	مپن العلم الحق حق سجانب و شرف میا
زبان ام الکتاب روح محفوظ اونکی آئی دبستان ازل ہیں وہ معلم عقل کل کا تھا	الم شرح اوسی آئی کی آخر شان ہیں آیا	دباں ام الکتاب روح محفوظ اونکی آئی
نہ تھانام و نشان جن فریض لمح لمح بر جا		
خدا و صاف ہو صلن علی طہ و سین ہیں جہان کیونکر سلما آپ کی چشم جہان ہیں	کما لو لاک شان حضرت ختم النبیین میں چمن پر ایک کن فراش جنکی برم نگیں میں	کما لو لاک شان حضرت ختم النبیین میں چمن پر ایک کن فراش جنکی برم نگیں میں
بہادر افریش ایک بوڑھا اونکی مند کا		
ثیریاہ و غور ہیں بارگناہ شہ کی فنڈیں شہ لو لاک کا ہیچ پوچھنچ طلسی سمجھیں	زمین کو گاوتکیہ آسمان کو خانہ بانیا ہیں چمن پر ایک کن فراش جنکی برم نگیں میں	زمین کو گاوتکیہ آسمان کو خانہ بانیا ہیں چمن پر ایک کن فراش جنکی برم نگیں میں
بہادر افریش ایک بوڑھا اونکی مند کا		
کریم جبو میں سر کو بل منات ولات اور عزا عرب سے تابع نجم بس فتح رفتہ یہ ہوشان	ہوا اک تملکہ بنیاد کفر و شرک میں برپا حجم میں زلزلہ تو شیر و ان کو قصر میں آیا	کریم جبو میں سر کو بل منات ولات اور عزا عرب سے تابع نجم بس فتح رفتہ یہ ہوشان
عرب میں شورا و حجاجی وقت اونکی آمد کا		
جناب حمت عالم کو حق ذروہ دیستے شرف کون از تھا اونکی شان کو صدقہ	جو ہر فخر امام امت تو فخر ان بیان و مفہوم شرفت جعل ہوا آدم اور ابراہیم کو اونکی	جناب حمت عالم کو حق ذروہ دیستے شرف کون از تھا اونکی شان کو صدقہ
نہ تھا فخر عالم فخر تھا اپنے اب وجد کا		

وہ محظوظ خدا بطنی محبوب نکر تھے کیا جسی اندھری عقل کل نزدیکی طوبے	گروہ تاکہ درپرداز رسوخ العذر سے پیدا شیف روز اونکو صاحبزادہ کا گواہ بنتا
عجائبِ شب با د تھار وح الامین کو جسی شانگا	
مقابل و سکر جنوب شید کو ذرہ کی نسبت ہو دلیل رحمۃ للعائینیہ کو تم سمجھو	تو خور کا پر قوا پھر کمیون نہ کافواری یا رو وہ اس عالم میں و نقیجش تھا جو دنی سکل کیوں
گیا جنت میں طوبی نکر سایہ اوس سی قدر کا	
نظر کیا جب خالی برق تک ہو عالم یہ تبا خدا فر قاب قویں اور اسرائیل ہی فرما	تو آمدشدن پوچھو بور حلق کا تھا وہ ان شب معراج پر ہمار عرش پر دمین اور آیا
بیان اوس قلزم معنی کی ہو کیا جذر اور بدکا	
محبو شکریہ لامبرکان سے وہ نہیں کہدا صفاتِ ف ذات نہیں تھی فرہتا ورنہ فوج	
محبتُ خضر دریا دل کو تھی ہستے من ج آتا شب معراج پر ہمار عرش پر دمین اور آیا	
بیان اوس قلزم معنی کی ہو کیا جذر اور بدکا	
بہت آب و ان کے معجزہ حضرت دلمہا بر فر لاعطش بھی ساقی کو شہر وہی ہوئے	
پی امت و نہیں کے سبط دریا دل ہر پائی روانِ تسلیم و کوثر ایک قطرہ آب سے جسکے	
کڑون کیا و صعن وس دریتم بکسرہ دکا	
وہ کھولے عالم ارواح تک عقد نی کنون	جسے علم لدنی غیر بے عالم نے بخشنا ہو
و سعی تک نکر مون شکل لشا پھر اونکو کیا پھو	کشا و عقدہ باطن میں کاغذ نام حق اونکو
کھلا کر تاہون جی ہمیشہ قفل سجد کا	
وہ اجی تھے مگر نام خدا کا تھا بق اونکو	مثال آینہ روشن تھے سب چودہ طبق اونکو

کرو انصافی حل عقدہ میں کوئی موقوت نہیں کشاد عقدہ باطن ہیں کافی نام حق انکو	شیون ذات تھا کیا خلقت اعلیٰ جو دو گہڑا خلد کرنا ہے بن جی ایو شفیع سجد کا
غرض تھا منظر کل باعثاً یجادہ وہ کہا وفات ظاہری سے جو بہجان ہیں فرق آیا	شیون ذات تھا کیا خلقت اعلیٰ جو دو گہڑا بنی ایو اپ کی کل کا بقا حاشا
بعینہ اس سلامت جب تمہر پڑھ کھا بھیے حکمت میون پیار و نکر کھتا ہوں جو تو بھجو	وہ جسم پاک کو محسود تھارو ج مجروہ کا
مکان بستے تو بدلے پر کیں کیوں بدل جائی نہ کم قدمہ اوسکی شیرازہ بکھرا جو سو اکان کے	نہ افراد رتبہ قرآن مختار سے مجدد کا
پر جبریل حلیماً میں جو سبقت کی تھا ہو بلامون بہ پیچ میں پڑھا کس سکراہی سودا ہو	پر جبریل حلیماً میں جو کہ شیطاں کو بیدار گرفتی بنتے جانے کے حاصل کے اور هرشیلان اندھا ہو
قیامت میں بھی ہو گا شافع و ذرا شاہی اوہ وہ الہ سب کو جہاں وہ مخلوق کا شاہی	وہ بھیتے جی خدا اور خدا فی سر پا شاہی یونہین وہ حالم منخ میں بھی ہو با خدا شاہی
خواصی وسیزخ کبھی ہیجن حرف مشتمد	ہستے ایونہین کر پر تو شمع ایک پر ڈالو تو سائے آیونہین جا بجا وہ کس پیدا ہو لگز وحدت سے کثرت میں پھوٹا زات مطلق کو
نہ بتا صفر کر قشر احمد سر محمد احمد کا	نہ بتا صفر کر قشر احمد سر محمد احمد کا
بزم میں کوئی بھرتا ہو کوئی خضر کا دجو پیمانی غرہ غرہ سل کا ہونہین کلمہ کو	لپیسری کی طرح بندہ علی کا ہو کوئی دیکھو بھروسہ کیوں کبھی حصہ اسی مانیت کا ہو

		بے نام مبدل ک کا ہر دو الفاظ کی سماں
بڑھا جمعت سے خور کام تباہ کر جو بننے والے یا اخیم ہر بانی کی نظر سے ہیں تھی تباہ	ہو اسق القمر سے ماہ بکالیا و رسمی حشان	
تری پابوس سے ہفتہ نلاک پر نہ لے کر تری سمجھی سے ستم اسماں زرفق فر قدر		
لکھب نعمت کی پھر لفزان نعمت ہر جو سچ ہے خدابن ملنکے کیا کیا نعمتین یا ہرب و نک	خدا فرد نعم اپ و رب نسب نعم ہمارا ہے اجابت اور رحمت و قبض عورت ہیں تھیں	
		ترادست دعا صاحن بختے کل کل عقصد کا
ہو درب مجھے مین اخی ہون تھے جو کوئی میں بننگے جگہ دی عبشت کو اسماں بزم حبیت میں	شہ دین جس سے آخوند میر نعمت جسے فرمائی ذکر خشش نبی کے لئے ہی کھل جائیں گے ایں	
		کھلے گا حال امت کو ترے انعام سید کا
نبی کے سبب شتنی ہو نگے مدنیاں بزم حبیت میں بننگے نام کو باقی نہ ران بزم حبیت میں	شفاعت سے فدا نہیں بلان نیم حبیت میں رہنیں گے جسکے طبی عشرت سے کو اسماں بزم حبیت	
		کھلے گا حال امت کو ترے انعام سید کا
بھلانا ہ کنگار و نکی کیا حاذن حقیقت کو نمیں گراب نیشن تو دیکھ لیں گے قیاست	گروہ مجھیں وہ عہد نہیں شفاعت اور حبیت کو لب کو بہر فزان اہو نگی جب صلیعہ عنہ کو	
		تاشا گما و محشر میں نیک منہ بد کا
رہیں فالوں تایا و بھی یہ ملت عنانی ینک تو سنگ موٹی صاف ہو جاتا ہی ضیائی	خدا نے شرط تھی رہنیہت اور چوکا ای اسی اندودہ سے ہر نکلیں گے نکل و دکا	

نظر انہیں خورشید کا شپر کی عادت میں جہاں تو المتی ہو کو رابطہ کو نسلالت میں عد کو خستک انکار ہو تیری رسالت میں	جہاں تو المتی ہو کو رابطہ کو نسلالت میں عد کو خستک انکار ہو تیری رسالت میں
محل باقی سے ائمہ کے قول اول کو کہا لے بیشوق کیا کوشہ بنائے اپنے چلنے کو	قضاۓ مبرم اگر صاف پھر جلد جو تم حاصل ہو ذہانی سے بھی تیر قضاۓ نکلنے تو یہ بھجو نشانہ قادر انداز قدر کا دست بازو ہو
تری خواہش کے تیر قضاۓ کو حکم کرو جب تو اسی صاحبِ لولاک گرم ناز ابڑ وہ	خدا نام خواستہ گرد فعتاً غیرِ لسانا جو ہو نہ قادر انداز قدر کا دست بازو ہو
تری خواہش کے تیر قضاۓ کو حکم کرو شہ لولاک تم ہی سلطہ کل ہو بصدِ ایقان	تری خواہش کے تیر قضاۓ کو حکم کرو بسمی ہو باعث ایجاد و ختمِ حجتہ زیر داد ہو اتجہانہ ہو سکتا ہو میر اہمی بھی سیان
نماون مسئلہ ہر کسی زندیق و مرتد کا ذمہ خالق نے کیا پیدا ترانی شہزادیشان	نہ خالق نے کیا پیدا ترانی شہزادیشان معاذ اللہ وحی آسمان لا مین بصدِ برہان
نماون مسئلہ ہر کسی زندیق و مرتد کا ہستے جوہر دکھا جاتی ہو اردو مرضیت تیری	تمام اب فارسی کی دیکھنا ہو جائیکی تری تری تعریف سد میری اباں میں کی تیری میقیناً گھاشتے بھی اتو میخونکو پیدا کری
صفہان تک سفر ہو کا اس تنع مند کا کلمے اسی ہوم سو رعنی انہر ہر بچے	صفہان تک سفر ہو کا اس تنع مند کا سلفِ کشاور و کمی بحق شاید شکستی

<p>پھٹیں گے مثل تعمیر کو فیروان خداوند کے ہوا عالم میں تشریف سرے شعارِ محمد کا</p>	<p>مہم مقبول ہو ایسہ مکاہ حق بجا ہے کمال فطر شوق آستانہ دلپہ ہو غالب</p>
<p>پھٹیں گے مثل تعمیر کو فیروان خداوند کے ہوا عالم میں تشریف سرے شعارِ محمد کا</p>	<p>اشارة ہو تو حضر را ہمون اہنابی طلب میسر ہو طوافِ احرار ش محبوب تر کو مرقد کا</p>
<p>کبھی پلکوں سے میں جھاڑوں کی صورت کی مکمل نہیں کبھی پلکوں سے میں جھاڑوں کی صورت کی مکمل نہیں</p>	<p>کبھی پلکوں سے میں جھاڑوں کی صورت کی مکمل نہیں کبھی پلکوں سے میں جھاڑوں کی صورت کی مکمل نہیں</p>
<p>تمہارے شہر تین فیز کیا آہن و جو تم خرا غرے کے گردانہ زاد بیوی کا کوئی نہ کردا</p>	<p>تمہارے شہر تین فیز کیا آہن و جو تم زاید گھوڑیں باقی ہی خوش کم لذت کو</p>
<p>مدد پر خضر و عیسیٰ کو مرید تین نہ کردا</p>	<p>مدد پر خضر و عیسیٰ کو مرید تین نہ کردا</p>
<p>کر دن بدن آنچھوں جستے سیدالشیعیت فراتیں ریسی کے دارنی ملکی کا کوئی نہ کردا</p>	<p>مدد پر خضر و عیسیٰ کو مرید تین نہ کردا</p>
<p>حیات سہی فیروزان اکردا پرستی کردا ہمیشہ کوئی ایک کہہ : ای لوٹ بدلدا</p>	<p>مدد پر خضر و عیسیٰ کو مرید تین نہ کردا</p>
<p>کجا یہ وسیہ اور کہاں بالائیں پرستی کردا ہمیشہ کوئی ایک کہہ : ای لوٹ بدلدا</p>	<p>مجسمِ نعمت کو تین حکایہ سو وہ بذریغنا نہ ہے قسمت خدا کا ملاؤ کروہ وہ فرائی نہ دا</p>

		کسی حجایہن و ان کا طمعہ ہوئے نام اور دو کا
ہوا سی طوبی و سرہ او حادی نہیں اب تک	یہی بی آز و لبیں ہم ضعیر و نیندیں ہوں اپنے	
دم کا خراہی طاری جان ہوتے تھے	تمناہی درختوں پر تے روپڑ کر جائیشی	
قفس حبیقت شے طامہ روح مصید کا		
خیال شکھا کو مدحت ختم نبوت سے	صلاح صل علی حق نے دیا پر فطر رحمت سے	
بڑھا قرب نظامِ اللہ کا بڑا شکھی برکت سے	خدا منہ چوم لیتا ہو شہیدی کی محبت سے	
زبان پرسری جسدِ نام آتا ہو محمد کا		
ملائک جہیں اور حال میں کل انبیاء دیکھیے	حضور کہر پا جسم وقت عنایا مڑھے خمسے	
بڑھی ہدایات چھوٹا منہ نبی کی شان اور صدی	خدا منہ چوم لیتا ہو شہیدی کی محبت سے	
زبان پرسری جسدِ نام آتا ہو محمد کا		
	ت	
	ترجمہ بذریعت	
بسمِ خلق ازان دم کہ جان دید خدا	کیا بظہر ذاتش بود ندیجندہ	
بختم گوہر پاک تو چون رسید خدا	چانِ صنعت از خابی خود دیدیجندہ	
بعذرست تو نکاری نہ فرمیجندہ		
ترکشیدہ و دست از قلم کشیدجندہ		
ہزار بیج بده عالم کیا ہو گو پسیدا	تمعاہی شہ لولاک ہو یہ بسیدقا	
بسناہ کان سے ابناک ناکھی سے نکھا	کہ بی خدائی میں مسا نہیں نہیں اسلا	
بصورت تو نکاری نہ فرمیجندہ		

		ترکشیدہ و دست از قلم کشیدندا
عجیب حسن خدا داد تھی یصل علے خدا کا فوراً ہو سا یتمک نہیں جسکا اسی اول ماقل حق ہے منزلا		وہ فوراً پاک کر دشمن ہو جس سے ارض سما
		بصورتِ تو نگاری نہ آفریدندا
		ترکشیدہ و دست از قلم کشیدندا
خرا خلق خدا نے کینے ہیں حور و قصوٰ تحقیق دم پہیں یوسف ہیں جسون پر مغور بمانیں لیک ہیں لیک پہی خدا کے لغایا		از ل سے دیدہ حق میں جواب تھے منظور
		بصورتِ تو نگاری نہ آفریدندا
		ترکشیدہ و دست از قلم کشیدندا
کیا اویس سے حضرتِ ذخواب میں یہاں نبی تھی اوز بھی کمیون یہسے ہر سوال صال کہما اویس نے اسی بادشاہ حسن و جمال		بنی کوں کوں تم تو ہو محبوب ایز متنفل
		بصورتِ تو نگاری نہ آفریدندا
		ترکشیدہ و دست از قلم کشیدندا
بڑھا جسن کا یونصف نے ایک دن ندوکر تو دل گرفتہ ہوئے سنکے اوس کوشش غیور معا ایمن یہ لائے پیامبر سب غفور		ذرا جمال کو دکھیلیں تو کیا میں جنموز
		بصورتِ تو نگاری نہ آفریدندا
		ترکشیدہ و دست از قلم کشیدندا
جمال صورتِ معنی ہوا و چیل عظیم شیخ امت و ختم النبی رسول کریم ہر ایک سوتیز قران میں آیا و صفتِ عظیم		خدائے پیاسے ہوبن بند و نہیں جب عظیم

بصورتِ تو بخاری نہ آفرینش

ترکشیدہ و دست از قلم کشیدہ

میں ایک شبِ عاین سے کیا کرو جھنڑا	ردا می سرنج تھی کامد جو پا اور جانشیت
ہوا غرضِ رخ روشن کے آگے بدر کوتا	درود پر ہلکے یہ بوجے رصحابِ نوش دلت

بصورتِ تو بخاری نہ آفرینش

ترکشیدہ و دست از قلم کشیدہ

نکار مردم دیدہ ہوئے نہ اس حجم	غدارتی کی کندین ہیں گیوس پرنس
خیل خلت و یوسف جمال و نیسی دم	ہبہت ابر و مین لوح جبین چافیت

بصورتِ تو بخاری نہ آفرینش

ترکشیدہ و دست از قلم کشیدہ

ہزار مانی درہزادے نے لکھ انعتاشا	و ایک خاک تلاک خاک افسوس بن نہ پڑا
ہوا بصورتِ تھنویرا اونکو جذب سکتا	زبان حال سے وہ دونوبین ہو گوئیا

بصورتِ تو بخاری نہ آفرینش

ترکشیدہ و دست از قلم کشیدہ

پرنی ہر زپستے ملک بابل جو کیسوت	فرار پاک پہ جبار و بکش ہیں ہر سوئے
بہنک رہا ہر مدینہ بہشت کی بوست	بپا ہو شوریہ کو شر تلاک لب جو سے

بصورتِ تو بخاری نہ آفرینش

ترکشیدہ و دست از قلم کشیدہ

نبی کا تحا ج حقیقی تمام من جمال	کبھی نہ دیکھہ سکا او سکو کوئی اہل کمال
---------------------------------	--

کیا بھی دیدہ حق بین سر خواب میں خواہیں خیال تو بخودی میں آیا زبان پیش شال		بصورتِ تو نگاری آفریدندا	ترکشیدہ دست از قلم کشیدندا
احد میں اور روزِ حسد میں حج فارق میم یعنی ہر وحدت و کثرت میں باعث تعمیرم جالِ ظهرِ حق میں ہو نورِ ذات و قدر میم خدا شناس اسی زندگی کرتے ہیں تسلیم		بصورتِ تو نگاری آفریدندا	ترکشیدہ دست از قلم کشیدندا
لگاہِ حب شبِ علیح میں پری نامگاہ اک ایک نپر کا پتا ہو جیسے چاروہ ماہ ملکتِ جلوہ میں ہیں سورون پیچت سر کلاؤ یا بولے دیکھتے ہی آدم صفحہ اللہ		بصورتِ تو نگاری آفریدندا	ترکشیدہ دست از قلم کشیدندا
سیح کرنے دم کے اسم ربانی اوہ سے چوہلی یوسف نو پڑھنے شیافی سپندلاسے جلانے خلیل زیدانی درود پڑھکے یا بکش تھے آدم ربانی		بصورتِ تو نگاری آفریدندا	ترکشیدہ دست از قلم کشیدندا
درستے خلد میں گلشت کر دیے جو حضور اہم تھا رونق تازہ سے ایک اتم نہ کمپن بنی کمین غلام کمین جاعت حور کمایا دیکھکے ہر ایک نسبہ خسر و		بصورتِ تو نگاری آفریدندا	ترکشیدہ دست از قلم کشیدندا

بڑے چو عرش سر مل کر کے آپ چند جملہ سنا تعالیٰ تعالیٰ عزیزی شفیعہ شتاب	ادب سے پھوسنے خواجو محبوب حق قریباً
جواب حق سے ہوا تب حضور کو خیال تصورت تو نگاری آفرید جندا	ترکشیدہ دست از قلم کشید جندا
مین پل صراط پھر کھنکا جائے روزِ حسناً تماشا و میکھنکا اک اک سرخ صوت کا نظر پیکا مجھے جب کہ آپ کا مکھڑا	پڑھون گا شعر یہ ہر بار کے صل علی
تصورت تو نگاری آفرید جندا	ترکشیدہ دست از قلم کشید جندا
پی شفاعتِ عالمِ اعمادِ عشر کمال ہونگے مشوشتِ امامِ غمیبہ احبابت آن کے درستِ ہرو نمائی ہے کہے پر رحمتِ عفار فخر سے آکر	
تصورت تو نگاری آفرید جندا	ترکشیدہ دست از قلم کشید جندا
ربِ جمال نے ہر زمین کر لیا ہے غیر بھرا لیک دیدہ حق بین کا تو ہے نظر ہوا ہے اور خوگا کوئی تراہی سر بھی ازل سے ہو در نظامِ آسم پر	
تصورت تو نگاری آفرید جندا	ترکشیدہ دست از قلم کشید جندا
تمت	
قصیدہ ناتماں	
کو نساوان ہو وہ خشد ملکُ جن و بشر اک کرون ہند سے حضرت کوئینے کا فر	

خواب غفلت سے کہیں جنکو طحون و قبح
نماشے کر لیے تو سی رنگے ہن سکو الا
خوان نعمت کو کروں تو سے جھاک کر یشم
کو نہیں شرط نمک مجھے ادا ہو سکتی
خوان بیغا سے تھے رزق محروم تھے رزق
رسہنا فی کو جو خضراء مین مرغیا بر سر و حشم
ساز دوسازی ہو سامان ہو بیسا مافی
ہمسفر دھوم سے نہ تھا فلذ عصیان ہو
خاکنے رہ غازہ رو ہو کہ سوا دا جو بہ
پشت ہو بازہ بہت نے اگزیری خم
دوش پر کلبہ اذان سے اٹھاون بستہ
مامدہ عیسیٰ بھی انلاک سے اوڑے لیکر
ردو عوت نکلیں لیک لٹا دوں پھر
پرمیں ایسا بھی تو زندہ نہیں تن پر و
کیا مین کم نظر ہوں گے اور کا ہوں نکل
پر ہدایت میں نہیں آپ سے کو وہ بھر
و بیدم آہ کا غرہ ہو را کوئی سفر
منقد ایمان مجھے کافی ہو نہیں جا جست زر
پانوں سے آنبے مہن مرد ہے بیدہ تر
سمنہوں تھیم جبا لایا ہوں ہو فخر اور پھر

اچھت

کہ حسرت ہے جنمیں ابست وح روان غپیب
 ہر قیرت سے اطلف سے کھلڑا رعالہ اکان
 شمال دین کو ملی سبز بختمی جبا وید
 بجا تھا ہر سر انگشت بیت جواب امال
 دمین بہباد ش ایجاد عالم اسخان
 بسا خیال مرے دمین قدہ زیرون کا
 وہ قدہ خود بر ت شاد بلکہ خشیل مزاد
 بے سر خر نہ اب سارو وح فرشت میسر
 اور رایا خاک ندک بے نبا کے کا لکھشان
 ایسیکی شان میں جواہر نما اصراط آیہ
 شمین چوکوئی شبب قدر لیکیت میا یزاف
 نہ موشکا فی شمرون کا ہے یہاں یادا
 جہاں پھر ن نامہی سنتہ زہرین غلقا کا
 لدب سے پانون کو چو موان لگاؤں انکو نسکر
 میں خاک پا کو کروں طوطیا ہو یہ جان
 چلنے نہ کاشن ہستی پیسری باذخزان
 اقیب ہر ہاشمی و طلب ابوالقاسم
 کہا ہے وجہی مین نمل اور وجہی طہ

غذا میں وح و دل و دین شمیں جان پرو
 کرم سے آپ کے باغ جہاں ہی تازہ تر
 بگاہ آب بقاے ہی خضر کے بہتر
 او سیکا قطرہ ہو تینم و قلزم و کوثر
 تمین ہو نہ صاحب لبلک حضرت ہر در
 کیا ہو دیا دمین غلقا نے میسے دمین نہ
 جھکا یا طوبی و سدرہ فوج کے سر
 ہرین مہرو ماہ و شب قدر سعی خداوس خر
 دمین سے تابنک فرق گاہ سے ہی
 او سیمین ساکت عشا قدر دمین انششہ
 خدار سکی کی کمندین ہیں رفت پرنسپر
 ن شعر طبع سے پیزروں ہو بہر و صرف مر
 مکر کیستے نہ دیکھا نہ ہے کو ایسکی خبر
 رکھو دمین سرچیز فخر سے بدین تر
 کر پیرتے مجھے ہر دو جہاں کی می نظر
 نہ اکٹھا شن انت پاونکی جب سے ہر
 ہم اسجم عطنم احمد خطاب غپیب
 سہیق ان ا لم بھی اکمشہ

یہ راز کھولوں ہیں مرتبہ تجھے اپنے ضطر
بھی نہ ایسا ہوا ہے نہ ہو گتا محسوس
زمانہ فرش سے تما عرش ہو گیا طہر
ہوئی روزان کور و افی سے اپنی بخبر
کہ جیسے شرق سو لے غرب کے نیز
تحمی دشت بستہ ملائک کی صہبی خیل چکر
کیا شگوفہ جنت ملائک نے نظر
ہے تیز نار جہنم تھا رسے دشمن پر
سلامتی دوہا لام کے سمو تھیں مظہر
شکفتہ پیغام کو پیسے کرے نیم حمر
فلک سے عرش ملک فرش ہو کے رخڑ
دیہ پیغام کا یعنی قطع لایا نظر
تھا رسے اسی رحمت ہے تاج جن و بشر
ترے وجود مقدس پہنچو برت زر

ساتوں حال ہیں معراج کا بھجے اونٹی
ہوتی کیکو نہ معراج اور رسموایسی
بلایا حضرت باری فوجکے جانب عرش
ہوئے براق پر بہر عروج جب فہرون
گئے وہ عالم امکان سے امکان دین
تھے انہیاں تسلیم کو جھکائے ہوئے
خبر دی خلدنے زیب امکان امست سے
کہایا مالک دوزخ نے دور سے باد
سنبایا خورون نے شرار اذب سے کرمجا
چلی ہوا ہی خنک یا شجر سے طوبی کی
نشانہ فتد کرم فیک ہوا یا بتاب
دیا حضور ہیں آ مردہ مبارکباد
ازل سے تابا بدستے ہی جہان آباد
شمار جان دل اہل عالم امکان

وَصْلِيَّةٌ

جهان کا نہ تراک پر توہ نور محمد کا
سبب یہ تور پہنچا یا او نامی رعنی سودا کا
یمان آئے تو اس عالم میں ہمارا رسے اور قدر کی
بن کر را لمیں کوچھی و سو نہ فدا کا

ہ و خورشید ذرہ ہو جمال نزوی احمد کا
ذکری آگ کے شب قدر اب جو ہر قدر سرف
وہاں جسی تھے تو شل بر رحمت یہمان ساق
شب معراج گذرے فرشتے تما عرش الک منہ

امان ایسی ہوئی مراجع ابراہیم و آدم کو
شب عرصہ حضرت انبیا بوسے یہ حضرت نہ
زمین و آسمان کا فرق بتو غرش اور کرسی پر
حیات سرہی ہو روح کو اونکی دو عالمین
میان خالق و مخلوق ہوا ک وہ طے اونکو
ہزار فیل سے شان نبوت آپکی بالا
بھی ایسا ہوا ہے اور اونکا حشرتک پیدا
شہ متروک مجھے کوئی سنت تیر کو صد کو
میں ہندی ہوں لیکن فرض نام ایسا نہ
ہو میں وہیں مقیدم ورنہ یون لائق گھول کارخان
تھبنا و قدر کو عنین درضائی حجت عالم
اول ہے نہ ہے اسکے باہت یعنی شیرازہ کھان
منافق اور مومن لومک تھی آپی صحبت
نہ کیا اکو دیکم وزر کو جنچتے اونکی نظر وہیں
اہل ہے تما اب وہی نعلم عقل کل کا ہو
دو عالم ہیں حرفاں ہوں کر کن وار ہے نکلا ہو
نمایک کی زبان پر تھا کو جبار لمحی نہیں ایسا طبلہ
وہ پشاہ امیا تائب جناب کبریٰ کر ہیں
پر عذر معنی و بصری عقل کلنسے یون اٹھے

بڑھایا آپ نے ہم مرتبہ اپنے اب وحد کا
یہ کچھ شان بہت سب ہو ظہران از زد کا
کیا خالق نے بالا رتبہ مہرا و دستہ کا
خلاف اسکے عقیدہ دی خدا ہر گز نفر قد کا
وجود پاک ہیں ہو بسلسلہ حرفاں مشدود کا
یون ہی کعبہ تھا علی ترہ رتبہ اونکے قردا
یہی سزا عقاو و قول ایمان شرم شد کا
بجا آور زبان غیر مولک دا ورمولک دا
عرب کر بل جیسے سهل ہے لفظ ہندو کا
بڑھا ہو پایو ہی سے اونہیں کی تیغ فرقد کا
نہیں ہو اسیے پر قضا محتاج کچھ رو د کا
مجزا کرنے والا بھی وہی ہم اس محدث کا
مثال آینہ کھلتا تھا جو ہنریک بیک کا
غمائے سے سنگزیرہ مرتبہ سمجھنے زمزدہ
وہ ہی متساق تعالیٰ اس خط طروح زبرجد کا
مشیت میں خدا کی کام تھا کیا کا وشو کہ کا
سبب بت سکتی عالم تھا مردہ اونکی آمد کا
جبان میں ہرجنی کو فخر ہو اونکی خوشایہ
سبق خوان خبطح ہوتا ہو کوئی طفل بجدا کا

فیوض طاہر و باطن کام مظلوم ہو وہی مبداء
نجات عاصیان میں حضرت رحیم فاعل پر
بھروسائہ ترا بس محبوب اپنی کامیابی پر
تمناہی کہ جاؤں سرکر بل حضرت میر نبیک
زبان پر ہو درود اور انکھ سوہنے اور وانشہ
احمد تک کچھ شان عالم امکان تھا جتنا
ازل سے تا اب بینعمر ڈھنی انعام مجید کا
بروز دستگیری آسرا بھی بس تے بد کا
مکمل ہے تو ہی درگاہ ذریت ہنسکے تقدیم کا
رمون درگاہ پر رکھوں غریب نہ کرو، وشد کا
روان جسم دان مجھ سا ہوں تیر مرقد کا
یہ موجودات صد قدم ہر فتوں کیم احمد کا

قبوں خاطر اقدس نو میون عرضہ عطا

و امات مل آیہ ہو گو پیشان تھا کہ

مُت

مناقب درشان جہاں پا پھیٹ برتی علی، خلیفہ نبیہ السلام

رباعیات

جنم سے ہر شفا وہ نام علی ہے ساحت عرش اور کائنات فیلان	مفتاح در دین کی جو سہ مادتی کرنی جسے کتنے ہیں وہ میر دین
--	---

ایضاً

ہنام خدا کے ہیں علی نام حسن	حیدر مدد اللہ ہیں انہیں نافع یاں شیر نیستان تو ہر شیر قابل
-----------------------------	---

ایضاً

از بارہ نہم جہاں سبکد وش کنی	در لاذ و شر میں بخشنہ نہ امیر کنی اسے صاحب حل شکلات عالم
------------------------------	---

ایضاً

از بسکہ بغیر این و آن محبیہ ان
جز با رکعت نیست مرا عباد کشا

رہم حصارہ کا ز خوشیں ہر سو جوین
کرن مشکل رعنای پر پیشان آسان

ایضاً

ہو حسب عالی ہیں و مل و جان مل تیعہ
چار ڈان ہمنسر ہیں چار باری رعنای خمس

ایضاً

ہونا مر خدا شان خدا شان علی
گر بعده بھی فخر دو غن لم کیتے

اور جسم جہان کی جان ہو جان علی
شایان ہے شایان ہو شایان علی

ایضاً

بنتہ بود سمجھے آنحضرت پھر یاد علی
حیدر در شہر علم و دین ہیں رعنای

اسم اعظم نہم ہو حضر جان ناد علی
دیواریں ہیں اس شہر کی اولاد علی

ایضاً

ہر وقت خدا کو کرتے تھے یاد علی
حیدر کے سوا مالک کو نہیں ہو کوئی

ز منی تھے ز رضا قضاۓ تھے شاد علی
ہیں دست خدا بھی کے ذاما د علی

ایضاً

معشق بھی بین عاشق زار علی
کفار کے سر پر دست موں ہیں ہیں

ہیں احمد فتحار کے منحت اڑ علی
شمشیر فحید زر کزار علی

ایضاً

فرزوں کے ہیں رونق گلزار علی اپنکوں میں محبوب کی بعین گھل تر	گلزار حسیل ہیں تھے گھن لعلی ہیں دل میں عدد کے مومن خاری علی	ایضا
یوسف کا جمال تھا تو حب یعقوب مقصود دو عالم ہیں علی نام حسدا	اور نوع کا حلم تھا تو صبر ایوب محبوب الہی کے علی ہیں محبوب	ایضا
بھائی تھے نبی کے پسر بھالب دو آنکھ کی بیسے اک نظر ہو یعنے	ابتد کے شیر تھے علی عناب یک جان تھے نبی علی مگر دو قاب	ایضا
انضل ہیں سیماں نے کہاں علی خور شید کرہم ہیں بوتراب ورطام	یونفت نے غریز ہیں غلامان علی ہیں ذرا خاک ار مردان عسی	ایضا
بر بار گہٹے علے ملک کرو سجد عادل بد و بول نام نامیست بعدن	بر تام مبارکش سجن انیم درود د پنجتن بست زین دگر پنج فرزود	ایضا
کوہ ہر سے زمان میں صدق کو ہر برف کعبہ ہوئے کعبہ ہیں علی نام خدا	بیمغز ہے استخوان جو بذری صدق پیدا ہوئے کعبہ ہیں علی نام خدا	جنس
وصفت بو بکر فخر یار واصحاب یکسانست زطفی و بپری و شبابت	ایضا جمجیا بہ کرام	

اعداد حروف بکربلے صفر بین	رعنایا ز احد عشر و صد گیر حساب	
	ایضاً	
حکا کہ بدشی از از اش شاہی ام شاہیست کہ در کہ ایش یافت نظام	از ذات عمر و کن یافت شوکت اسلام از حرف عمر و بر آر اس راد و بین	
	ایضاً	
در آب گلش بود سخاوت رعنای از دیده حق بین که پیدا است سخا	عثمان غنی است باذل و مرد خدا اعداد حروف نام عثمان کن جمیع	
	قطعہ	
بو تراب سبت قلب علی است نهست عثمان چون باں در کام	چون محمد روان قلب علی است چشم محمدیں گوش او فاروق	
	قت	
زیباعیات بر شان الہبیت عالم مسلم		
رسو نعم شپیر میں عادت یہ ہے اسی مومن زویت کی شہادت یہ ہے	رسو نعم شپیر میں عادت یہ ہے بیسہ اری میں گری خواب میں ہو رویا	
ایضاً	جز	
بے ما تم شپیر کے بخشش معلوم غم دین میں کیا اگر غم سرور دین	میون کی سخاوت ہوئے ہے کر منعوم دنیا میں کیا اگر غم سرور دین	
ایضاً	جز	
بیغم خشم شاہ سے نہیں کوئی پیر اکبر کے قلق میں سب جوان ہیں لگیر		

اے نالان غم اصغر میں ہیں اطفال صغير		ہين سوک مين پرسپون کے اهل حصت
شپر نہیں جو جان کو فدیہ یکھے شامی بھی نہیں جو اونکو کشتہ کیجھے انکھیں جب تک ہیں خوب دیا کیجھے	ایضاً	کر رعننا قات شاه فقط باقی ہے
شپر نہیں نہ عرصہ نہ کرب و بلا شامی بھی نہیں جو اونسے یکھے بدلا دل کھولئے خوب نہیں ہر صبح وسا	ایضاً	باقی ہر غم شاه بس اور مردم پشم
پسپنی میں شباب یاد حسب آتا ہے اکبر کی جوانی کا قلق نہیں رعننا نو شاه کا عنسم او بھی نہ لوتا ہے	ایضاً	بیساختہ دل پھوٹ کے بجا تا ہے
اکبر کا قافتی جہان میں ہر عالمگیر اکبر کا الم نام حسنہ اب ہے ہر دمبار	ایضاً	رو تھے ہین بہشت میں بھی اکثر شپر
تل کھٹکی دامتہ نہیں دلمین جا یہ عالم حب پختن ہے یعنی کوزے میں سما تا نہیں جیسے دریا	ایضاً	کرے کرے ربط اورست کیونکر زعنوا
سیراب ہوا فرات پر لشکر شام اسراریہ حص کے ساقی کو تو سمجھے	ایضاً	پیاس سے بے قین روز دیا پا امام الم قاسم محسر و مرتب کا نہیں کلام

اعداد حروف بکر بے صفر بین رعنما ز احد عشر و صد گیر حساب

ایضاً

حکا کہ بدرش از ارش شاہی ام شاہیست کہ در کہ ایش یافت نظام	از ذات عمر و کلم یافت شوکت اسلام از حرف عمر و برآ راع داد و بین
---	--

ایضاً

در آب و گلش بود سخاوت رعنما از دیده حق بین که پیده است سخا	عثمان غنی است با ذل و مرد خدا اعداد حروف نام عثمان کن جمیع
---	---

قطعہ

بو تراب است قلب علی است نهست عثمان چون باز در کام	چون محمد روان قلب علی است چشم صدیق گوش او فاروق
--	--

ترتیت

از باعیات درستان اہلیت علم حکیم الام

بس اپنے طلاق میں عبادت یہ ہے اسی مومنو زوست کی شہادت یہ ہے	روز نعم شپیر میں عادت یہ ہے بیس اری میں گریخواہ میں ہر روا
---	---

ایضاً

بے ماتم شپیر کے بخشش معلوم غم دین میں ترا کریں کہ شاہ ظلوم	مومن کی سخاوت ہوئے ہے کرم معلوم دنیا میں کیا اگر غم نہ رود دین
---	---

ایضاً

اکبر کے قلق میں کوئی پیر	بعین غشم شاہ سے نہیں کوئی پیر
--------------------------	-------------------------------

اے نالان غم اصغر میں ہیں اطفال صغير	ہیں سوک میں بیرون کے اہل غصت
ایضاً شپیر نہیں جو جان کو فدیہ یہ کجھ شامی بھی نہیں جو اونکو کشتہ کیجھ انکھیں جب تک ہیں خوب دیا کجھ	کر شپیر نہیں جو جان کو فدیہ یہ کجھ رعنا قلق شاہ فقط باقی ہے
ایضاً شپیر نہیں نہ عرصہ نگرب و بلا باقی ہو غم شاہ بس اور مردم پشم	شامی بھی نہیں جو اونسے یہ بے بول کھول کے خوب ہیں ہر صبح وسا
ایضاً پیری ہیں شباب یاد جب آتا ہے اکبر کی جوانی کا قلق نہیں رعنا	بیسا ختم دل چھوٹ کے بہ جاتا ہے نو شاہ کا عجم سم او بھی لوتا ہے
ایضاً اکبر کا قلق جہان میں ہو عالمگیر اکبر کا الم نام حستہ اہے ہر دم	رو تے ہیں بہشت میں بھی اکثر شپیر اب تک دم ذبح بھی یہی ہے تکیر
ایضاً تل کھٹکی والہ نہیں دلمین جا ی عالم حب پختن ہے تیغے	پیدا کرے ربط اورست کیونکر زعنا کوزے میں سماں نہیں جیسے دریا
ایضاً سیراب ہوا فرات پر لشکر شام ا سرایہ تھا کہ ساقی کوئر سمجھے	پیاس سے ہے تین روز دیا پا امام القاسم محسود مرنی کا نہ ہے کلام

الضان

عشا دی پچی بندی لکی سرا بھی بندی
کام آیا بر ور غفتہ لکین دلوں
القا سم محروم بھی کا ہے قول
محرومی قاسم کا کھلا اب حقدا

خمسہ نظام مہر سلسلہ فہری

ولنج بردل ماہ ہو اور حاکم بر جاندنی
چاک ہوتا شہر کتابج ستم قمر پاہنڈنی
ماہ ہے ملقدہ زن ہالہ مکدر چاندنی
مجرنی ہے سو لوگا رہا ہے رچاندنی

اشک ہو شنبہ بمباکری ہوتا ہے بھر جاندنی

ماہ تاب دین پیغمبر پھے تو حیدر چاندنی
نور حق کے سامنے کیا ہو منور چاندنی
چادر تطہیر سے کیا ہو بر ابر چاندنی
فرش ایوان علی سے کہ ہو ہمسر چاندنی

چاندنی جھار و نوجھنی ہو زین پہنچاندنی

چاندنی کا کھیت سہجا فیض کئے زہر کھا بانع
ماہ دین چپ جائی چمک کا ذ قمر سینہ پلانع
روشنی شامی کرائین تیرہ باطن بد باغ
امون فلک انہیں ہر عابد کا زمان یہ بانع

ای زین کیا قمر ہو فرش استگھر چاندنی

فرض کیجھ کر لالا دین رسول اللہ کو
چودہ ہون مددی بہ دین بدر کامل نکیجہ
لے سیئے نور حسد اکا پر تو اسے منو
تاکمال چارہ ہمعصوم روشن بہ پہلو

چودہ ہوین شب کو راکری ہوتا ہے بھر جاندنی

نور قدم سے ہوا حضرت روشن اک بہنا
سبع صادق ہو فرعون مهر کا جیسی کشان
محمدی دین بین نہان فیض پہلت ہو جانا

		چاند جیسے ابر میں اور جلوہ گستاخانہ
رسکو یہ معلوم تھی قدرِ علام الغائب پیر کر دون دوین کیما تے اندھریب	روپنگے اک ماہ نو کو حشر تک اہل قلوب تو قہی جلاع کیا ماہ جوانی نے غروب	
چاروں بھی دینے پائے نہ اک جاندنی		
تیرہ دل سے فریونکو ہزار سے عالم دنک شامیون کی ہر فرشتوں ہر غص غص غص	ہمین وہ سایر تو یہ ہیں نور و شیشہ نہ کسہ ہر دینے دشمنان رین سے ہر سرگرم جذب	
چرخ پر کوتھی ہر ماہ نو کا جنجھ جاندنی		
جنت نور شید او رشق القبر اعجاز تھا صاحبِ لولاک پر اذکوہ کیا کیا ناز تھا	عقل کل کیا کافر نہ بامی زل هزار تھا عرش عظیم جنک کفر کا فرش باندرا تھا	
فرس کی خاطر نہ بھی اونکو یہ جاندنی		
فتح جنگ بدر سے وہ شہر آفاق تھے غازیوں کے قاسم جنت پا تھا	صح شکر نے تھے من چڑھتی نہ کہ مشانہ حل نورانی فردوں کے شتاب تھے	
و یک جل عاشور ملی شب کو دل اور جاندنی		
اس قران سعد کیونکر د وقف یاں ہوں شامیان تیرہ باطن مان بھپوساں ہوں	نور عین شیر حق جباد و بیان کے پاس ہوں شمرت چاہا کہ حضرت سے جدا عباس نہیں	
یہ نہ سمجھا ماہ سے جھوپی کیونکر جاندنی		
ماہ ہر سو رہ جگر سے صاف چونہ کی دلی تحام سخخل بن اپسکر مہ کامل جھی	آج کیا اہر فرشق قلمی قمر کی حصل گئی جب سپیدی رو ضعہ شپیریں پن ہونے لئی	
کر در وضہ کے پھری پونہ میں بلکر جاندنی		

لوٹتی تیر خاک پر اس نعم سو کھڑک حاذنی

گر بحمدہ بالذینین یہ حلقة ناقم ہے کہ
بہر میں داعی بروڈل شام سے لے کچھ
کاہ ہر غرہ میں پھر ہو خاک بر سر پھر پیادہ
او سن سہ کامل کا یہ غم ہو کہ کشیدہ بہر کا

مامی صفت کی طرح بھتی تیر کھڑک حاذنی

اس محض نہ نام ماہ دین ہو انتہا نہ سد
سمیجہہ اعداد بہن نام خدا بالا صمد
فخر جرس ان اتفاق او سکون شوکیوں لاتعد
او خوش اطائع کہ تیر احمد ہے پیارہ

کیوں سور و شد لوندین نام اور حاذنی

بیرون بان کی پایس کا جب نعم ہوا پسپر کو
ماہ نے بیہر پا یا جب فرات و پیر کو
التجاء سے احسنسے بھجا تاب پر تغیر کو
اشتیاق شیر جنت دیتی تھی بے شیر کو

قائد نہ لہن تھی صبر اسے حاذنی

نہ براول سے محمد کے ہوار و شن جہان
آن قتاب ہتر ہوئے نکلے مددی آخر زمان
احمد رنجمنا ہیں نور خدا کے آسمان

حیدر و زہرا قم پسپر و شیر حاذنی

آیا عاشورہ کو جسد مقم قتل کام کم نزدیک
یاں صفت ما تم بھی تعالیٰ میوندین حشیش عین
شام سے سماں صبح قتل کرتے تھے مید
تھی سلح بندی کہیں ترتیل قرآن مجید

نور کا ترکا تھی بہر فوج سرو حاذنی

خاہ ہو سوچ بھی پرہیں بھی خوشی پیش
کیا عجب کر دہ خاک شفار ویں بنے
صبورت گلزار ابراہیم وہ آئیں بنے
روضہ سرور کے گلشن میں اگر گلپیغین بنے

بھرے دہن میں کل خرشید ابوجاذنی

مسنون

ہر جو جب بو ترابی سے مخمر آب و کلن یوان مصائب سے تولد لیکیں کیسے جاتا ہو	بندھن ہر نکلائش دل احباب حیدر چاندنی	ہر نکلائش دل احباب حیدر چاندنی
جس طرح پلے پڑے صیاد کے چارہ صید ہو گیا تھا خون غمہ نہ شکن ملت تھی غید	شامیاں تسرہ باطن کا اودھ روہ مکروہ خانماں برباد کھر کا گھرنفا اور آپ قید	شامیاں تسرہ باطن کا اودھ روہ مکروہ خانماں برباد کھر کا گھرنفا اور آپ قید
فرش دستجاذ کا تھا جسم لاغر چاندنی	فرش دستجاذ کا تھا جسم لاغر چاندنی	فرش دستجاذ کا تھا جسم لاغر چاندنی
فرش راہ قبلہ دین ہیں جہاں قدمی کے پہ روضہ پر درہ کی فرمائیں گز شجہر نظر	ہر چھفت جابی اخی صاحب شق القمر درہ پر درہ کی فرمائیں گز شجہر نظر	ہر چھفت جابی اخی صاحب شق القمر درہ پر درہ کی فرمائیں گز شجہر نظر
کردشکر خورت ہاں بچھرا کرتا تھا؟ لی طلاقی کی جو وان نہیں ہی بائش نہ رہا	شامہن سے تھا شامیوں کی تاک دین بصیرت احتیا طا اور اگر خباری ہوا فرمان شباہ	کردشکر خورت ہاں بچھرا کرتا تھا؟ لی طلاقی کی جو وان نہیں ہی بائش نہ رہا
روشنی لیکر بڑھی میش دل او رچاندنی	نور یو نور علی نور اسیلے اولمو اہ اکیت جلوی سے بنور ٹھوپ بگئے ارض و سما	روشنی لیکر بڑھی میش دل او رچاندنی
آسمان پر دیوبنکلی اونہیں چاندنی	جس جسم نوہ سے روشن ہو سارا جہاں چاک چلتہ تھا تن پنور پر مشل کتناں	آسمان پر دیوبنکلی اونہیں چاندنی
تحا فرع وادی امین زمین سے تازیان نور تن چھین پنکن کر ٹوپسی زرہ کی تھا عیاں	چار سو چار آنی سے تھی بر ابر چاندنی	تحا فرع وادی امین زمین سے تازیان نور تن چھین پنکن کر ٹوپسی زرہ کی تھا عیاں
لشکر انجم کی صورت جرکہ الناصابح عقد پر دین الہبیت دل و رہ بیٹھے مدد لقا	لشکر انجم کی صورت جرکہ الناصابح عقد پر دین الہبیت دل و رہ بیٹھے مدد لقا	لشکر انجم کی صورت جرکہ الناصابح عقد پر دین الہبیت دل و رہ بیٹھے مدد لقا

قبر خرمین ہو کئی زبردا کی حادثہ اپنے

جلوہ کر تھا جس قمر کا چاند نا افلاک میں	تھا شرف اوس ماہ کو بیت شر لولائی میں	کیون نہ چھا جائی اندر ہر اہل غم ناک میں
---	--------------------------------------	---

ڈھونڈتی چھرتی ہوا تک افر نکو ٹھہر کر حادثہ

حلقة ماتھ ہے بالہ ما صہے صرف بکا	باعثِ شق القمر اخیر یہی تھا اب سرا	کیون ہلاکی اس عسم سے گھٹ کھلکھل شو بورا
----------------------------------	------------------------------------	---

الہبیت پاک حق کے نور کی تصویر ہیں	بایقین شان نزول آیہ تطمین ہیں	پنجمن میل حواسِ خمسہ شکر شیر ہیں
-----------------------------------	-------------------------------	----------------------------------

نو رپاک سچتا نہ صاحب اس جا پر سمجھ	مہرو مہ فندیل روین جھاڑیتائے خدم	نور کا صل علی عالم سر ہے گویا دیدم
------------------------------------	----------------------------------	------------------------------------

روشنی بزم غرام کی لکھ سک کیونکر تسلیم	اسلدن خور شیدر و شتن ماہ اختہ حادثہ	
---------------------------------------	-------------------------------------	--

ہون جہاں احمد سپند اور دو محجح حادثہ	تو زیاد پچھتا نہ صاحب اس جا پر سمجھ	نور کا صل علی عالم سر ہے گویا دیدم
--------------------------------------	-------------------------------------	------------------------------------

تین دن ہار بے گور و لعن وہ مہ لقا	سماں تھا آسمان او ر فرش خاک کر بل	چشمہ خور شیدر لیکن نات دن ضیغ مسا
-----------------------------------	-----------------------------------	-----------------------------------

اعش شہ کا بور تو کوئی خبر کر ان نہ تھا	دوپ تھی دن بھنگ مہاں اور ترب بھر دنی	چخ تو جکر میں تھا اور لز لمیں تھی میں
--	--------------------------------------	---------------------------------------

لٹوتا تھا نعمتے الگھار دنیہ خور شیدر میں	کھانپتا تھا عرش پر تھا بن تھجہر میں	او قتل شاہ دین اجرام غلوی تھے خریں
--	-------------------------------------	------------------------------------

مہ کے دلپر لفڑ تھا اور بھی مکہ ر حادثہ		
--	--	--

جسطخ اعماق سے واقع ہوا شق القمر سچ میں مدد پارہ احمد کے ہوں شوریدہ سکر	خاک یا نیچے ہو دقت صبح دامان سحر ناوک سوگ مورہ سر سے زخمی ہو جکر	میرے مردم میں طاوے اور توڑ جاندنی
نایر طوبی روز بھر مل اونکو لیکر جھوٹا ماں اونکی غش ہوا دریگی دشت کر لے	نایر طوبی روز بھر مل اونکو لیکر جھوٹا ماں اونکی غش ہوا دریگی دشت کر لے	نایر طوبی روز بھر مل اونکو لیکر جھوٹا چشم جانہ دل میں چھلاڑ تھوڑکو مصطفا
دھونی کھلق جسے حیدرنہ ماوچاندنی	دھونی کھلق جسے حیدرنہ ماوچاندنی	دھونی کھلق جسے حیدرنہ ماوچاندنی
چادر مدد نون سے زیر ستمال ہے پھر بھلان نظر نون میں فور حق کروہ کیا ان	فرش درگاہ مہر زبردا وہ ماہ و سال ہے توکاک مدت بے بنزم شاہ میں پاہی	ای فلک اونکھو اسے بدکار جاندنی
ماہ سے احمد بھی ہوتے نہیں احق جدیا تھے مہر کے عاشق کبادش صل علیا	یا در شہنشیل پر دین تھے تو وہ بدر الدین ما پسان ہمراہ شہ شحر ہو جدائی دخل کیا	چاند تھا سبطانی اور سکھ مہتر جاندنی
چادر مہ مرہم کافور تھی اے بو عجب کر لے میں حب قلم وہ ہو خکاب سبب	چاند فیصل کیست میں گلزار تھا زہرا کا ایسے گل منجم شنید ان کو گلہ بیکا شم	ہو کئی مثل مل شبو بمعطر جاندنی
چاند فیصل کیست میں گلزار تھا زہرا کا کہتی تھی بانو کہ مشہماںی فراق شاہیں	تحا جہان تاریک حشم بالو ذیجاہ میں غمسے کھٹک ملکر ہلاک سا پیدا وہاں	چاند فیصل کیست میں گلزار تھا زہرا کا کہتی تھی بانو کہ مشہماںی فراق شاہیں
ولیہ ہر فائم مقام نوک لشته جاندنی	تحا جہان تاریک حشم بالو ذیجاہ میں فتح جنگ بدر کے باعث ہے او کھ پیدا	چاند فیصل کیست میں گلزار تھا زہرا کا جشن نامنے کیا اعجاز سے شق القمر

قبر خرمیں ہوئی زہرا کی حادثہ جاندی		جلوہ کر تھا جس قمر کا چاند نا افلک میں
تھا شرف اوس ماہ کو بیت شیر لو لا کی میں	کیون نہ چھا جائے اندھیرا پر لغنا کی میں	جلوہ کر تھا جس قمر کا چاند نا افلک میں
حاذن زہرا کا جھپٹا آسمان نے خاک میں		ڈھونڈتی چھرتی ہوا تک اس نکو کھڑک جاندی
حلقة ماتم ہے مالہ ما عہے صرف بکا	لیون ہلاکی اس عہے کھٹک سبوب رالہ	باعثِ شق القمر اخربی تھا جسرا
اکبر منہ و کافرشہ و ہوپیں جلتارہا	لیون ہلاکی اس عہے کھٹک سبوب رالہ	لیون ہلاکی اس عہے صرف بکا
لوتی ہو خاک پر اس عہے اکثر جاندی		لوتی ہو خاک پر اس عہے اکثر جاندی
الہبیت پاک حق کے نور کی تصویر ہیں	پنجین مثل حواسِ خمسہ شکر شیر ہیں	بالیقین بیانِ نزول آیہ قطبیہ ہیں
احمد و حسید ربتوں و شپروشپیر ہیں	اس مسلمان خورشید روت سن ماہ اختر جاندی	احمد و حسید ربتوں و شپروشپیر ہیں
نو ز پاک رچہت نا ہر صفا صد اس جا پر سبیم	فدر کا صل علی عالم سر ہے گویا دمید مر	نو ز پاک رچہت نا ہر صفا صد اس جا پر سبیم
مہرو مہ فندیل بر دین جھاؤ سا سے خدم	روشنی ترم غزا کی لکھی سک کیونکر قتل	مہرو مہ فندیل بر دین جھاؤ سا سے خدم
ہوں جہاں احمد سپندا اور دو محمر جاندی	تین دن ہاری بے کور و لعن وہ مہ لقا	روشنی ترم غزا کی لکھی سک کیونکر قتل
تین دن ہاری بے کور و لعن وہ مہ لقا		جیوہ و خورشید سکین مات دن ضمیح موسا
سماں تھا آسمان اور زفرش خاک کر ملا	اعش شہ کا بعور تو کوئی خبر کر ان نہ تھا	دھوپ تھی دن سمجھنا سماں اور ترب بھر جاندی
جیوہ و خورشید سکین مات دن ضمیح موسا	چرخ تو چکر میں تھا اوزر لز لز میں تھی میں	کافی پتا تھا عرش پر تھا بنہ تھج بھر مل میں
دھوپ تھا نعمے الگھار و نہ خورشید مسین	او قتل شاہ دین اجرام غلوی تھے ختن	او قتل شاہ دین اجرام غلوی تھے ختن
مہ کے دلپر لاغ تھا اور تھی ملک جاندی		مہ کے دلپر لاغ تھا اور تھی ملک جاندی

جملیں اعماد سے واقع ہوا شق القمر	چاک پاٹھیسے ہو وہ قت ضیحا داماں سحر شیخ میں مدد پارہ احمد کے ہوں شوریدو کر ناوک سوگ مودوہ رہ سے زخمی ہو جکر میرے مردم میں ملادے اور توکر جاندنی
ناز پر وردہ علی کافاطہ کا لاڈلا چشم جان مول میں بھلاڑ تھوڑا موصطفا	نیر طوبی روز جبریل اونکو لیکر جھوٹا ہای او نکی نخشش ہوا اور یک دشت کر لایا
دھونے حلقے جسے حیدر نہاد جاندنی	فرش درکا و مہر نہہرا وہ ماہ و سال ہے توکاک مدت بے بزم شاہ میں پاہاں
چاپ و مدد ٹون سے زیر سماں ہے پھر بھلانظر ون میں فور حق کو زہ کیا ماں	او فکا کو رکھو اور بد لکڑ جاندنی
ماہ سے احمد کبھی ہوئے نہیں احق جدما تھے منہہر کے عاشق کیا کوش صل علما	یا اور شہنشیل پروین تھے تو وہ مدد الذی ماہی سان ہمراہ شہ شمی ہو زخمی دخل کیا
چادر مدد مردم کا فور تھی اے بو محجب	چاندنی کو کمیت میں گلزار تھا زہرا کا کر لایا مین جب قلم بہ ہو خکاب سب بز
چاندنی کی طلتی رہی یون قتلکم کی راہ میں	ایسے گل مرخم شہید ان کو ملی پنگکامب غمے کھٹ کھٹکر ہلاک سایہ در دو آہ میں
دلمپہر فائم مقام نوکل نشہ جاندنی	تحا جہان تاریک حشم با نو بسیب اہنی کمیت تھی با نو کہ سہ شبہ میں فراق شاہ میں
چکننا نے کیا اعجاز سے شق القمر	فتح جنگ بدر کے باعث ہوے اونکے پدر

ماہ انور سے لگ کر نہ ہے طلاق کا اوسکا بھوکہ ز	ذکر کیا تعشیش مہر زیر اسے سر کے تاجر
تحتی سلیمان کے قرآن مجید و حزینی	
ہوں صیبہ شمناریا پر صیبہ جو سی	سازیاں احتاج کو تحمل سمجھی
چادر تطہیر تھی ایمیات اک باقی رہی	عترت اطمینانی زمانہ میں گفتہ تھی
تحتھا فقط تکیہ وال تنہم کا بستر حامد فی	
بعد کی قسم اور ہوتا قلمروں کے حضور	کھڑن نمازل جنکے ہوئے ہر روزہ آیات لو
پا کے سورج اونکے در پر حضرت موسیٰ کا طو	پردہ یوشی است عاصی کی تھی وزیر ضرور
واسطے زینتیے آئی موسیٰ کے محجر حامد فی	
آقا بچخ دین اور بچ ایمان کے ہیں لہ	کمکشان بوجتن بجا بنت وضہ اقدس کی را
فتح جنگ ببر سے اطمینان الشمس ا ذکار جاہ	زو فصل شاد بخت کی بھی عجب غلطت ہو دا
تمسک سہیج خ لفندہ سرودہ در حامد فی	
ایک تو مرقد منورا کو سپہ حق کا پرتو	نور حق رہتا ہی نمازل رات دن صحیح و سا
لوگ کا عالم بخت میں ہو غرض صل علی	وہ سپیدی وہ درود یوار وہ فرش صفا
زلمی جس سے آئی ہو کو شہدر حامد فی	
ماہ کامل کیسا رہتا ہی میسے صحیح و شام	بدر کامل کی طرح ہیں اس سے وہ ماہ
ہو ہر دین پر ہی آخر دین حق کما اختتم	بعد مددی کے ہوا کوئی نہ تو یگا امام
چو و حوین شب کو رہا کرنی ہو الگر حامد فی	
شامیان تیرہ باطن میں پرچی بس ہل پی	ماہ سے ماہی تلک طلبت مانہ سے ملی
آنچھکارا ہو گیس اسماں خنی و بھہ بھی	آئے مہدا نہیں ذرہ پہنچے حسین اب علی

دام کے اندر قریحت اور بارہ ماذنی		
نورحق تھا چہرہ انور سے روشن بلا	محوش تھے قدسی ربان پر تھا کامی علی	کو شمسہ سے دبی خورشید کی صحیح و مسا
نورخ سے آقاب بخشن پھیکا پڑ کیا		جخطخ نورتید کے ہوا بتر جاندنی
جخطخ بعینی کو نکریسے نکھر کے لامدنی		
جندی بائسے جسے ختمی کردہ خوار فشار	جندی پالاں سا بسلن ماہ نور وہ نور بارہ	آئے گناہ مبکر کے بس ای خبیرہ او سکو وار
اک اشارہ میں نکلی می میان سے ذوقا		
جخطخ بعینی کو نکریسے نکھر کے لامدنی		
معجزہ شبیق القرد لیکھوا بسی کھرہن ہوا	زجعت خورشید بختی صہبا میں بھر	فتح جنگ بدر کے باعث ہمین ہمین لقا
یہ خبر تھی لب پہ ہمہن ماہ برج مصطفیٰ		
باہ کا درماہ ہی سے مفتر جاندنی		
چاند ناری نسے نہ تماں کا سینہ توڑ دین	ٹوہم سے گاڑی میں کوں بکل جونہ جھوڑ دین	کشہاب کے تو مرکسا اوسو بھی موڑ دین
ہم وہ ہمین گر منع کر دین بی تامل حضور ہم		
مہر صنو تیار کر دیٹا افروز جاندنی		
صاف اجالہ نیخ ماہ منوز زر حساب	اور گہر سے تا قیامت بھی شکلے آقاب	مہربانی کی نظر سے گرہن ذکرہن بو تراب
کر خدا نا خوستہ ہو ماہ پر چشم غتاب		
جہن رک سمل ہے ہوتے مفضل جاندنی		
شب کے دنکی صیبت کو نہ دکھلانا خدا	صاف کھرا جائیں گے بے چین نہ کرایا	ہاں ہماری ہاتھ ہو کار حمت حق کا لوا
جسکے سر پر سایہ ہو اپنے ہماء سر کا		
او سکو ہو کا آقاب و ز محشر جاندنی		

عالم ایجاد کے بس ہر زل سر ہم سب اختیارا پنا ہو گرچا ہیں زین ہو قلب	آسمان ہبہاں ہو جائے تو اسکا یہ محبت الہبیت مصلحتے کامن نہ دکھلائی غصب
جس طرح ہو جائی درہم حکم ہو کر جاندنی	صاف تاخن چاند ہیں ترشیق ہیں شک قمر مذوق سے مقتبس ہیں فخر و مہ شام و سحر
حر ناخن سے ہو سیر کی مظفر جاندنی	خمن احمد اپنا زل گریشال بر ق ہو عرب سے لے ذوالبقار آخر محمد طاش یہو
صاف ذو کرنے زین و آسان خاوفنی سر کشو گو آہن و پولاد مین تم غرق ہو	بُشَكَ الْحَلَاقِ مجْمَعٌ تَحْدِيدٌ وَفَنَاءٌ وَتَشْهِيدٌ كَامِ دشمن بیدین بھی سنتے تھی تو مورڈ تھوغلام
ہو ذہنہ مثل کتاب تنخ دو سیر جاندنی	غیر و شکر آب ہوان قند و کوہ جاندنی
اس سے بہتر کوشا بخنا کر حق ہیں ہو جاسد و ان کو چاہی قسمت کا احراب کی گلا	بیہرے چنسی کمین جب پختن مصل علی پرین تو پر نور علی نور او بھی نیا حصن دا
ختم مسیح کرچا گاٹ معتد جاندنی	نور ایمان ہر جسے کہتے ہیں سمجھے تنگی و تاریکی مرقد سے گھبرا لے ہے جما
یا علی ہو سوی جنتی پڑی رہہ جاندنی	گو ولای پختن کافی شفاقت کو سنی

سلام منظہ مام

<p>بُسکے پھولوں میں سیکھ تھی بھٹھاپنی بنکی روشنے کی خاطر نگہ مر جاندنی جانیدن سکھتی ہو جب وضو کا اندر جاندنی مجھ کی ہو سلیے حیران و شسد جاندنی یون قلق میں ہر درون دینہ تھا جاندنی تاہ جسم عسا پہنچا پر کندڑے گران چادرِ متاب آخری بھولوں کی جنی روزگار شام دو عالم میں سے عالم نور کا لوزیون کے زخم تن پر مردم کا فور انتخی ظلمتِ زمان میں کام ای خا بھریست رفعتِ شان خاصہ حین وین صل علی شام کے کستے میں عابدِ ذین ویکھا کرم و فرش ماڑ مہتے طالع جامنیں فہم پون کیو اسٹن معجزہ شرق القر کا مدعا روشن ہوا شاسماں تیرہ باطن میں محجبہ نہ ہیر تھا کیا منور ہے مزارِ فاختی بدرو خمین حلقة ما تم ہے کرو راه یہ ہالہِ نمین</p>	<p>قبر شہ پر بنگئی بھولوں کی چادر جاندنی قبرِ ماہِ فاطمہ پر نئے مجھ رجاندنی کریماں رات بھر تھی ہر ششد جاندنی کس قمر کو دھونڈتی پھرتی ہو کھڑھاپنی جسطحِ محلے تہ آب سمند رجاندنی شی سفر میں کہت گلے سے سکتر جاندنی جب بھائی بذریعہ مامو شپر جاندنی شمع کافوری ہو انہدا و ربا ہر جاندنی نایروں کے گھاؤ پر شیشل خلک جاندنی کیا جوابِ احمد کو دیکی روزِ محشر جاندنی تخاکل کس کرامہ تو فتحے کی چادر جاندنی دن کو سر پر دھون پتھی او رشب کو تھا فی جام کو شر ماہ ہو گا اب کو شر جاندنی نصف لین پسپرد اور لین نصف شپھاپنی کتے تھے جائے نہیں نہیں کے اندر جاندنی چاند سے بھی ہو بہت بڑھل منور جاندنی ہے صفتِ قمر مذاخانوں میں کھڑھاپنی</p>
--	---

جام بتنا ماہ اور پانی سمت کر جاندنی
کر بلایں نگئے آنی کبوتر جاندنی
ماہ کو ہر شکیا اور آب گوہ جاندنی
ماہ نو تغ علی ہے عکس جوہ جاندنی
تکڑا کر تھی جلبہ نیزی میں بہر جاندنی
بنگئی بیج فرار ماہ ہیں رحماندنی
مثل ایک کے چھا کر قی ہو پکر جاندنی
یا سمت کر ہو کئی تھی وہ سخن جاندنی
جلوہ نور ہدایت ہو یہ کھڑک جاندنی
ہل بنی بہر صبا عی خود و بست جاندنی
ہو گئی سباب کے مانن درضط جاندنی
اسیئے دنیا میں ہر اب خال نہ سر جاندنی
چاک ہوش کتاب حبیم قسم ستم جاندنی
فرش ہو بہر عزاداران اکھر جاندنی
شمی باہر چلوہ کر ہے اور اندر جاندنی
امن فلک اندر ہی ہو فرش تسلک جاندنی
شمی کی ضمہ ہو کے جزو وضہ کے اندر جاندنی
حیف زمان میں ہنوا فکو میر جاندنی
نمکنی عاشورہ کی شب کو جب کندھ جاندنی

دیر کیا تھی لب ہلا دیتے جو شاہ تشنہ کام
ناظمہ صھلنے خط جب ہ حیدر کو کھا
دی عروض ماء شپر کو عروضی میں خو تھے
ماہ سے ماہی تلک ہو وہیم جان بدر کی
ماہ زہرا کر بلایں شکو جب کھانے تھوڑا
جیکہ پہنچان خال میں ماہ امامت کو کیا
روضہ ماہ امامت کی سفیدی میں مام
خیمه زنگواری شہر کاس تھان قصری
آسمان احمد علی خورشید ناہ دین نامام
ماہ پارون جو کی صیقل سلح پر پھر جنک
جب جلا یاشا میون نے خیمه ماہ بنی
خاک میں ہو ٹاندی صورت علی کو ماہ کی
ماہ پارے صاحبِ لولاک کر عربان ہے
وانع بر دل نسبگر دون پر ذاکر ہے قر
چاہم خشب قبر مون حبیاہ دین میں ہے
خالکہ ہوز زمان میں بستر بہر اہل بو تراہ
یا ہر وقت دل مالہ دامن قندیل ہے
حوالہ جاے صاحبِ شق القمر کے کھڑکوں
ہو گئے فوری سبھی جینے سے دل بستہ

گلکشانِ مہرو شریا نماہ انور حچاند فی.
 چارون کی چار سو تھی ہر قدم پر چاند فی
 منہ نہ کھلانے علی کور و محشر چاند فی
 شمع کی لو ماہ دامان منور چاند فی
 بنگنی ہر شمع کما فوری سمٹ کر چاند فی
 چادر مہ دی اوڑھا کی فرش بستہ چاند فی
 ہو گیا شتن القمر سے طور کوہ بوجیس
 ہو گئی پرباد فوراً فشن صر صر چاند فی
 ایک سی ٹوپی ہجیسے خشک تر پر چاند فی
 بامنے مجرم کی المزی فی قدم پر چاند فی
 ساب منے آتی گھنی پھلوے ہنخ چاند فی
 کر بلایں ہوئی کھٹکت کو لاغر چاند فی
 اب نہ دنیا ہیں دکھائیا مقدم چاند فی
 جا چھپی طلبات میں مانند شیر چاند فی
 شب کو دیتی تھی طلاقی کردشکر چاند فی
 نور و نداں سے ہوئی کویا ملکر چاند فی
 آن بنا جنی و صفت شہ میں طوف سطھا بی

مین ولای چھبت کے چرخ پر پانچون کوہ
 غل تھے شبدیز ماہ مرغی کے جوہل
 عترت ماہ امامت برداہ ہوں شام میں
 آسمان دین کی ہوبزم غرامین کی عجب
 ماہ دامان لکن ہر روشن سر نور میں
 کر بلایں جیخ ذعن شہید ایں کریے
 ہو گیا شتن القمر سے طور کوہ بوجیس
 باع زبرہ اکٹ گیا جب چاند فی کرکھیت میں
 عاصم یون عالم میں فیض چاروہ مخصوص ہے
 ماہتا بی پرسوا طبلج جو ماہ فا طلمہ
 ماہ کوڑا صدر شیر گنی مدد خود منھیٹے
 عابد سیار کا ہنیدہ ہے مثل ہوہل
 دیکھ رہا محرم شاہ فرمائے لگے
 بعد قتل شاہ میرہ ہو گیتا ماہ میر
 پاہ بانی ماہ کرتا تھا دریک شہیر پر
 حر کے آتے ہی تب مہ دین کو تکیا
 نقطے میں عقد شریاد اُر زی ہیں شکل ماہ

نور کے مطلع لکھے ریختانے و صفت میں
 کی غصہ عجمیانی سے سخن چاند فی

قصیدہ غوشیہ ناتمام در تعریف شاہ میانہ فزار راز و آ

<p>جی میں آتا ہر نئی ڈالدولیں سچ عالم بس میں ہے سمجھہ عیسیٰ ابن مریم میں نہ عالم میں سما تا ہوں نبھیں عالم لوح محفوظ ہو کاغذ نوبے کلک قلم</p> <p>مکبوودہ نام حند ایاد ہی اس علم نہ دل سے بھرتا کہی سرافیل کا صور و کادم اسم عظم کو حضرت کو کہ غوث الاعظم غوث نقیلین کے تابع ہی وجود اور علام</p> <p>حسن سیرت میں ہیں وہ بہترشلی دم حلم میں فوح ہیں موسیٰ کلم و عیسیٰ دم سایا بن کا ہی ختنیت ہی جو ہو و صفت قم شکوہ ارباب فتحی دامن پاک مریم</p> <p>واسطہ یا کہ ہی باہیں علاف اور حرم علم نور ہی روضہ تو وہ اوسکا پیغم</p> <p>خند کے کر کاپ شب تا کاپ لے اپڑ نور کی چادر مہتاب کا یا ہے عالم</p> <p>قالب ماہ پہ ہو چاک مشاں شبیہ</p>	<p>ثیر فران ہیں مرے کج حدود اور قدیم دل پر نور ہیں ہے عالم وحی یوحی میری غلطت کا یہ عالم ہے کہ انتہی کیا عجب ہاتھ سرست ہو یہ قدرت</p> <p>نامم سے جسکے نشان شرف عالم ہو جان بیجان میں ہیں پائے تو آجا مجھی یعنی محبوب خدا سید عبدالعزیز اور غرق حادث میں ہر ہر بات میں اونکی اعجا</p> <p>حسن حمورت کی بھرپور وجہ کو وہ ہن حسنی خلق میں شافی احمد ہر یہی خلت میں خلیل اوونکی محنت تو بُری بات ہی اوچھوٹا نہ شاہ میانہ کمین ایسا بھی ستا ہی نہ رہا جسے قرآن سے ہو جامد کیوا او سکونت مرقد پاک کو شکریہ سے نسبت ہو وہی نور باغون نے اوستہ تاشعا عی سو نیا سبح صادق کا ہو جن نگہ سو خیط میں کیا عجب چادر مہتاب کتاب کو ماند</p>
---	--

مہمنوت
داسنِ چادِ تطہیر کیا میں نے فرستم
سایا بن کی ہر خصا ساحتِ ششِ عظیم
غللِ حق و مہم ہے تو یہ دہنِ عصیانِ احمد
سایا بن کہا ہے جو ہمسایہ تو گلزارِ ارم
تا قیامت نکھلی بھول کے بخکھا دام
جیکہ نسلکیر پر پڑتی ہے ہمیشہ شبیہ
آجھے جنت ہن نوان دیکھا ہو پر شکارِ م
پھوٹے نکلنے دم خود صفت شانع قلم
سوئی بلکھائے ہیں کا گوہر اخیز ہیں بھم
دیکھانی ہن کا گھنے نازبی میں دا لسکی عام
شامیانہ میں ملی بھی جھی بخاری بھر کرم
تم کھو دوسو قریح ہم میں گلزارِ ارم
ماہ و خورشید ملے لیک ابھی دو ہیں کرم
چاپ پوزے تھے کیا جب نظرش کو فرم
بلوںی و سدرہ و موسیٰ کا عاصا اور تلم
رشتهِ افتیٰ یعقوب کو کراوس سے بھم
کھکشان جل تین کیتے کہ زلفت پر قم
عقل کل کو نہیں معلوم مصارف کی رق

قد سے جو چاہیں کمین فکر ہے اپنی ہنی
غرض کا اوسکے بیان طول ہو اللہ اللہ
شامیانہ سے ہو یہ فرق لوای ہی اسہ
او سکا سایہ ہوا محجوب خدا کا باجہ
میں بومہ ہر حب بکش رضاون جس سے
بیخزان ہو دنکس نگ سدا او سکی جما
کا مر جان کیوں نہ بیسن خلقِ حن کی بوج
کا رپوی پر ہوا طوبی سندھ کا گمان
لکشان وہ ہر توحہ از ہو مقرر پوین
کا کلی ہور سے موئی کی لڑبی کو تدعی ہو
کا لرن ہین لعل ہے اور نہ صدقہ میں گوہر
دیکھ رکسی کو ہو ابیں ملک ہین پیخت
با دریشہ کی ہوئی محکو جو فکر تشبیہ
محبوب شوق فر سے بلوں اک ماہ کے دو
ہوں کو دو پچھے تو فرزاں سے کھنا شیخ
کا کل ہور کو یا ہور کے لے تشارع
ڈور کو نہ جھی ہے کہ تاز نظر عاشق ہے
صرف کا اوسکے قیامت ہی کو ہو یکھاں

خاتمة مہر نبوت



نواب نظام الدو لاہبادر کے دیوان سے ہمنے یہ انتخاب حمد و لغت و مناقب
 منتخب کر کے وال سطے فیض عالم و تفتیں طبع اہل اسلام کے علماء مطبع کیا ہے
گو قدمیں واقع ہو گئے مصداق تاقلی دوں ہی جس سے واضح ہے کہ حضرت موصوف
عقل اور تدبیر طاہری یعنی مالی و ملکی میں ہی متاز نہیں ہیں بلکہ نسبت باطن بھی
فضائل بیرونی سے حاصل ہے۔ علاوه امارت و جاہ و نصب خدا داد کی آپ نہایت
خلیق و یار باش جہان شہنشاہ باوضوع بھی ہیں جس سے بطاہر حال ہر گز گمان رجھتا
باطنی کا نہادہ جوان اور افغان سے پیدا ہیں مگر درحال ذریعہ صفت بشر
و کلام ترمی و اثر کے آپ مصداق ہیں۔ یہ بڑا صفت ہے کہ آدمی بطاہر
اشغال منصبی وغیرہ میں محو ہے اور اودہ تعلقات باطنی جو خدا اور رسول
ساتھ ہیں ہو نہوں۔ الحق مردان خدا خدا نباشد + لیکن زندہ اجدان باش
آب سے عن بیار و دست بمحار اسیکا نام تور زمرہ کا نظام و اسلام علیٰ مرتقب یکٹا

مختتم مطبع اودہ حباد

قطعہ تاریخ ارض معنوں المعاد کو بندر پشا و فضا

لغزہ نامدار کلی ہے یہ کلام پاک	رغم ایجاد ملخص ان کا ہر حصہ میزان و دن
تاریخ سال طبع یہی لکھہ تو اک فضل	نہ کمیں صفحوی مہر نبوت کا ہے نکیں

